صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعرات مورخہ 12 ستمبر 2019ء بمطابق 12 محرم الحرام 1441 ہجری بعد از دوپہر تین بجکر تیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، مشتاق احمد غنی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۔

قٰلَ کَمۡ لَبِثۡتُمۡ فِی الۡاَرۡضِ عَدَدَ سِنِیۡنَ O قَالُوۡا لَبِثۡنَا یَوۡمًا اَوۡ بَعۡضَ یَوۡمٍ فَسۡـَٔلِ الۡعَآدِّیۡنَ O قٰلَ اِنۡ لَّبِثۡتُمۡ اِلَّا قَلِیۡلًا لَّوۡ اَنَّکُمۡ کُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ O اَفَحَسِبۡتُمۡ اَنَّمَا خَلَقۡنٰکُمۡ عَبَثًا وَّاَنَّکُمۡ اِلَیۡنَا لَا تُرۡجَعُوۡنَ O فَتَعٰلَی اللّٰہُ الۡمَلِکُ الۡحَقُّ ۚ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ ۚ رَبُّ الۡعَرۡشِ الۡکَرِیۡمِ O وَمَنۡ یَّدۡعُ مَعَ اللّٰہِ اِلٰـہًا اٰخَرَ ۙ لَا بُرۡہَانَ لَہٗ بِہٖ ۙ فَاِنَّمَا حِسَابُہٗ عِنۡدَ رَبِّہٖ ؕ اِنَّہٗ لَا یُفۡلِحُ الۡکٰفِرُوۡنَ O وَقُلۡ رَّبِّ اغۡفِرۡ وَارۡحَمۡ وَاَنۡتَ خَیۡرُ الرّٰحِمِیۡنَ۔

(ترجمہ): پھر اللہ تعالیٰ ان سے پوچھے گا بتاؤ زمین میں تم کتنے سال رہے؟ وہ کہیں گے ایک دن یا دن کا بھی کچھ حصہ ہم وہاں ٹھہرے ہیں، شمار کرنے والوں سے پوچھ لیجئے۔ ارشاد ہوگا تھوڑی ہی دیر ٹھہرے ہو کاش تم نے اس وقت یہ جانا ہوتا۔ کیا تم نے یہ سمجھ رکھا تھا کہ ہم نے تمہیں فضول ہی پیدا کیا اور تمہیں ہماری طرف کبھی پلٹنا ہی نہیں۔ پس بالا و برتر ہے اللہ، بادشاہ حقیقی ہے اللہ، کوئی خدا اس کے سوا نہیں مالک ہے عرش بزرگ کا اور جو کوئی اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو پکارے جس کے پاس اس کیلئے کوئی دلیل نہ ہو تو اس کا حساب اس کے رب کے پاس ہے۔ ایسے کافر کبھی فلاح نہیں پا سکتے۔ اے نبی ﷺ کہیں، میرے رب در گزر فرما اور رحم کر، تو سب رحیموں سے اچھا رحیم ہے۔ وآخِرُ الدَعۡوَانا أَنِ ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَـٰلَمِينَ۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

جناب سپیکر: 'کوئسچنز آور' :کوئسچن نمبر 2411جناب بہادر خان صاحب Lapsed۔کوئسچن نمبر 2453جناب صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب،Lapsed۔کوئسچن نمبر2441جناب صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب، Lapsed۔ جناب صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب نہیں ہے تو اس کا کوئسچن Lapseہو گیا۔کوئسچن نمبر 2442،جناب سردار حسین بابک صاحب۔

* 2442 _ جناب سردار حسین: کیاوزیر خزانہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیایہ درست ہے کہ ضلع بونیر کو معدنیات کی مد میں رائیلٹی دینے کا منصوبہ ہے؛

(ب) اگر(الف)کا جواب اثبات میں ہو تو ضلع بونیر کو معدنیات کی آمدنی کا کتنا فیصد حصہ دیا جائے گا،اگر نہیں تو وجوہات بیان کی جائیں؟

جناب امجد علی(وزیر معدنیات): (الف) نہیں۔

(ب) اس سلسلے میں محکمہ معدنیات سے رابطہ کیا گیا ہے،ان کی وضاحت کے مطابق مختلف منرلز پر قانون میں دیئے گئے طریقہ کار کے مطابق رائیلٹی وصول کی جاتی ہے جو کہ صوبے کے محاصل میں شامل ہے۔یہ رائیلٹی آمدن کی مد میں متعلقہ اکاؤنٹ ہیڈ میں جمع کی جاتی ہے۔اس رائیلٹی سے شیئر دینے کا کوئی منصوبہ صوبائی حکومت کے زیر غور نہیں ہے کیونکہ ایکٹ / پالیسی میں اس سلسلے میں کوئی شق موجود نہیں جس کے تحت متعلقہ اضلاع کو رائیلٹی سے شیئر دیا جائے۔

جناب سردار حسین: شکریہ جناب سپیکر صاحب!میرے کوئسچن کا جواب تو ڈیپارٹمنٹ نے دیا ہے، جناب سپیکر!میں جاننا چاہ رہا تھا کہ ہمارے صوبے میں،جناب سپیکر!میرے کوئسچن کا جو مدعا ہے،جو مقصد ہے،وہ میں بیان کرنا چاہتا ہوں جناب سپیکر،یہاں پہ گیس کے حوالے سے،تیل کے حوالے سے اور اسی طرح جن جن علاقوں میں پانی سے جو ڈیمز بنے ہیں ان کی جو رائیلٹی ہے،وہ ان علاقوں کو مل رہی ہے لیکن معدنیات کے حوالے سے،جناب سپیکر،چونکہ معدنیات ہمارے صوبے کی آمدن کا بہت بڑا ذریعہ ہے لیکن بدقسمتی سے یہ رائیلٹی ہمیں نہیں مل رہی،تو آیا حکومت کا ہمیں معدنیات کے حوالے سے جواب دینے کا کوئی ارادہ ہے؟

جناب سپیکر: جناب شوکت یوسفزئی صاحب۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر اطلاعات): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔جناب سپیکر! انہوں نے جو کوئسچن مانگا تھا، جو کوئسچن کیا تھا، تو اس کا جواب تو آیا ہے لیکن انہوں نے جو Point raised کیا ہے، یہ بڑا Genuine ہے اور بہت سارے ایسے علاقے ہیں جہاں پہ گیس نکلتی ہے، جہاں پہ تیل نکلتا ہے اور ان کو اس کے فائدے بھی وہاں پہنچتے ہیں تو میرے خیال سے معدنیات بھی ایک بہت بڑا ذخیرہ ہے اور جن علاقوں میں یہ معدنیات ہیں وہ علاقے بڑے پسماندہ بھی ہیں، تو اس پر میرے خیال سے اگرچہ میں تو ڈیپارٹمنٹ کی طرف اس طرح جواب نہیں دے سکتا لیکن کم از کم اس پر غور ضرور ہونا چاہیئے کہ جو علاقے پسماندہ ہیں جہاں سے یہ معدنیات نکل رہے ہیں، تو ان کو کچھ نہ کچھ شئیر ملنا چاہیئے تاکہ وہاں پر بھی ترقی کا عمل ہو سکے۔

جناب سپیکر: اکرم خان درانی صاحب۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر صاحب! میرے خیال میں بڑی اچھی بات کی شوکت یوسفزئی صاحب نے اور بابک صاحب کا سوال بڑا اہم ہے، دو تین چیزیں ہیں اس صوبے میں، کہ اگر اس کو ہم توجہ دے دیں تو میرے خیال میں بہت زیادہ اس صوبے کے وسائل میں اضافہ ہو سکتا ہے، آئل اینڈ گیس ہے، ہائیڈل ہے اور منرلز ہیں، میں جب سی ایم تھا، تو اس وقت ہم نے کوشش کی اور ہائیڈل میں بھی کام ہوا اور آئل اینڈ گیس میں بھی ہوا اور اس کیلئے ہم نے ایک فارمولہ بھی طے کیا کہ چونکہ مقامی لوگ تب اس میں دلچسپی لیں گے جب اس کا کوئی حصہ ہو، ان کو حصہ دار بنائیں، تو اس وقت آئل اینڈ گیس کا ہم نے پانچ فیصد اسی ضلع کو دیا اور جہاں پر بجلی پیدا ہوتی، اس کے وسائل سے بھی پانچ فیصد دیا اور ساتھ ہی ہم نے تمباکو سے بھی جو سات اضلاع ہمارے تمباکو کے ہیں، وہاں پر بھی ہم نے اس میں سے پانچ فیصد دیا، پھر امیر حیدر خان ہوتی نے اس کو دس فیصد کیا، ہم نے یہاں پر اس کے بارے میں بھی بار بار کوشش کی کہ اس کو ابھی مزید بڑھایا جائے کہ لوگ اس کے ساتھ تیار ہو جائیں، اس لئے گورنمنٹ سے بھی میری درخواست ہو گی کہ اگر گورنمنٹ مجھے اس پر جواب دے، وزیر صاحب تو بالکل رضامند ہیں، تو کیوں نہ وہ پالیسی جو آئل اینڈ گیس کیلئے ہے، وہ پالیسی جو ہائیڈل کیلئے ہے، وہ پالیسی جو تمباکو پیداوار کیلئے ہے، تو منرلز کے لئے بھی وہ پالیسی اپنائی جائے؟ تو اس پہ اگر گورنمنٹ Agree ہے تو میرے خیال میں پھر شوکت یوسفزئی صاحب کو اس پر یہاں پر ہمیں صاف جواب دینا چاہیئے کہ گورنمنٹ کی رضامندی ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ جو پالیسی ہائیڈل کیلئے ہے، جو تمباکو کے لئے ہے، جو گیس کے لئے ہے، تو اس میں معدنیات کو

بھی شامل کریں۔ تو میرے خیال میں اگر کسی کی زمین اس سے خراب ہوتی ہے، کہیں سے راستے کی ضرورت ہو، چونکہ وہاں پر معدنیات میں یہ ہے کہ جگہ تو ہے لیکن وہاں پر پہنچنے کیلئے پھر ضروریات ہیں، تو میرے خیال میں اس تھوڑی سی کمزور سٹیٹمنٹ کی بجائے شوکت یوسفزئی صاحب چونکہ مجھے معلوم ہے کہ جہاں پر بھی معدنیات ہیں وہ بہت پسماندہ علاقے ہیں اور اس میں اس کا اپنا ضلع بھی شامل ہے، بونیر بھی شامل ہے اور ابھی اس سے جو سب سے زیادہ ہے وہ ہمارے وہ قبائلی علاقے جو ابھی بندوبستی علاقے میں شامل ہوئے ہیں، تو سب سے زیادہ منرلز وہ ہمارا جو پرانا فاٹا کا ایریا ہے، ہم اس کی نشاندہی کے لئے بات کر رہے ہیں ورنہ وہ بھی بندوبستی ہے، ابھی وہاں پر بھی اس حد تک ہوا ہے کہ مختلف اداروں نے ہمارے قبائلی علاقوں میں وہاں پر قوموں کے ساتھ کچھ فیصلے بھی کئے ہیں، کہیں پر پانچ فیصد پر، کہیں پر سترہ فیصد پہ کئے ہیں، تو اس پہ اگر شوکت یوسفزئی صاحب یہاں پر اسمبلی میں ایک واضح سٹیٹمنٹ دے دیں اور یہ بات عملی ہو جائے، تو میرے خیال میں اس صوبے کیلئے بہتر ہوگا اور اس غریب اضلاع کیلئے بھی اس میں بڑا فائدہ ہوگا۔

جناب سپیکر: جی شوکت یوسفزئی صاحب۔

وزیر اطلاعات: سپیکر صاحب! اس پر مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے چونکہ اس وقت جو موجودہ قانون ہے، اس میں جو منرلز کی جو رائیلٹی ہے، وہ صوبے کے محاصل میں شامل کی گئی ہے، میں تو انکار نہیں کر رہا ہوں، اس کیلئے تو کوئی ترمیم لانی پڑے گی کیونکہ قانون کے مطابق جو رائیلٹی ہے وہ صوبے کے محاصل میں جاتی ہے، وہ کسی ضلع میں نہیں جا سکتی ہے، تو اگر یہ ان کا ڈیمانڈ ہے تو ہمیں اس سے انکار نہیں ہے، بالکل اس میں امنڈمنٹ لے آئیں اور اس کے لئے ہم تیار ہیں، کوئی ایشو نہیں ہے۔ تھیک دہ کنہ بس۔

جناب سپیکر: جی بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: شکریہ جناب سپیکر صاحب! میں مطمئن ہوں منسٹر صاحب کے جواب سے، رسپانس سے، جس طرح درانی صاحب نے Propose کیا، یہ پالیسی ہے، شوکت صاحب، میرے خیال میں یہ اتنا مشکل نہیں ہے اور ظاہر ہے جہاں سے معدنیات آتے ہیں، وہاں کے روڈز ہر سال بری طرح متاثر ہوتے ہیں اور انہی علاقوں کی جو Income ہے وہ باقی جگہوں پہ جا رہی ہے ہیں تو میں یہ Propose کروں گا اور درانی صاحب کی بات کو آگے بڑھاتا ہوں، منسٹر صاحب بھی یہاں پر بیٹھے ہیں،

یا تو یہ ہے کہ سٹینڈنگ کمیٹی میں ہم اس پہ ایک پالیسی بنائیں یا پھر اگر حکومت مناسب سمجھتی ہے کہ ہم ایک کمیٹی بنائیں تو میرے خیال میں سٹینڈنگ کمیٹی موجود ہے، اگر وہ مناسب سمجھتے ہیں، ہم سارے بیٹھ جائیں گے، جس طرح انہوں نے ذکر کیا کہ گیس کی رائیلٹی ان علاقوں میں چلی جاتی ہے، ٹوبیکو سیس انہی علاقوں میں چلا جاتا ہے تو وہ علاقے Encourage ہوتے ہیں جناب سپیکر! اور Competition پیدا ہو گی، صوبے کی آمدنی میں اضافہ بھی ہو گا، وہ مخصوص علاقے بھی مستفید ہوں گے، سوشل ایشوز بھی نہیں آئیں گے، وہ کوآپریشن بھی کریں گے اور صوبے کی آمدن میں بھی اضافہ ہو گا، تو Seriously اگر اس پہ کوئی Decision ہو جائے۔ تو مہربانی ہو گی۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر امجد علی خان صاحب۔

جناب امجد علی (وزیر معدنیات): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ بابک صاحب نے اچھی تجویز دی ہے اور درانی صاحب نے بھی اس کے بارے میں جو ٹوبیکو سیس ہے، جو پٹرولیم کا ہے، انرجی اینڈ پاور وغیرہ جو وہاں پہ رائیلٹی ملتی ہے، تو یہاں سے جو رائیلٹی آتی ہے، یقیناً میں ان کے ساتھ Agree کرتا ہوں لیکن میں بابک صاحب سے یا کوئی اور محترم ممبر اگر میرے ساتھ بیٹھ جائیں اور اس پر ہم ایک ڈسکشن کر لیں کہ میں اس کو سمجھوں، پھر انشاء اللہ اس کیلئے اگر لیجسلیشن کی ضرورت ہو تو لیجسلیشن کریں گے اور ویسے بھی زیادہ تر معدنیات پسماندہ علاقوں میں ہیں، تو اگر یہ رائیلٹی ان کا مطلب ہے کہ ڈیویلپمنٹ پر لگ جائے تو میرے خیال میں اچھی تجویز ہے لیکن پہلے ہم اس پہ میٹنگ کر لیں گے، اس کے بعد ہم جو مناسب سمجھیں گے، اگر صوبائی گورنمنٹ کے فائدے میں ہو گا، عوام کے فائدے میں ہو گا، تو اگر لیجسلیشن کی ضرورت ہو تو لیجسلیشن لے کر آئیں گے ان شاء اللہ۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: ٹھیک ہے جی۔

Mr. Speaker: Thank you. Question…..

جناب بہادر خان: جناب سپیکر صاحب! میرا کوئسچن۔

جناب سپیکر: وہ تو Lapse ہو گیا، اس کو پھر سرسبز کریں، کوئسچن نمبر 2411، جناب بہادر خان صاحب۔

* 2411 _ جناب بہادر خان: کیا وزیر آبپاشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ پی کے۔16 میں بلامبٹ ایریگیشن سکیم شروع کی گئی جو کہ پی سی ون کے مطابق بنائی گئی ہے؛

(ب) آیا یہ درست ہے کہ مذکورہ ایریگیشن سکیم کے فاصلہ اور حدود کا تعین کیا گیا تھا؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکور سکیم کو پی سی ون کی تعین شدہ حدود کے مطابق تعمیر کیا گیا ہے اور جس علاقے کے لئے لئے بنائی گئی ہے وہاں تک بنجر زمینوں کو زیر آب لایا جا چکا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب لیاقت خان (وزیر آبپاشی)</u>: (الف) سوال جزوی صحیح ہے، بلامبٹ ایریگیشن نہر کو صرف PK۔16 میں نہیں بلکہ PK-13،PK-15, اور PK-16 میں 03-2002 کے دوران شروع کیا گیا تھا اور ریوایئزڈ پی سی ون (Revised PC-1) اور ٹیکنیکل منظوری (Technical Sanction) کے مطابق 12-2011 میں مکمل کیا گیا ہے۔

(ب) جی ہاں سکیم کے فاصلے اور حدود کا تعین کیا گیا تھا، البتہ نہر کی ابتدائی حدود میں گاؤں خال، سچہ، میرہ، بارون، منجائی، منزری تنگی، کڈ، کمر کوٹکی وغیرہ کے اہلیان کی مزاحمت کی وجہ سے سکیم تاخیر کا شکار ہوئی۔ پی سی ون کو Revised کیا گیا اور تکنیکی منظوری لی گئی جس کی وجہ سے زیر آبپاشی رقبہ 10 ہزار ایکڑ سے بڑھ کر 11 ہزار 363 ایکڑ ہو گیا ہے اور سکیم کو 12-2011 میں مکمل کیا گیا ہے۔

(ج) جی ہاں، مذکورہ بالا پی سی ون کی کل 11 ہزار 363 ایکڑ زرعی اراضی جو کہ گاؤں اڈی، خال، سچہ، میرہ، بارون، منجائی، منزری تنگی، ریحانپور، کمر کوٹکی، کڈ، کالاڈاگ، کوٹو، حاجی آباد، ملاکنڈ پائیں، مانوگے، ستانہ دار، بانڈہ گئی، ولی کنڈاؤ، خزانہ، ماخی وغیرہ، کو کل 57.64 کلو میٹر لمبی نہر کے ذریعے پانی کی فراہمی جاری ہے۔ مزید وضاحت کی جاتی ہے کہ محکمہ کا نہر کو مزید توسیع دینے کا ارادہ ہے جس کیلئے فیزیبلٹی سٹڈی کی گئی ہے اور سکیم کو IDA Loan اور حکومت کی آبی پالیسی کے تحت ترجیحی سکیموں کی لسٹ میں شامل کیا گیا ہے، حکومت ہر ممکن کوشش کر رہی ہے کہ سکیم کو جتنی جلد ممکن ہو توسیع کرے اور اس سلسلے میں بینک کی ٹیکنیکل ٹیموں نے پراجیکٹ علاقے کا اپنے لیول پر، پری پراجیکٹ تیاری کا سروے بھی شروع کیا گیا ہے، مزید وضاحت لف ہے:

(1) بلامبٹ ایریگیشن سکیم ضلع دیر لوئر پر کام کا آغاز 03-2002 میں ہوا۔ اس سکیم کے تحت 110 کیوسک پانی ڈسچارج کے ساتھ دس ہزار ایکڑ زرعی زمین جو کہ تحصیل خال، تحصیل بلامبٹ اور تحصیل منڈا

شامل ہے کام کے شروع ہوتے ہی RD-00 سے RD-104000 جو کہ گاؤں خال، بارون، سچہ، میرہ، منجائی، منزری تنگی، کڈاور کمر کوٹکے کے علاقوں پر مشتعل عوام نے روک دیا چونکہ محکمہ کی انتہائی کوشش کے ساتھ یہ مسئلہ چار سال میں 3.5 کلومیٹر Siphon گاؤں خال اور کینال ہیڈ خال سے اڈئی گاؤں بالمقابل اخگرام کے بنیادوں پر کیا گیا۔

2) مذکورہ سکیم کے پی سی ون کو 11 ہزار 363 ایکڑ اور 125 کیوسک ڈسچارج اور دو لاکھ 48000 ہزار فٹ لمبائی کے مطابق Revised کیا گیا۔

3) بعد میں مقامی لوگوں کے منتخب نمائندوں کے ذریعے سکیم کے مزید توسیع کیلئے مطالبہ کیا گیا جس کے نتیجے میں بلامبٹ ایریگیشن سکیم کی فیزیبیلٹی سٹڈی 15-2014 کی اے ڈی پی نمبر 1231 کو شامل کیا گیا۔ بشمول Source میں ڈسچارج کی گنجائش، قابل کاشت علاقہ 2010 سیلاب کی صورتحال اور مجموعی مطالبہ شامل ہے۔ فیزیبیلٹی سٹڈی کے مطابق کل کینال RD-211470 تک قابل کاشت زمین 11363 ایکڑ ہے جبکہ RD-248162 تک قابل کاشت زمین 13083 ایکڑ ہے اور 85.74 کلومیٹر لمبائی پر قابل کاشت زمین 15163 ایکڑ ہے۔ مین رپورٹ کے صفحہ چار پر ملاحظہ کیجئے توسیعی منصوبہ کے تحت 3800 ایکڑ اضافی زمین قابل کاشت لایا جا سکتا ہے۔ Consultants نے اپنی رپورٹ میں مذکورہ سکیم کو تکنیکی بنیادوں پر؛ فیریبل اور اقتصادی طور پر اور علاقہ کے عوام کو قابل قبول قرار دیا۔ رپورٹ کے صفحہ نمبر 6 پر ملاحظہ کیجئے۔ Consultants کے مطابق سکیم کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا۔ جو کہ بحالی بہتری اور توسیع شامل ہے۔

4) مجموعی طور پر PK-13 محمد اعظم خان ایم پی اے، PK-15 شفیع اللہ خان ایم پی اے اور PK-16 کو پانی 64.44 کومیٹر لمبائی تک جو کہ مانی گاؤں تک ہے جو کہ بحالی اور بہتری نہر وغیرہ جبکہ موجودہ نہر کو IDA قرضہ (Loan) بتعاون ADB دیا گیا ہے جبکہ توسیع حکومت کی Water Policy/Water Charter کے تحت ترجیحی بنیادوں پر شامل کیا گیا ہے۔ محکمہ کی بھرپور کوشش ہے کہ مذکورہ سکیم کی توسیع کو بھی ترجیحی بنیادوں پر مکمل کیا جا سکے۔

<u>جناب بہادر خان:</u> شکریہ سپیکر صاحب! بلامبٹ ایریگیشن یہ درست ہے کہ PK-16 میں بلامبٹ ایریگیشن سکیم شروع کی گئی جو پی سی ون کے مطابق بنائی گئی ہے، دوئ وائی 'جی ہاں' خودا ټول ئې دروغ وئیلی دی، زما کوئسچن دا دے، زه درخواست کوم چې په دیکښې

تقريباً پنځلس، شل کروړه روپئ چې په کوم ځائې پی سی ون جوړ شوے دے ،په 2002او په 2003 کښې، په کوم باندې چې پی سی ون جوړ شوے دے ، په کوم ئې چې Approvalورکړے دے نو په هغې باندې دا سکيم نه دے شوے ، هغه پاتې دے ،دا 10 هزار ايکړ زمکه چې دوئ يادوی نو دا 10 هزارايکړ زمکه چې د کوم مقصد دپاره دا سکيم شروع شوے وو هغه پاتې دے او په هغې کښې کنده وتې ده، پنځلس شل کروړه روپئ هم لګيدلې دی او دا ئېCloseکړے دے، نو زه درخواست کوم چې دا کميټئ ته حواله کړئ چې د دې پوره تحقيقات اوشی او په ديکښې چې کوم خرد برد شوے دے او دا کومې روپئ چې لګيدلی دی، د هغې به هم پته اولګی او په ديکښې شپږ آته کروړه روپئ اوس نورې لګی، د هغې د پاره ئېCloseکړے دے ،نو زه درخواست کوم چې دا کميټئ ته حواله کړئ، د دې به پوره پوره پته اولګی۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔لیاقت خٹک صاحب،منسٹر اریگیشن پلیز۔

جناب لیاقت خان (وزیر آبپاشی): د ډيپارټمنټ ويژن دا دے چې په ديکښې،اس کے پی سی ون میں ترمیم ہوئی،2002 میں اس پر سٹڈی ہوئی،کچھ دیہاتوں کے لوکل لوگوں نے اس میں رکاوٹ ڈالی اور اس پر کام رک گیا،دوبارہ اس کاRevised estimateبنااور دوبارہ ٹیکنیکل سیکشن آئی اور2012-13 میں یہCompleteہوا۔اس وقت مزاحمت کی وجہ سے یہ کام رک گیا تھا،اس لئے یہ Delayہوالیکن یہ سکیم اب مکمل ہوئی ہے،مزید اس میںExtensionہو سکتی ہے،اس لئے پیسوں کی ضرورت ہے، جیسے ہی وہ پیسےAvailableہوں گے،ان شاءاللہ تعالیٰ اس پر کام کریں گے۔

جناب سپیکر: بہادر خان صاحب۔

جناب بہادر خان: نه دے مکمل شوے ،د کوم مقصد دپاره چې شوے دے ، د منډا تحصيل،نوهغه ئې پريبښودے دے کنه، نوے ئې کړے دے او بې ځايه ئې په غر کښې کړے دےاو دا زمکه چې کومه 10 هزار ايکړ ده دا ټوله پاتې ده او په دېکښې کنده وتې ده، صرف هغه Levelingځائې پاتې دےچې هغه ليول ئې وکړی، نو د دې درخواست کوم چې دا کميټئ ته حواله کړئ، د دې ټوله پته به اولګی،کوم چې پی سی ون منظور دے او Approvalئې شوے دے ،هغه ئې پريښودے دےاوځان له څه نوے ځيزئې کړے دے۔ (مداخلت) ، نهر نهر درته

وایم، چې کوم نهر په کوم پی سی ون منظور دے په 2001،2002او په 2003 کښې۔

Mr. Speaker: Liaqat Khattak Sahib, Minister for Irrigation.

وزیر آبپاشی: چونکہ لوکل لوگوں نے اس کو Stop کیا ہے، اس فیز بیلیٹی کے اوپر اعتراضات تھے۔

جناب سپیکر: یہ مائیک نزدیک کر لیں، پلیز۔

وزیر آبپاشی: اس میں دوبارہ Revised estimate بنا، ٹیکنیکل سینکشن ہوئی اور اس میں پہلے 10 ہزار ایکڑز مین کو پانی دے رہا تھا لیکن جب اسے دوبارہ Revised کیا تو 11 ہزار 363 ایکڑز مین کو فائدہ ہوا، اب اس میں لوکل لوگوں نے بڑا Resist کیا، اس وجہ سے یہ کام رک گیا تھا۔

جناب بہادر خان: جناب سپیکر صاحب! Revised هله کیږی چې هغه منظور شي، Revised estimate جوړ کړی اواولیږی نو هغه منظور شي، نو هغې له پیسې راشي، نو دا خو ئې هغه کوم بنیادی پی سی ون چې دے هغه ئې پریښودے دے، په هغې کښې کنده وتې ده او دامنډا اوچ وړی ته رسیدلے ده، او کومه چې دا 10 هزار ایکړ زمکه ده دا ئې ټوله پریښودے ده، صرف په غر کښې هسې تلے دے، دا نامکمل دے۔ درخواست کوم، اپیل کوم دا به تاته ټوله پته اولګی، ما دلته هغه کتابونه هم راوړی دی، تاسو ئې کمیټئ ته حواله کړئ او تاسو کښینئ، د هغه محکمې ایکسیئن، ایس ډی او او انجینئر چې تاسو را اوغواړئ نو تاسو ته به پته اولګی چې څه شیز دے۔

Mr. Speaker: Honorable Minister for Irrigation, please.

وزیر آبپاشی: جناب سپیکر صاحب! میری ریکویسٹ یہ ہے کہ میں ان کو ڈیپارٹمنٹ والوں کے سامنے بٹھادوں گا اور ان کے جو تحفظات ہیں، ان کا Point of view اور محکمے کا Point of view لے کر جو ہو سکتا ہے ہم کر لیں گے۔

جناب سپیکر: بہادر خان صاحب، ٹھیک ہے یہ اپنے ڈیپارٹمنٹ کو آپ کے ساتھ بٹھانے کو تیار ہے، بیٹھ کر ان کے ساتھ آپ بات کر لیں تاکہ یہ مسئلہ جلدی حل ہو جائے۔

جناب ظفر اعظم: ان سے ٹائم لے لیں، کتنے ٹائم میں یہ کریں گے، یہ تو بتادیں؟

جناب سپیکر: ٹائم دے دیں گے، وہ آپ ہفتے کے اندر بلالیں یا دس دن کے اندر۔

وزیر آبپاشی: میں ایم پی اے سے کہہ رہا ہوں کہ وہ ٹائم تجویز کر دیں، اس ٹائم ہم بیٹھ جائیں گے۔

جناب سپیکر: آپ ٹائم دے دیں۔

وزیر آبپاشی: جو ٹائم ان کو منظور ہو۔

جناب سپیکر: جو آپ کہو۔

جناب بہادر خان: کل رکھ دو۔

وزیر آبپاشی: صبح رکھ دیں گے، منظور ہے جی۔

جناب سپیکر: کل جمعہ ہے، صبح تو اجلاس ہوگا، Monday کو رکھ لیں، Monday ٹھیک ہے ،بہادر خان صاحب، Monday کو رکھ لیں، تھینک یو۔ ثناء اللہ صاحب تو نہیں آئے، پھر ان کو بھی میں موقع دے دیتا، کوئسچن نمبر 2493 میاں نثار گل صاحب، جناب میاں نثار گل صاحب۔

* 2493 _ میاں نثار گل: کیا وزیر خزانہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) سال 2013 سے 2018 تک مرکزی حکومت نے آئل اینڈ گیس کی مد میں کتنی رائیلٹی دی ایئر وائز تفصیل فراہم کی جائے؛

(ب) صوبائی حکومت کے فیصلے کے مطابق رائیلٹی سے دس فیصد رقم پیداوار والے ضلع کو دی جاتی ہے مذکورہ عرصہ کے دوران کوہاٹ ڈویژن کی کتنی رائیلٹی بنتی تھی اور کتنی دی گئی ایئر وائز تفصیل فراہم کی جائے، نیز سال 2013 سے 2018 تک دس فیصد کے حساب سے ضلع کرک کا کتنا حصہ بنتا تھا اور اسے کتنا ملا اور کس مد میں خرچ کیا گیا، ایئر وائز تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ): (الف) سال 2013 سے 2018 تک مرکزی حکومت کی جانب سے آئل اینڈ گیس کی مد میں دی گئی رائیلٹی فنڈز کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

(ب) مذکورہ مالی سالوں کے دوران اضلاع کے 10 فیصد حصہ اور اضلاع کو جاری شدہ رقوم کی تفصیل منسلکہ (الف) میں موجود ہے، تاہم ضلع کرک کو مذکورہ سالوں کے دوران فیصد رائیلٹی کی مد میں دی جانی والی رقوم کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی، نیز ضلع کرک میں یہ رقم جس مد میں خرچ کی گئی ہیں، ان کی ایئر وائز اور سیکٹر وائز تفصیل جو کہ متعلقہ ڈپٹی کمشنر نے فراہم کی ہے اس کو ایوان کو فراہم کی گئی۔

میاں نثار گل: شکریہ جناب سپیکر صاحب! میرا جو سوال تھا، سال 2013 سے 2018 تک مرکزی حکومت نے آئل اینڈ گیس کی مد میں کتنی رائیلٹی ایئر وائز دی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟ جناب سپیکر! محکمے کی طرف سے جو تفصیل ملی ہے، وہ ان پانچ سالوں میں 140 ارب روپے کوہاٹ ڈویژن سے

آئل اینڈ گیس میں اس صوبے کو آئے ہیں۔ دوسرا سوال میرا یہ تھا، صوبائی حکومت کے فیصلے کے مطابق رائیلٹی سے 10 فیصد رقم پیداوار والے ضلع کو دی جاتی ہے، مذکورہ عرصہ کے دوران کوہاٹ ڈویژن کی کتنی رائیلٹی بنتی تھی اور کتنی دی گئی؟ اس میں جناب سپیکر! محکمے کا جو جواب آیا ہے کہ کرک، کوہاٹ اور ہنگو ان کے یہ پانچ سال میں چودہ ارب روپے بنتے ہیں، ابھی منسٹر صاحب نے کہا جو بابک صاحب کا سوال تھا کہ ہم ان علاقوں کی ترقی کے لئے پیسے دیتے ہیں، ادھر بقایا رقم کوہاٹ، کرک اور ہنگو کے مجھے جو فگرز مل رہے ہیں، اس میں 7 ارب 80 کروڑ روپے 2018 تک ہیں اور ابھی صوبائی اے ڈی پی کا جو بجٹ تھا، اس میں جناب سپیکر! 20-2019 کے ٹوٹل 9 ارب 64 کروڑ روپے بنتے تھے، یہ صوبائی حکومت کے ساتھ کوہاٹ، کرک اور ہنگو کے بقایاجات ہیں اور پھر ادھر خزانہ سے جواب ملا ہے کہ جب پیسے مل جائیں تو ہم اس علاقے کو ریلیز کریں گے۔ میرا اس میں ضمنی سوال یہ ہے کہ جناب سپیکر! آپ نے بھی کہا، سلطان خان بھی آ گئے ہیں، باقی منسٹروں نے بھی کہا لیکن یہ بڑھتا جائے گا، بڑھتا جائے گا لیکن یہ اس علاقے کو نہیں ملے گا اور ابھی بابک صاحب نے کہا کہ معدنیات میں لیجسلیشن ہونی چاہیئے کہ ان علاقوں کی پسماندگی دور ہو، میں نہ یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اس سوال کو سٹینڈنگ کمیٹی میں لے جائیں، نہ میں اس میں کوئی اور بحث کرنا چاہتا ہوں کیونکہ ہم نے تو اپنی کوشش کر لی لیکن ادھر سے ہمیں جو جواب آئے گا وہ تسلی بخش اور اچھا بھی ہوگا لیکن ہمیں یہ 10 فیصد سے کم کر کے 5 فیصد کیا جائے، اگر حکومت کے ساتھ پیسے نہ ہوں، 3 فیصد کیا جائے لیکن جو کمٹمنٹ ہو، ان علاقوں کو دیا جائے، ہماری تو یہ کوشش ہے کہ اس کو 15 کرنا چاہیئے، پہلی حکومتوں میں جس طرح درانی صاحب نے کہا کہ ہم نے 5 فیصد کیا تھا، پھر امیر حیدر خان ہوتی نے اس کو Increase کیا تھا، ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے 10 فیصد کیا تھا۔ 2013 تک ایک روپیہ بھی صوبائی حکومت کے ساتھ بقایا نہیں تھا، ابھی پانچ سال میں صوبائی حکومت پر ہمارا 9 ارب 64 کروڑ روپے بقایا ہے، ہمارا علاقہ تو تیل اور گیس کا علاقہ ہے، ہم چاہتے ہیں کہ اور بھی بڑھے لیکن جناب سپیکر! آپ نے بھی رولنگ دی تھی، آپ حکومت کو کہہ دیں کہ بیٹھ جائیں ایک فیصلہ کر لیں، پسماندہ علاقہ ہے، پانی کی تکلیف ہے، روڈ کی تکلیف ہے، اے ڈی پی میں بھی کچھ نہیں مل رہا جناب سپیکر! اس صوبے کو مہینے میں دو ارب روپے آئل اینڈ گیس کی رائیلٹی بھی آتی ہے، پندرہ دن میں چیک آتے ہیں لیکن ان علاقوں کو نہیں ملتے، تو ہم کس طرح دعا کریں کہ اور تیل نکلے؟ ایسا نہ ہو کہ بددعا لگ جائے کہ جو تیل کے کنویں ہیں وہ خشک نہ

ہو جائیں کیونکہ جو لوگ کنجوسی دکھاتے ہیں تو پھر خزانوں میں فرق آجاتا ہے، تو وہ پسماندہ علاقے ہیں، ان کے لئے دیا جائے۔ تھینک یو سر۔

جناب سپیکر: جی اکرم خان درانی صاحب۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): میاں صاحب اور ظفر اعظم صاحب نے میرے خیال میں یہ مسئلہ کئی بار اٹھایا اور جس طرح میں نے بات کی کہ ہمارے صوبے کے ابھی جتنے بھی کچھ وسائل ہیں تو وہ آئل اینڈ گیس ہیں، ایک تو یہ ہے کہ یہ پورے ملک کے لئے ہے، چالیس فیصد آئل سندھ، پنجاب اور بلوچستان دے رہا ہے اور ساٹھ فیصد صرف پختونخواہ دے رہا ہے، جس میں ہنگو اور کوہاٹ بھی ہے لیکن اس میں زیادہ تر کرک بھی ہے، ابھی یہاں پر سلطان صاحب بیٹھے ہیں، آپ نے بھی بات کی تھی، میں نے بھی اور پھر یہ سلطان صاحب کی ذمہ داری لگی، جس طرح انہوں نے کہا کہ کل میں آپ کو سی ایم کے ساتھ بٹھا دوں گا، میں نے کہا کہ کل نہیں آپ کو ہم ہفتہ دے رہے ہیں، چونکہ مجھے معلوم تھا کہ سی ایم کی مصروفیات زیادہ ہوتی ہیں اور شاید سلطان صاحب جو کمٹمنٹ دے رہے ہیں، کہیں اس پر وہ پورا نہ اتریں تو میں نے ہفتہ کی بات کی، اس کے بعد آپ کے گھر میں میں نے خود بھی اور وہاں پر میاں نثار گل صاحب بھی تھے، ہم نے دوبارہ وزیر اعلیٰ صاحب سے بات کی، میں ابھی آپ کو صرف اس کے لیٹ ہونے کے جو نقصانات ہیں وہ بتا رہا ہوں اور جس کو گورنمنٹ توجہ نہیں دے رہی ہے۔ ابھی ساؤتھ ڈسٹرکٹس، کوہاٹ ڈویژن، کرک ڈویژن اور بنوں ڈویژن کے لوگ میرے پاس آئے تھے، ان کے ساتھ وہاں پر پی ٹی آئی کے سارے سرکردہ لوگ بھی تھے، ان میں اے این پی کے لوگ بھی تھے اور ابھی وہ لوگ اس نہج پہ آچکے ہیں کہ ابھی وہاں پر مزید کام وہ بند کروا رہے ہیں اور انہوں نے وہاں پر مولانا فضل الرحمان صاحب سے بھی بات کی کہ حکومت ہمارے ان اضلاع کے ساتھ زیادتی کر رہی ہے اور سب سیاسی پارٹیوں سے بھی درخواست کی ہے کہ ہم نیشنل ہائی وے کو بند کر دیں گے اور وہاں پر جو راستے ہیں، ان کو ہم بند کر دیں گے، تو میرے خیال میں حکومت ہر ایک کام کو اتنا عجیب سا لیتی ہے کہ یہاں پر اگر ہمارے وزراء کی ایشورنس کو نکالیں کہ آئل اینڈ گیس کے بارے میں جتنی بار تسلیاں دی ہیں اور میٹنگز کی ہیں لیکن ابھی تک ایک پر بھی عمل درآمد نہیں ہوا، تو آیا واقعی گورنمنٹ چاہتی ہے کہ وہاں پر مقامی لوگ نکلیں اور اگر وہاں پر آپ آج جائیں تو نوشپہ میں وہاں پر جو ٹریلے کھڑے ہیں، ان کو وہاں پر جگہ نہیں مل رہی۔ اس طرح اگر وہ لوگ مزید کمپنیاں بند کریں، تو میرے خیال میں ملک کا نقصان ہو گا۔ تو سپیکر صاحب، آپ ذرا ہمیں تھوڑا سا یہاں

پر ان وزراء کی سٹیٹمنٹ کو نکالیں، سال گزر گیا، دو چار دن کے بعد بیٹھتے ہیں، پھر یہ بھی کہا کہ ابھی جو حمایت اللہ خان ہے یا کون ہے، انرجی کا جو مشیر ہے کہ اس کے ساتھ بیٹھیں گے لیکن وہ ٹس سے مس نہیں ہو رہا ہے، تو تھوڑا سا اس اہم مسئلے کو آپ توجہ دے دیں، یہ اس صوبے کے لئے نقصان دہ ہے اور فائدہ یہ ہے کہ اگر گورنمنٹ اس کو پوری طرح توجہ دے دے۔

جناب سپیکر: تھینک یو، درانی صاحب

جناب سردار حسین: جناب سپیکر صاحب! میرا ضمنی ہے۔

جناب سپیکر: جی بابک صاحب

جناب سردار حسین: جناب سپیکر! میں ٹائم نہیں لوں گا، ڈیپارٹمنٹ کے جواب میں بڑا صاف لکھا گیا ہے اور میرے خیال میں یہ مسئلہ میاں نثار گل صاحب نے اور کوہاٹ ڈویژن، جنوبی اضلاع کے جتنے بھی ہمارے سینیئر ترین ممبران ہیں، انہوں نے بار بار اٹھایا ہے، جناب سپیکر! میرے خیال میں شوکت صاحب ہمیں جواب دیں گے، اگر وہ ہمیں متوجہ ہوں، یہ بڑا اہم پوائنٹ ہے 2013-2012 میں ہماری حکومت کا آخری سال تھا جناب سپیکر! ڈیپارٹمنٹ کے جواب کے مطابق آپ دیکھیں تو یہ جو Unreleased balance out of districts shares ہے، جناب سپیکر! وہ زیرو ہے، یعنی ہم نے، عوامی نیشنل پارٹی نے نامساعد حالات کے باوجود، ایک تو یہ کہ انہوں نے خود اعتراف کیا کہ 5 فیصد کے بجائے امیر حیدر خان ہوتی نے یہ شئیر 10 فیصد کیا تھا۔ دوسری بات، نامساعد حالات کے باوجود یہاں پر Militancy تھی، بد قسمتی سے یہاں پر قدرتی آفات تھیں لیکن پانچ سال ہم حکومت میں رہے اور ہر سال جو حساب بنتا تھا جناب سپیکر! وہ ہم نے ریلیز کیا ہے۔ جناب سپیکر، جب سے پی ٹی آئی کی حکومت آئی ہے، 2013 سے آج تک جناب سپیکر، جنوبی اضلاع، کوہاٹ ڈویژن کو تیل اور گیس کی رائیلٹی نہیں دی جا رہی ہے، میں یہ بھی بتاؤں جناب سپیکر! کہ مرکزی حکومت کی طرف سے یہ جو ہمارے صوبے کا جو شئیر ہے، وہ ہر سال ہمیں ملتا رہا ہے۔ اب پچھلے چھ سالوں سے جناب سپیکر! اگر ہم اپنے بجٹ کو اٹھائیں، ہم اپنے محاصل کو اٹھائیں تو ہمارا سب سے بڑا ذریعہ آمدن تیل اور گیس ہے جناب سپیکر! میں نہیں سمجھتا کہ حکومت کے پاس کونسا جواز بنتا ہے کہ ایک ڈویژن جو تیل اور گیس کی مد میں صوبے کو، مرکز کو اور ملک کو اربوں روپے منافع دے رہا ہے جناب سپیکر! اب وہ پیسہ جناب سپیکر! یہاں پہ دوسرے اضلاع میں لگایا جا رہا ہے، جناب سپیکر، یہ تو بڑی ناانصافی ہے اور درانی صاحب نے بھی یہ بات کہی کہ وہاں لوگ نکلیں گے لیکن میں یہ ضرور کہوں گا کہ یہ

ناانصافی اگر نہیں رکی اور اگر صوبے کے اوپر کوہاٹ ڈویژن کے بقایاجات ادا نہیں ہوئے، تو میں یہاں سے اعلان کرتا ہوں کہ عوامی نیشنل پارٹی ان تمام ممبران کے ساتھ مل کر جنوبی اضلاع کے عوام کو نکالیں گے، پھر Definitely جناب سپیکر، نقصان اس صوبے کا ہوگا، نقصان مرکز کا ہوگا اور نقصان اس ملک کا ہوگا، تو پچھلے چھ سالوں سے جنوبی اضلاع کا یہ پیسہ دوسرے منظور نظر حلقوں میں کیوں لگایا جارہا ہے؟ ہمیں امید ہے کہ حکومت کی طرف سے مطمئن جواب آئے گا۔

Mr. Speaker: Who will responed? Mr. Saukat Yousafzai, Sahib.

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر! انہوں نے جو کوسچن کیا ہے، بڑا Simple سا کوسچن تھا کہ جو کرک کا حصہ ہے، وہ کتنا بنتا ہے اور کیسے خرچ ہوا؟ ٹھیک ہے اگر اس پر یہ مطمئن نہیں ہیں، یہاں پر ان کو تفصیل ایئر وائز، سیکٹر وائز دی گئی ہے کہ جی Yearly کتنا پیسہ ملا ہے اور کہاں کہاں پر خرچ ہوا ہے؟ تو میرے خیال سے اگر پھر بھی یہ مطمئن نہیں ہیں تو منسٹر صاحب کل آجائیں گے، اگر انہوں نے کوئی اور ڈیٹیل پوچھنی ہے، جو انہوں نے بات کی کہ کوہاٹ ڈویژن کا یا جنوبی اضلاع کے پیسوں کا جو حصہ ہے، وہ دیکھیں یہ تو Overall issue ہے، ہمارا تو آپ کو پتہ ہے کہ وفاق سے جو شئیرز ملتے ہیں، اسی حساب سے تمام اضلاع کو یکساں، برابری کی بنیاد پر کوشش کی جاتی ہے کہ ان کی پسماندگی کو ختم کیا جائے اور یہ پہلا موقع ہے کہ ہم نے جو پسماندہ اضلاع ہیں، ان کو باقاعدہ Prioritize کیا، جس میں ٹانک بھی ہے جو کہ وہ بھی وہاں ہے، اسی طرح کوہستان ہے اور وہ اس لئے کہ یہ علاقے بہت پسماندہ رہے ہیں، ہم چاہتے ہیں کہ ان کو اٹھائیں، ان کو ترقی یافتہ اضلاع کے برابر لائیں۔ تو میرے خیال سے اگر ان کو اس کے علاوہ اگر کوئی اور ایشو ہو، اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ اعتراض بتائیں، ان شاءاللہ کل منسٹر صاحب آجائیں گے، تو کھل کر ان سے بات کرلیں گے اور ان کے جو بھی Grievances ہیں، وہ ان شاءاللہ دور کرلیں گے۔

جناب سپیکر: میاں نثار گل صاحب! یہ جو چارٹ پیچھے دیا ہوا ہے Year of receipt 2012-13 میں، 10 فیصد شئیر کے حساب سے 1321.410 ملین، Year of release, 2013-14 اور Revival of unutilized fund، پھر فریش ریلیز اور بعد میں ٹوٹل ریلیز 1593.153 ملین ہیں اور یہ نیچے جو Grand total ہے، وہ 4688 ملین، اس جواب میں ہے کہ یہ ریلیز ہوئے ہیں، اب آپ کیا کہتے ہیں؟

میاں نثار گل: میرے سوال میں یہ ہے کہ کتنی رائیلٹی بنتی تھی اور کتنی دی گئی، میرا سوال آپ دیکھیں، کتنی دی گئی، انہوں نے ٹوٹل بتایا ہوا ہے، ریلیز کا بھی بتایا ہوا ہے اور بیلنس کا بھی بتایا ہوا ہے کہ اتنا بقایا ہے۔

جناب سپیکر: اچھا یہ Difference ہے۔

میاں نثار گل: میرے جواب میں آپ دیکھ لیں، سوال میں تو میں نے پوچھا ہے کہ کتنی دی گئی ہے، تو انہوں نے دی گئی بتائی اور پھر بتایا کہ اتنی بقایا ہے اور ساتھ یہ بھی دیا ہے کہ ہمارے ساتھ Space ہو جائے تو پھر دیں گے تو وہی جواب ہے کہ یہ 9 ارب 64 کروڑ روپے بنتے ہیں، یہ کب دیں گے؟ میں نے سوال میں یہ پوچھا ہے۔

جناب سپیکر: میں سمجھ گیا، آپ تشریف رکھیں۔ شوکت یوسفزئی صاحب، اس پر منسٹر فنانس کے ساتھ ان کی میٹنگ پلان کریں کیونکہ بار بار یہ ایشو فلور کے اوپر آرہا ہے، ان کے علاقوں کا جو جائز حق ہے، وہ ان کو ملنا چاہیئے اور اس میں اگر کوئی دشواریاں ہیں تو بھی ان سے ڈسکس ہوں تاکہ They should be satisfied، کوئی فنانشل کرائسز ہیں، وہ بھی ان کو پتہ لگے لیکن جو بات طے شدہ ہے، اس پر عمل ہونا چاہیئے۔

وزیر اطلاعات: میں نے یہی عرض کیا ہے اپنے معزز کو۔۔۔۔۔

جناب ظفر اعظم: جناب سپیکر!۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ذرا شوکت صاحب کا جواب سن لیں، میں آپ کو موقع دے دیتا ہوں، شوکت صاحب کا جواب سن لیں۔

وزیر اطلاعات: میں نے یہی گزارش کی ہے کہ کل ہم بیٹھ جائیں گے، منسٹر صاحب ہوں گے، آپ کا کوئی بھی ہو، میں آپ کے ساتھ بیٹھ جاؤں گا، آپ ہمارے منسٹر لاء کے ساتھ بیٹھ جائیں گے، جو بھی آپ کے Grievances ہیں۔

جناب سپیکر: بس ٹھیک ہے۔ میاں نثار گل صاحب، کل آپ منسٹر صاحب کو بلالیں ٹھیک ہے جی، جی میاں نثار گل صاحب۔

میاں نثار گل: جناب سپیکر! ایک سال سے اسی فلور پہ وعدہ ہو رہا ہے، یہ بات ریکارڈ پر ہے کہ بیٹھ جائیں گے اور مسئلے کو حل کرلیں گے اور ان شاء اللہ یہ مسئلہ حل ہو جائے گا، یہ ریکارڈ کی بات ہے، یہ ایسی بات

نہیں ہے لیکن ہم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ یہ نہیں دینا چاہتے ہیں، ورنہ کوئی بھی بات نہیں ہے، اگر دینا چاہتے ہیں تو کب بیٹھیں گے، کب فیصلہ کریں گے، کس طرح دیں گے؟ اس کا طریقہ بتادیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جس علاقے کا جو حق ہے، اس کو محروم نہیں کیا جا سکتا۔

میاں نثار گل: یہ ذرا سلطان خان، پلیز جواب دے دیں، یہ میرا بڑا بھائی ہے، بڑے اچھے آدمی ہیں۔

جناب سپیکر: شوکت صاحب، اس میں۔۔۔۔۔

وزیر اطلاعات: بڑا کلیئر لکھا گیا ہے، 4688.619 بلین روپے یہ ریلیز ہوئے ہیں، پھر نیچے ان کی تفصیل بھی دی گئی ہے کہ جو خوشحال خان خٹک یونیورسٹی کرک ہے، اس کو تقریباً 1170.445 ملین روپے ریلیز ہوئے ہیں، آپ کو تو ریلیز کا بتایا گیا ہے، آپ کہتے ہیں کہ ٹوٹل کتنا بنتا ہے تو یہ تو بڑی آسان سی بات ہے، ابھی فگرز منگوالیں گے۔

جناب ظفر اعظم: اس میں ریلیز کا مانگا گیا ہے کہ کتنا بنتا ہے؟

وزیر اطلاعات: نہیں، اس پر تو بات ہو سکتی ہے نا، آپ نے ڈیٹیل مانگی ہے، ڈیٹیل آپ کو سیکٹر وائز دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: چلیں اس پر اب مزید بحث میرے خیال میں نہیں کرنی چاہیئے، وہ آپ کے ساتھ منسٹر فنانس کو بٹھاتے ہیں اور شوکت صاحب، آپ نے کل کا کہا، ضروری نہیں کہ کل منسٹر فنانس Available ہوں، آپ تین سے چار دن لے لیں اور ان دنوں کے اندر اس ایشو کو Resolve کر کے رپورٹ ہاؤس میں پیش کریں۔ جی بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر! میرے خیال میں منسٹر صاحب دیکھیں، کوئسچن کا مقصد ہی یہی تھا اور میں نے آپ کو Back ground بھی بتائی، ایم ایم اے کے دور میں یہ 5 فیصد تھا، اے این پی کے دور میں یہ 10 فیصد رہا، اب آپ لوگوں کو تو اعلان کرنا چاہیئے 15 فیصد کا، آپ پچھلے چھ سال سے نہیں دے رہے ہیں، آپ ان علاقوں کے 9 ارب روپے کے مقروض ہیں، جو روزانہ کی بنیاد پر آپ کو کئی ہزار بیرل تیل دے رہے ہیں، یعنی کتنا ایم ایم گیس جو ہے وہ آپ کو دے رہے ہیں، تو میرے خیال میں آپ منسٹر صاحب Twist نہ کریں، آپ کے وزیر اعلیٰ صاحب نے ملاقات میں Principally اعلان کیا تھا، ہم لوگوں نے آپ سے دو تین دفعہ ملاقاتیں کی ہیں، تو آپ یہ مانیں، اب یہ ایسا نہیں ہے کہ مرکزی حکومت آپ کو یہ پیسے نہیں دے رہی ہے، مرکزی حکومت نے آپ لوگوں کو یہ پیسے دیئے ہیں لیکن یہ پیسے آپ

لوگوں نے Divert کئے ہیں اپنے حلقوں میں، تو آپ مانیں، آپ Agree کریں جناب سپیکر! آپ رولنگ دیں کہ یہ علاقے، اگر ایک دن کام بند کر دیں گے، آپ خود اندازہ کریں کہ ملک اور صوبے کو کتنے کروڑ کا نقصان ہو گا اور یہاں اسی لئے میں یہ کہتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بابک صاحب، میں نے جو بات کی، میں نے یہی بات کی ہے کہ آپ اور یہ لوگ بیٹھ جائیں اور ان کے ساتھ معاملہ طے کر کے رپورٹ ہاؤس میں لے آئیں تاکہ فیصلہ ہو جائے، اگر اس میں گڑ بڑ ہوئی تو پھر میں رولنگ دے دوں گا۔ دیکھیں کسی بھی علاقے کا جو Right ہے، اس سے اس کو Deprived نہیں کیا جا سکتا، Not at all۔ جی، ظفر اعظم صاحب۔

جناب ظفر اعظم: آپ جس طرح بھی مناسب سمجھتے ہیں، اس ہاؤس کی ایک کمیٹی بنائیں جو کرک کے پسماندہ ضلع اگر انہوں نے سارے صوبہ سرحد میں بتا دیا تو مجھے جرمانہ کر دیں۔ دوسری بات، عوام کا ہم پر پریشر ہے، او جی ڈی سی ایل کی ہم تین دن تک سٹوریج کر سکتے ہیں، تین دن کے بعد یہ کنویں پھٹ جائیں گے اور عوام ہمیں مجبور کر رہے ہیں یہ تین اضلاع کی میٹنگ ہو چکی ہے، اگر ہم نے روڈز بند کئے، ٹرالرز بند کئے تو نقصان ہمارا ہو گا، صوبے کا ہو گا، پاکستان کا ہو گا، خدا کے واسطے ان کو سمجھائیں، ہمیں اپنا حق دیں، تھینک یو سر۔

جناب سپیکر: چار Clear days ہم نے دے دیئے ہیں، کل Friday ہے، پھر دو چھٹیاں ہیں، Monday، Tuesday، Wednesday چار Clear days میں شوکت صاحب آپ فنانس منسٹر کے ساتھ ان کی میٹنگ کروالیں اور کسی نتیجے پر پہنچ کر پھر ہمیں ہاؤس کے اگلے اجلاس میں بتادیں، تھینک یو۔ میاں صاحب، کوئسچن نمبر 2456، میاں نثار گل صاحب۔

* 2456 _ میاں نثار گل: کیا وزیر آبپاشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع کرک تحصیل بانڈہ داؤد شاہ میں مردان خیل ڈیم اور غول ڈیم کے ٹینڈر کس سال ہوئے تھے اور آیا یہ دونوں ڈیم پایہ تکمیل تک پہنچے ہیں کہ نہیں نیز ان کو محکمہ کے حوالے کیا گیا ہے یا نہیں؛

(ب) محکمہ نے آبپاشی کے نظام کو چلانے کیلئے مذکورہ ڈیمز کیلئے سٹاف بھرتی کیا ہے کہ نہیں، اگر نہیں تو کب تک سٹاف بھرتی کیا جائے گا، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب لیاقت خان (وزیر آبپاشی): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ ضلع کرک تحصیل بانڈہ داؤد شاہ میں مردان خیل ڈیم اور غول ڈیم کے ٹینڈرز مالی سال 10-2009 میں ہوئے تھے اور یہ دونوں ڈیمز اب

مکمل ہو چکے ہیں۔اس سلسلے میں وضاحت کی جاتی ہے کہ ان ڈیموں کے پی سی فور یعنی (Completion Reports) محکمہ فنانس کو ان کے اعتراضات اور محکمہ P&D صوبہ خیبر پختونخوا کے Revised Format for PC-IV کے تحت دوبارہ منظوری کیلئے جمع کئے جارہے ہیں اور یوں محکمہ فنانس کی منظوری پر محکمہ ہذا کے متعلقہ ونگ چیف انجینئر (ساؤتھ) کو بہت جلد حوالے کئے جائینگے۔

(ب) مذکورہ ڈیموں کے پی سی فور کی منظوری پر ان کی آبپاشی کے نظام کو چلانے کیلئے مختلف نوعیت کے سٹاف کی بھرتی، جس کی تفصیل پی سی فور میں موجود ہے، محکمہ ہذا کا متعلقہ ونگ کرے گا۔

<u>میاں نثار گل:</u> جناب،اس کو میں تھوڑا سا ایک منٹ میں نکالتا ہوں، تھینک یو جی۔۔۔۔

<u>Mr. Speaker:</u> Supplementary please.

<u>میاں نثار گل:</u> جناب سپیکر! سوال نمبر 2456، ضلع کرک تحصیل بانڈہ داؤد شاہ میں مردان خیل ڈیم اور غول ڈیم کے ٹینڈر کس سال ہوئے تھے؟ یہ میرا ایک سوال تھا اور آیا یہ دونوں ڈیم پایا تکمیل کو پہنچے ہیں کہ نہیں، نیز ان کو محکمہ کے حوالے کیا گیا یا نہیں؟ جواب لکھا گیا ہے جی ہاں، یہ درست ہے کہ ضلع کرک تحصیل بانڈہ داؤد شاہ میں مردان خیل ڈیم اور غول ڈیم کے ٹینڈر مالی سال 10-2009 میں ہوئے تھے۔ جناب، آپ دیکھ رہے ہیں 2009، 2010 اور اب 2019 ہے، یہ جناب سپیکر! ایک ارب کا پراجیکٹ ہے، تقریباً پچاس کروڑ روپے ایک ڈیم پہ لگے ہیں، پچاس کروڑ روپے دوسرے ڈیم پہ لگے ہیں، ابھی نیچے دیکھ لیں جی، اس سلسلے میں وضاحت کی جاتی ہے کہ ان ڈیموں کے پی سی فور یعنی (Completion Reports) محکمہ فنانس کو ان کے اعتراضات اور محکمہ P&D صوبہ خیبر پختونخوا کے تحت دوبارہ منظوری کیلئے جمع کئے جارہے ہیں۔ جناب سپیکر! ان ڈیموں میں اتنا پانی کھڑا ہے کہ ہزاروں ایکڑ زمین سیراب ہو سکتی ہے، پانچ سال پہلے یہ Complete ہو چکے ہیں، میں اس حلقے کا نمائندہ ہوں، اس وقت کے امیر حیدر خان ہوتی کا پھر شکریہ ادا کرتا ہوں کہ یہ دو ڈیم کرک کیلئے اس لئے دیئے تھے کہ ادھر پانی کی تکلیف تھی، ابھی تک وہ ڈیمز کو نو سال میں Channelize نہیں کیا جا سکا، ان پہ آٹھ یا نو سٹاف کی ضرورت تھی، بھرتی نہیں ہو سکی کہ ریونیو بڑھے اور لوگوں کو کم از کم کاشت کیلئے پانی بھی ملے۔ یہ میرا چھ مہینے پہلے کا سوال ہے، فنانس کو سمری بھیجی گئی ہے، دیکھو، جناب سپیکر! اربوں کے پیسے اور یہ صرف آٹھ پوسٹوں کی منظوری نہ ہونے کی وجہ سے پانی ادھر کھڑا ہو، لوگ بھی ڈیمانڈ کر رہے ہیں، تو میرے خیال میں میں کیا کہہ سکتا ہوں اور کچھ کہہ نہیں سکتا۔

<u>Mr. Speaker:</u> Liaqat Khattak Sahib, Minister for Irrigation.

جناب لیاقت خان (وزیر آبپاشی): ایم پی اے صاحب نے جو کوئسچن کیا تھا، وہ دو ڈیمز تھے، مردان خیل ڈیم اور غول ڈیم یہ 2019 میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب، اپنا موبائل ہمارے پاس بھیج دیں، موبائل لے آئیں جی، لاء منسٹر صاحب بحق سرکار ضبط، آپ کو دے دیں گے، چونکہ نشاندہی آپ نے کی ہے، چلیں ان کو واپس دے دیں اور اب استعمال نہیں کریں گے، میں نے Lighter note پہ بات کی ہے، موبائل ہاؤس میں استعمال نہ کریں۔ جی، منسٹر صاحب۔

وزیر آبپاشی: ایم پی اے صاحب نے سوال کیا تھا دو ڈیموں کے متعلق، دونوں ڈیم 2010-2009 میں مکمل ہو چکے ہیں اور ان کا سیکنڈ سوال ملازمین کے متعلق تھا کہ ان کو بھرتی کیا گیا ہے کہ نہیں؟ تو اب اس کی پی سی فور کی سینکشن آچکی ہے اور ان شاءاللہ تعالیٰ جلد سے جلد اس میں ملازمین بھرتی کئے جائیں گے۔

جناب سپیکر: کیا آپ کے پاس ملازمین کی سینکشن آچکی ہے؟

وزیر آبپاشی: اب فنانس سے سینکشن آچکی ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میاں نثار گل صاحب کو ہم کتنا ٹائم دے سکتے ہیں؟

وزیر آبپاشی: سینکشن آچکی ہے، ڈیپارٹمنٹ کی تھوڑی سی سستی سے لیٹ ہوا ہے، یہ دو چوکیدار ہیں اور چار بیلدار ہیں، یہ ان کی سینکشن آچکی ہے، فنانس ڈیپارٹمنٹ سے محکمے کو حوالہ کیا گیا ہے اور کرک کے کنسرنڈ ڈیپارٹمنٹ کو دے دیا جائے گا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ چھ بندے آگئے ہیں، تو بس کام شروع ہو جائے گا۔

وزیر آبپاشی: ہاں ہو گئے، ہو گئے مسٹر سپیکر، سینکشن آ گئی ہے۔

جناب سپیکر: میاں نثار گل صاحب، چھ بندے تو آگئے، آپ دے دیں، تو بس کام شروع کرا دیں، ان کی اپوائنٹمنٹ ہو، تاکہ ایریگیشن سٹارٹ ہو۔۔۔۔۔

میاں نثار گل: نہیں، جناب سپیکر! لیاقت صاحب ہمارے بھائی بھی ہیں، 2002 میں یہ ہمارے ساتھ ایم پی اے بھی رہ چکے ہیں، ہمارے قدردان بھی ہیں، بڑے بھی ہیں لیکن سوال کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ دیکھو 2009 کے ڈیم کے لئے 2019 میں بھی پوسٹیں نہیں تھیں، میرے سوال کا مطلب یہ تھا کہ تھوڑا بہت آپ لوگ دیکھیں کہ ڈیپارٹمنٹ کیا کر رہا ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، بس اب مسئلہ حل ہو گیا، منسٹر صاحب، میاں نثار گل صاحب کی یہ کلاس فور کی پوسٹیں جو انہون نے بتائی ہیں، یہ دس بارہ، پندرہ دنوں میں ہو سکتی ہیں، بس اس کو کر دیں تاکہ وہاں ایریگیشن سٹارٹ ہو جائے، اس میں ہمارے ہی صوبے اور ہمارے ہی لوگوں کا فائدہ ہے۔

میاں نثار گل: ٹھیک ہے، بس اس کو سٹارٹ کر لیں اور لیاقت خٹک کو میں سوال کرتا ہوں کہ وہ ادھر لوگوں کو پانی کے افتتاح کیلئے بھی آ جائیں۔

جناب سپیکر: بس، آپ کا مسئلہ منسٹر صاحب نے حل کر دیا ہے۔

وزیر آبپاشی: میاں صاحب کو میں یقین دہانی کراتا ہوں کہ ان شاءاللہ تعالیٰ جلد سے جلد یہ چھ کی چھ پوسٹیں ہو جائیں گی اور میاں صاحب Basically نوشہرہ سے ہیں، میرے حلقے سے ہیں، ان کے آباؤاجداد اور ان کا ہمارے اوپر بہت بڑا حق ہے۔

جناب سپیکر: یہ میاں صاحب نوشہرہ سے کیسے ہو گئے؟ منسٹر صاحب کا مائیک کھولیں ذرا۔

وزیر آبپاشی: یہ کاکا خیل میاں ہیں، کرک میں یہ Settled ہیں، Basically یہ نوشہرہ کے ہیں اور ہمارے کاکا صاحب کے رہنے والے ہیں ان کے آباؤاجداد۔۔۔۔

میاں نثار گل: پلیز، اس نے جو بات کی، مجھے ایک منٹ دے دیں۔

جناب سپیکر: وہ کہتے ہیں یہ نوشہرہ کے ہیں، صرف الیکشن کیلئے کرک جاتے ہیں۔

میاں نثار گل: نہیں، میں جمشید کاکا خیل کا رشتہ دار ہوں، ایک سو چالیس سال پہلے میرے آباؤاجداد کرک گئے تھے اور مجھے کرک پہ فخر ہے کہ ادھر انہوں نے مجھے تین دفعہ اسمبلی کا ممبر بنا کے بھیج دیا، شکریہ۔

جناب سپیکر: ماشاءاللہ۔ جی محترمہ ثمر بلور صاحبہ، ایم پی اے، کوئسچن نمبر 2711۔

* 2711 _ محترمہ ثمر ہارون بلور: کیا وزیر سماجی و بہبود ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) مالی سال 19-2018 کے دوران محکمہ سوشل ویلفیئر میں افراد باہم معذوری کی فلاح و بہبود کی مد میں کتنی رقم مختص کی گئی، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ) جواب وزیر اطلاعات نے پڑھا: (الف) جی ہاں، محکمہ خزانہ نے سال 19-2018 میں معذور افراد کیلئے 39.6 ملین روپے مختص کئے تھے۔ ان مختص شدہ فنڈز میں سے محکمہ خزانہ نے 29.7 ملین روپے 27 جون 2019 کو ریلیز کئے ہیں جو کہ جون 2019 میں تقسیم کرنا ممکن

نہیں تھے۔ قانون کے مطابق یہ رقم ان معذور افراد جو کہ Not fit for work ہوں، تو ان میں تقسیم کرنے کیلئے جولائی 2019 سے کام شروع ہونے جا رہا ہے۔

محترمہ ثمر ہارون بلور: تھینک یو مسٹر سپیکر! ایک تو مجھے جو جواب سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ کی طرف ملا ہے، اس میں یہ کہا گیا ہے کہ جو معذور یا سپیشل افراد ہیں، ان کیلئے جو پیسے ہیں وہ جون کے مہینے میں ریلیز کئے گئے ہیں، تو First of all تو میں اس پہ اپنا Objection record کرانا چاہوں گی کہ جو معذور لوگ ہیں ان کا اتنا لیٹ کیوں بجٹ ریلیز کیا گیا ہے؟ Secondly اس میں مجھے کوئی تفصیل فراہم نہیں کی گئی، مجھے صرف Explanation دی گئی 'Not fit for work' which I know that special people means 'not fit for work' تو جو میں نے ڈیٹیلز مانگی تھیں کہ جولائی کے بعد اب یہ پیسے کہاں کہاں، کن کن سکیموں میں لگ گئے ہیں؟ کونسی چیزوں میں لگ گئے ہیں، تو I would appreciate اگر مجھے کچھ ڈیٹیلز مل جائیں۔

جناب سپیکر: جی شوکت یوسفزئی صاحب۔

وزیر اطلاعات: سر، انہوں نے جو بات کی، بالکل میں ان کی بات کو Endorse کرتا ہوں، ہونا تو یہ چاہیئے تھا کہ یہ رقم تقسیم ہو جاتی لیکن چونکہ ڈیپارٹمنٹ کا جو جواب آیا ہے کہ جون میں رقم ریلیز ہوئی تھی اور اس وقت یہ ممکن نہیں تھا، انہوں نے بعد میں اس فنڈ کو جولائی میں رکھا لیکن میرے پاس جو Revival آیا ہے، وہ ہے اکتوبر اور نومبر، جس میں یہ رقم تقسیم ہو گی، تو یہ جواب ہے کیونکہ اس سے پہلے جو جواب ملا ہے Written میں، انہوں نے Date mention نہیں کی۔۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب، یہ آپ خود اپنے طور پر چیک کر لیں، یہ ڈیپارٹمنٹس کے قبلے ذرا درست کرنا پڑیں گے، یہ کہہ رہے ہیں کہ جولائی 20-2019 سے کام شروع ہونے جا رہا ہے، آج ہے ستمبر، چیک کریں، یہ کام شروع ہوا ہے جولائی 20-2019 سے یا۔۔۔۔

وزیر اطلاعات: نہیں جی، میں نے آپ سے کہا کہ چونکہ جو جواب مجھے دوبارہ ملا ہے، یہ Revise ہوا ہے کیونکہ جون میں تقسیم نہیں ہوا تھا تو انہوں نے اس کا Revival کیا ہے، اب جو فنڈ Revival ہوا ہے، اکتوبر سے اس کی Distribution شروع ہو جائے گی۔ بہر حال انہوں نے جو کوسچن کیا ہے، بڑا اچھا کوسچن کیا ہے اور ان کی بات Genuine ہے، میں اس سے Agree کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: اوکے، اکتوبر سے وہ کہہ رہے ہیں، ان شاءاللہ فنڈ اب ہو گیا ہے، کام شروع ہو جائے گا، جب کام شروع ہو گا تو پھر ڈیٹیل آئے گی کہ کس چیز پہ لگ گیا اور کہاں پہ لگنا ہے؟

محترمہ ثمر ہارون بلور: ڈیٹیلز اگر ہمارے ساتھ شیئر ہو جائیں تو بہتر ہو گا، ہم بھی تھوڑا سا Input output دیکھ لیں گے کہ جی کدھر، مطلب ہم تھوڑا سا اپنے آپ کو گائیڈ کروالیں گے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب، ڈیٹیل آپ کے ساتھ شیئر کروالیں گے، شوکت صاحب، ڈیٹیل ان کے ساتھ شیئر کروالیں۔

Minister for Information: Okay.

جناب سپیکر: تھینک یو۔ کوئسچن نمبر 2440، جناب سردار حسین بابک صاحب، یہ کوئسچن بیچ میں رہ گیا تھا۔

* 2440 _ جناب سردار حسین: کیا وزیر آبپاشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ پی کے 22 بونیر میں پانی کے ضیاع کو روکنے کیلئے چھوٹے ڈیم بنانے اور زرعی مقاصد کیلئے استعمال میں لانے کا کوئی پروگرام ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت نے مذکورہ حلقے میں کہاں کہاں چھوٹے ڈیم بنانے کی فیزیبلیٹی تیار کی ہے اور ان پر کب تک کام شروع کیا جائے گا، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب لیاقت خان (وزیر آبپاشی): (الف) جی ہاں۔

(ب) دفتر ہذا میں ضلع بونیر کے پی کے 22 میں مندرجہ ذیل چار مقامات فیزیبلیٹی سٹڈی کیلئے منتخب کئے گئے تھے:

1۔ پنجتار ڈیم سائٹ۔ 2۔ خالی ڈیم سائٹ 3۔ جوگت ڈٹن سائٹ 4۔ لیگانی ڈیم سائٹ۔

پنجتار ڈیم سائٹ کی فیزیبلیٹی رپورٹ 08-2007 میں مکمل کی گئی، رپورٹ کے مطابق پنجتار ڈیم سائٹ میں پانی وافر مقدار میں دستیاب ہے جس میں 8152 ایکڑ فٹ پانی ذخیرہ کیا سکتا ہے اور ڈیم سائٹ کی جیالوجیکل ساخت ڈیم بنانے کیلئے بھی موزوں ہے لیکن فیزیبلٹی رپورٹ کے مطابق زراعت کے لئے زمین نہ ہونے کے برابر ہے جس کی وجہ سے ڈیم سائٹ پر مزید Detailed design study روک دی گئی۔ اس طرح خالی ڈیم سائٹ اور کوہی ڈیم سائٹ پر مقامی لوگوں کی مزاحمت کی وجہ سے فیزیبلٹی سٹڈی پر کام جاری نہ ہو سکا، البتہ لیگانی ڈیم سائٹ پر جون 2007 میں فیزیبلٹی سٹڈی ہو چکی ہے جس کے مطابق یہ

سائٹ ڈیم بنانے کیلئے موزوں ہے، لہذاڈیم سائٹ کی Detailed design study کے لئے سالانہ ترقیاتی پروگرام 20-2019 میں سکیم شامل کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

جناب سردار حسین: ہاں،جناب سپیکر! یہ بیچ میں رہ گیا تھا، ڈیپارٹمنٹ نے تو مجھے جواب دیا ہے، ماشاء اللہ منسٹر صاحب ہمارے سینیئر ترین کولیگ ہیں۔ جناب سپیکر! میں نے ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ بھی یہ ڈسکس کیا تھا کہ یہ جو پنجتار ڈیم ہے، میں منسٹر صاحب کے نوٹس میں بھی لانا چاہتا ہوں، میرے خیال میں جس طرح انہوں نے کہا ہے کہ اریگیشن کی جو لینڈ ہے وہ Available نہیں ہے، تو میں یہی ریکویسٹ کروں گا کہ شاید ڈیپارٹمنٹ یا فیزیبلٹی رپورٹ تیار کرنے والے Properly اس سائیٹ پہ نہیں گئے ہیں تو اگر ایک ٹیم مقرر کی جائے اور وہاں پہ چلے جائیں تو وہاں پر بہت بڑا Reservoir بن سکتا ہے اور جو پانی ہے، وہ ضائع ہونے سے بچ سکتا ہے، تو ایک چیز سے مجھے اتفاق نہیں ہے کہ وہاں پر ہزاروں ایکڑ زمین موجود ہے اور پنجتار ڈیم کی فیزیبلٹی رپورٹ اگر دوبارہ Revise کی جائے تو مہربانی ہوگی۔ جناب سپیکر۔

Mr. Speaker: Honourable Minister for Irrigation, please.

وزیر آبپاشی: ڈیپارٹمنٹ کی رائے ہے کہ پنجتار ڈیم فیزیبل ہے، پانی اس میں موجود ہے، اس کی سٹڈی بھی کی گئی ہے لیکن وہاں پر Agriculturd land available نہیں ہے لیکن بابک صاحب کہتے ہیں کہ وہاں پر Land available ہے، اگر وہ Actual available ہوگی تو بابک صاحب ہمارے ساتھ بیٹھ جائیں اور یہ دکھادیں کہ اگر وہاں Land available ہے تو پھر تو وہ ایک فیزیبل ڈیم ہے، پانی بھی اس میں وافر مقدار میں موجود ہے لیکن مجھے جو بریف کیا گیا ہے، اس کے مطابق وہاں پر Agricultural land available نہیں ہے، تو اگر لینڈ ہو تو گورنمنٹ ان شاء اللہ تعالیٰ بابک صاحب کے مطالبے پر عمل کرے گی۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، بابک صاحب؟

جناب سردار حسین : ٹھیک ہے جی۔

جناب سپیکر: بہادر خان صاحب نہیں ہے تو اس کا کوئسچن Lapse ہو گیا۔

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

2453 _ جناب صاحبزادہ ثناء اللہ: کیا وزیر زکواۃ وعشر ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) سال 2013 سے 2018 تک محکمہ ہذا کے زیر انتظام صوبے کے تمام اضلاع میں سکیل ٹو سے اٹھارہ تک بھرتیاں ہوئی ہیں؟

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(ج) صوبے میں کنٹریکٹ، ڈیلی ویجز اور مستقل بنیادوں پر بھرتی ہونے والے ٹیکنیکل، نان ٹیکنیکل، کلریکل انتظامی افسران اور کلاس فور ملازمین کی تعداد نام، ولدیت، تعلیمی قابلیت، تجربہ و ڈومیسائل کی تفصیل ادارہ وائز فہرست فراہم کی جائے؛

(د) مذکورہ ملازمین جو کنٹریکٹ اور ڈیلی ویجز پر بھرتی ہوئے انہیں مستقل کیا گیا یا انکو ترقی دی گئی ان کے نام، ولدیت، تعلیمی قابلیت، تجربہ، ڈومیسائل کی تفصیل ادارہ وائز فہرست فراہم کی جائے؟

جناب وزیر اعلیٰ: (الف) جی ہاں، سال 2013 سے 2018 تک محکمہ زکواۃ و عشر میں از روئے قانون صوبے کے تمام اضلاع میں سکیل تھری سے سترہ تک مختلف آسامیوں پر تقرریاں ہوئی ہیں۔

(ب) (ج) وضاحت کی جاتی ہے کہ مذکورہ زکواۃ و عشر میں مذکورہ مدت کے دوران کنٹریکٹ یا ڈیلی ویجز بنیادوں پر کوئی بھی تعیناتی نہیں کی گئی ہے، البتہ مستقل بنیادوں پر سکیل تھری سے سترہ تک بھرتی ہونے والے کلریکل، انتظامی آفسران اور کلاس فور ملازمین کے نام، ولدیت، تعلیمی قابلیت اور ڈومیسائل کی تفصیل ضمیمہ الف پر موجود ہے۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)

(ii) جیسا کہ اوپر وضاحت کی گئی ہے کہ محکمہ زکواۃ و عشر میں کنٹریکٹ یا ڈیلی ویجز بنیادوں پر کوئی بھی تعیناتی نہیں کی گئی ہے۔

2441 _ صاحبزادہ ثناء اللہ: کیا وزیر آبپاشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) سال 2013 سے 2018 تک محکمہ ہذا کے زیر انتظام صوبے کے تمام اضلاع میں سکیل ٹو سے اٹھارہ تک بھرتیاں ہوئی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو صوبہ بھر میں مذکورہ عرصہ کے دوران کنٹریکٹ، ڈیلی ویجز اور مستقل بنیادوں پر بھرتی ہونے والے ٹیکینکل، نان ٹیکنیکل، کلریکل، انتظامی افسران اور کلاس فور ملازمین کی تعداد، نام ولدیت، تعلیمی قابلیت، تجربہ ڈومیسائل کی تفصیل ادارہ وائز فہرست فراہم کی جائے۔ نیز جو ملازمین کنٹریکٹ، ڈیلی ویجز پر بھرتی ہوئے تھے اور بعد میں انہیں مستقل کیا گیا یا ان کو ترقی

دی گئی، ان کے بھی نام، ولدیت، تعلیمی قابلیت، تجربہ ڈومیسائل کی تفصیل ادارہ وائز فہرست فراہم کی جائے؟

جناب لیاقت خان(وزیر آبپاشی): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ محکمہ میں سال 2013 سے 2018 تک سکیل ٹو سے سکیل اٹھارہ تک کل 1296 افراد بھرتی ہوئے ہیں، سکیل اٹھارہ میں بھرتی نہیں ہوئی، یہ پروموشن پوسٹ ہے۔

(ب) مزید برآں سیکرٹریٹ کی سطح پر دس ملازمین صوبائی اسمبلی کے ریگولائزیشن ایکٹ 2017 کے تحت مستقل ہوئے جن کے دو ملازمین سکیل اٹھارہ میں ریگولر ہوئے ہیں، اس میں مزید چار افراد بھرتی ہوئے(تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)

مزید برآں کہ ڈیلی ویجز اور کنٹریکٹ کی بھرتی اس عرصے میں نہیں ہوئی ہے۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: .Leave applications، جناب صلاح الدین صاحب، ایم پی اے 12 سے 26 ستمبر، جناب محب اللہ خان صاحب، منسٹر فار ایگریکلچر 12 ستمبر، جناب بابر سلیم سواتی صاحب، ایم پی اے 12 ستمبر، سید احمد حسین شاہ صاحب، ایم پی اے 12 ستمبر، مسز ملیحہ علی اصغر خان صاحبہ، ایم پی اے 12 ستمبر، محترمہ زینت بی بی صاحبہ، ایم پی اے 12 ستمبر، نوابزادہ فرید صلاح الدین صاحب، ایم پی اے 12 تا 18 ستمبر، جناب نذیر عباسی صاحب، ایم پی اے 12 ستمبر، محترمہ ستارہ آفرین صاحب، ایم پی اے 12 ستمبر، جناب اکبر ایوب خان صاحب 12 ستمبر، جناب عبدالکریم خان صاحب 12 ستمبر، جناب محمود احمد خان صاحب، ایم پی اے، 12 ستمبر، جناب تاج محمد خان صاحب، ایم پی اے، 12 ستمبر، جناب امیر فرزند خان صاحب، ایم پی اے 12 ستمبر، محترمہ حمیرہ خاتون صاحبہ، ایم پی اے 12 ستمبر، جناب لیاقت علی خان صاحب، ایم پی اے 12 ستمبر، حاجی انور حیات خان صاحب، ایم پی اے 12 ستمبر، جناب افتخار علی مشوانی صاحب 12 ستمبر، محترمہ ماریہ فاطمہ صاحبہ، ایم پی اے 12 ستمبر، محترمہ مدیحہ نثار صاحبہ، ایم پی اے 12 ستمبر، مس شگفتہ ملک صاحبہ، ایم پی اے 12 اور 13 ستمبر۔

Is it the desire of the House that leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: Leave is granted. Item No. 5, privilege motion No. 33.

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: دوں گا پوائنٹ آف آرڈر، آپ کو تھوڑی دیر میں میں پوائنٹ آف آرڈر دیتا ہوں، پہلے یہ پریویلج لیتے ہیں، یہ پریویلج کس کا ہے؟ عارف صاحب کا۔

مسئلہ استحقاق

Mr. Speaker: Mr. Muhammad Arif, MPA, to please move his privilege motion No. 33, in the House. Mr. Arif Khan Sahib.

جناب محمد عارف: تھینک یو جناب سپیکر! میرے حلقہ پی کے سات ضلع چارسدہ میں محکمہ صحت کے مختلف بی ایچ یوز اور تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال میں سٹاف کی کمی کا سلسلہ چل رہا ہے جس کی وجہ سے متعلقہ اداروں کے انتظامی امور کے ساتھ ساتھ عوام کو بھی شدید مشکلات کا سامنا ہے، اس کے لئے میں نے مسلسل ڈی ایچ او ضلع چارسدہ سے رابطہ کرنے کی کوشش کی لیکن موصوف مجھ سے رابطہ کرنے کی زحمت گوارا نہیں کر رہا، لہذا اس سلسلے میں میں نے جناب خالد خان صاحب، چیئر مین ڈیڈک سے درخواست کی کہ آپ اپنے دفتر میں میٹنگ بلائیں تاکہ جناب فیاض خان صاحب، ڈی ایچ او سے تفصیلی بات ہو سکے۔ جناب سپیکر صاحب! ڈی ایچ او صاحب نے انٹرویو کی وجہ بتاتے ہوئے آنے سے معذرت کر لی، اس کے بعد جناب خالد خان صاحب، چیئر مین ڈیڈک نے ڈی سی چارسدہ سے درخواست کی کہ وہ اپنے آفس میں میٹنگ بلائیں تاکہ اس کے توسط سے ڈی ایچ او صاحب سے ملاقات کا شرف حاصل ہو سکے۔ جناب سپیکر صاحب! ڈی ایچ او فیاض خان صاحب نے وزیر صحت صاحب سے میٹنگ کا کہا اور عین موقع پر آنے سے معذرت کر لی، اس دوران میں نے وزیر صحت صاحب کے آفس فون کیا اور جناب نیاز محمد، پی ایس او ٹو وزیر صحت سے دریافت کیا کہ وزیر صحت کی ڈی ایچ او چارسدہ کے ساتھ میٹنگ ہونے جارہی ہے، جس پر جناب نیاز محمد صاحب نے بتایا کہ وزیر صاحب تو لاہور گئے ہیں، لہذا جناب فیاض صاحب، ڈی ایچ او کے اس رویہ اور دروغ گوئی سے نہ صرف میرا بلکہ اس پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے، گزارش میری یہ ہے کہ اس کو کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔

Mr. Speaker: The question….

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): سر، مجھے ایک منٹ، چونکہ چارسدہ کا ایشو ہے سر۔

جناب سپیکر: جی لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: سر، بالکل چونکہ ہاؤس میں بار بار یہ کہا گیا ہے کہ آنریبل ممبرز جتنے بھی ہیں، سرکاری آفیسروں کی یہ ڈیوٹی ہے کیونکہ ہم ان کے اوپر کوئی ایکسٹرا کام نہیں ڈال رہے ہیں، یہ ان کی ڈیوٹی ہے کہ

آنریبل ممبرز کے ساتھ وہ ملیں، ان کی بات سنیں کیونکہ وہ عوامی کام ان کو بتاتے ہیں، ذاتی کوئی کام نہیں بتاتے ہیں، تو سر، بالکل میں Fully اس کو سپورٹ کرتا ہوں کہ It should go to the Committee، اور وہاں پہ Decide ہونا چاہیئے۔

جناب سپیکر: یہ عجیب ڈی ایچ او ہے کہ نہ ڈی سی کی بات مانتا ہے، نہ ڈیڈک چیئرمین کی بات مانتا ہے، نہ متعلقہ ایم پی اے کے ساتھ ملنا چاہتا ہے، So, the question before the House is that the privilege motion, moved by the honorable Member, may be referred to the Privilege Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, the matter is referred to the Privilege Committee.

جناب منور خان: جناب سپیکر صاحب! میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی منور خان صاحب! منور خان صاحب کا مائیک کھولیں جی۔

جناب منور خان: تھینک یو مسٹر سپیکر! جیسے ابھی لاء منسٹر صاحب نے Openly agree کیا ہے اور اسی طرح میرا بھی ایک استحقاق یہاں پہ آیا تھا تو لاء منسٹر نے اس کو پینڈنگ رکھا کہ میں متعلقہ ڈسٹرکٹ ڈی سی سے بات کروں گا تو انہوں نے وہاں پہ بلایا اور اس کے ساتھ میٹنگ کی لیکن جناب سپیکر! انہوں نے میٹنگ میں Accept کیا کہ بس ٹھیک ہے، میں آپ کی Application کو Accept کرتا ہوں، لاء ڈیپارٹمنٹ نے بھی Opinion دی اور سب نے Opinion دی، اس کے باوجود بھی ابھی تک وہ ڈی سی بنوں اس پہ عمل نہیں کر رہا اور وہ میری جو پریولیج موشن ہے، وہ ابھی تک پینڈنگ پڑی ہوئی ہے، تو میں آپ سے ریکویسٹ کروں گا اور لاء منسٹر صاحب سے بھی کہ وہ جو میری پینڈنگ پریولیج موشن ہے، اس کو سر، ایجنڈے پہ لائیں کیونکہ ابھی تک وہ انکاری ہے، صاف صاف انکاری ہے، اس پہ بات بھی نہیں کرتا۔

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب۔

جناب وزیر قانون: جس طرح آنریبل ممبر منور خان صاحب فرما رہے ہیں، یہاں پر میں نے ریکویسٹ کی، میرے کہنے کا مقصد یہی تھا، میں نے کہا کہ اگر ایشو ہو گا تو وہ Resolve ہو جائے گا، پھر میں نے اپنے آفس میں ڈی سی کو بلوایا اور منور خان صاحب سے ہم نے ریکویسٹ کی وہ بھی میرے آفس میں آئے اور ان کی تفصیلاً ایک گھنٹے کی میٹنگ ہوئی اور تقریباً سارے ایشوز وہاں پہ Thrash out ہو گئے

اورAccept بھی ہو گئے۔ابھی سر، میں یہ ریکویسٹ کر رہاہوں،ان کو بھی پتہ ہے،آپ کو بھی سر پتہ ہے I was abroad، میں کچھ دنوں کیلئے ملک میں نہیں تھاتو میں چونکہ چھٹیوں کے بعد آج اسمبلی میں پہلی مرتبہ آیاہوں تو مجھے سر، kindlyاگر ٹائم دیدیں، میں نے ان کو ابھی Writtenمیں بھی، انہوں نے میسیج بھیج دیا تھا، میں نے واپس بھیج دیا کہ آپ بس۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> آپ ایک Week لے لیں، ایک Week میں Issue resolve کر لیں اور اسے یاد کرائیں۔

<u>وزیر قانون:</u> اس کے بعد اس کو یاد کرائیں گے، بس ٹھیک ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> ٹھیک ہے منور خان صاحب، One week میں جیسا بھی ہو، انہوں نے کمٹمنٹ کی ہے تو 'Adjournment Motions' ,Please resolve this issue, thank you۔

<u>محترمہ ثوبیہ شاہد:</u> پوائنٹ آف آرڈر، سپیکر صاحب۔

<u>جناب سپیکر:</u> ٹائم دوں گا، تھوڑا سا مجھے کام بھی کرنے دیں، پھر دوں گا، سب کو اکٹھے پوائنٹ آف آرڈر دوں گا۔

<u>Ms. Sobia Shahid:</u> Point of Order.

<u>جناب سپیکر:</u> میں دوں گا، آپ کو بھی دوں گا، رنجیت سنگھ کو بھی دوں گا، سب کو دوں گا، تھوڑا سا بزنس چلا لیتے ہیں۔پلیز پلیز، تشریف رکھیں تشریف رکھیں، آپ پیش کر کے فوراً چلی جائیں گی، میں آپ کو بٹھانا چاہتا ہوں کہ آپ بیٹھیں۔ (قہقہہ)

تحریک التواء

<u>Mr. Speaker</u>: Adjournment Motion No. 92, Ms. Naeema Kishwar Sahiba, to move her adjournment motion No. 92, in the House.

<u>محترمہ نعیمہ کشور خان:</u> شکریہ سپیکر صاحب! ایک پوائنٹ آف آرڈر تو میرا ابھی تھا کہ میں نے شارٹ کوسچن کے لئے Rule 33 کے تحت نوٹس دیا تھا لیکن اس کا جواب نہیں آیا، تو یہ ایک چھوٹا سا میرا پوائنٹ آف آرڈر ہے سر، اس کو چیک کریں کہ اس کا جواب کیوں نہیں آیا۔

<u>جناب سپیکر:</u> اوکے جی، نوٹ کریں، اچھا جی، آگے چلیں اپنا موشن لائیں۔

<u>محترمہ نعیمہ کشور خان:</u> میں اس ایوان کی توجہ ایک اہم نوعیت کے مسئلے کی جانب مبذول کرانا چاہتی ہوں، وہ یہ کہ صوبائی حکومت نے پرائیویٹ سکولوں کو رجسٹرڈ اور ریگولیٹ کرنے کے لئے اسمبلی میں

ایکٹ کے ذریعے پرائیویٹ سکولز ریگولیٹری اتھارٹی 2017 کا قیام عمل میں لایا تھا، اس میں سیکرٹری تعلیم، اتھارٹی کا چیئرمین اور ایم ڈی (پی ایس آر اے) سمیت چودہ ممبران مقرر ہوئے۔ ایم ڈی (پی ایس آر اے) میں کئے گئے فیصلوں پر عمل درآمد کرانے کا پابند ہوتا ہے، ایم ڈی (پی ایس آر اے) کی طرف سے منظوری حاصل کئے بغیر کوئی نوٹیفکیشن یا سرکلر جاری نہیں کر سکتا لیکن ایم ڈی نے ایکٹ اور رولز کے برعکس پی ایس آر اے کی منظوری کے بغیر نوٹیفکیشنز جاری کر رہے ہیں جس سے پرائیویٹ تعلیمی ادارے شدید مشکلات کا شکار ہیں، ایم ڈی (پی ایس آر اے) رولز ایکٹ کے منافی اقدامات بند کریں، حکومت اس پر وضاحت دے اور متعلقہ افراد کے خلاف کارروائی کرے۔

<u>جناب سپیکر:</u> یہ تو ایڈجرنمنٹ موشن بنتی ہی نہیں لیکن ہمارے جن لوگوں نے اس کو Admit کیا ہے، ذرا اس کی وہ کریں، یہ تو ایک کال اٹینشن ہے یا کوئسچن Or some thing, but not adjournment motion, those who have accepted. پلیز مجھے اس پہ رپورٹ کریں۔

<u>محترمہ نعیمہ کشور خان:</u> سپیکر صاحب! اس پہ میں تھوڑی سی عرض کروں، اگر اجازت ہو۔

<u>جناب سپیکر:</u> نہ، آپ کی بات ہو گئی، ذرا منسٹر صاحب جواب دیں۔

<u>محترمہ نعیمہ کشور خان:</u> نہیں، اس پہ اگر وہ جواب دیں تو۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> مطلب اتنی Negligence اس چیز پر میں برداشت نہیں کروں گا، ہاں جو بھی ہے، اس کو ذرا رگڑا دیں۔ جی نعیمہ کشور صاحبہ۔

<u>محترمہ نعیمہ کشور خان:</u> سپیکر صاحب! منسٹر صاحب ابھی جواب دیں گے اور جواب میں وہ مجھے یہ فرمائیں گے کہ ہم نے ایم ڈی کو ٹرانسفر کر دیا تو یہ کوئی مسئلے کا حل نہیں ہے کیونکہ ایم ڈی نے جو Irregularity کی، جو انہوں نے غبن کیا، جو انہوں نے کرپشن کی تو اس کی بھی تحقیقات ہونی چاہئیں، تو میں نے یہ ایڈجرنمنٹ موشن اس لئے موو کی تھی کہ یہ ایک مسئلہ تھا، ہمارے صوبے میں ہزاروں سکولز ہیں جس کی رجسٹریشن ہوتی ہے، جس کی Renewal ہوتی ہے اور Renewal کے لئے ایک ٹائم ہوتا ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> اس میں آپ کو Mentioned کرنا چاہیئے تھا کہ اس پہ بحث کی اجازت دی جائے تو اس میں وہ تو ہے نہیں، آپ نے ڈائریکٹ بتایا کہ "لہذا حکومت اس طرف پر وضاحت دیں اور متعلقہ افراد کے خلاف فوری کارروائی کرے"۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: تو باقی تو آپ کے سیکرٹریٹ کا کام ہے۔۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ بات کی وجوہات دے رہے ہیں، بحث کرنا چاہتے ہیں تو میں کچھ کہتا نہیں ہوں، نہیں ہمارے لوگوں کو چاہیئے کہ ہمارے آنریبل ایم پی ایز کو گائیڈ کریں، میں آپ کے بارے میں بات نہیں کر رہا ہوں، میں اپنے سیکرٹریٹ کے اوپر بات کر رہا ہوں کہ اگر ہمارا کوئی ایم پی اے ایک چیز لے کر آجاتا ہے تو اس کو پڑھنا چاہیئے اور ان کو گائیڈ کر دینا چاہیئے، جو پرانے لوگ ہیں، وہ تو سمجھتے ہیں لیکن جو نئے لوگ ہیں، ان کو اس طرح تو نہیں کرنا چاہیئے کہ وہ چیز ہوتی ہی نہیں اور وہ Admit بھی کرتے ہیں، پہلے ہم اپنے آپ کو ٹھیک کریں گے۔ جی منسٹر صاحب، انہوں نے کہا کہ جی اس کی وضاحت کریں اور کارروائی بھی کریں۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر اطلاعات): سر، اس میں جو Main چیز ہے، جس پر ان کا اعتراض ہے، وہ یہ ہے کہ ایم ڈی نے غیر قانونی نوٹیفیکیشنز کیئے ہیں، تو جس نے نوٹیفیکیشن کیئے ہیں وہ ایم ڈی تو اب تبدیل ہو چکا ہے، اب نیا ایم ڈی آیا ہے لیکن پرانے ایم ڈی نے جو نوٹیفیکیشنز کیئے ہیں، اس کی کاپی ان کے پاس ہو گی، میرے پاس بھی ہے اور جتنے بھی نوٹیفیکیشنز ہیں، آپ کو پتہ ہے کہ یہ جو سکولوں کی جو پرائیویٹ ریگولیٹری اتھارٹی بنی ہے، اس کا چیئرمین سیکرٹری ایجوکیشن ہوتا ہے اور باقی اس کے ممبران ہوتے ہیں اور یہ ریگولیٹری اتھارٹی اس اسمبلی کے ایکٹ 2017 کے ذریعے بنی ہے اور وہاں جو فیصلے ہوتے ہیں، ایم ڈی اس کا پابند ہوتا ہے کہ وہ اس کو نوٹیفائی کریں، اب جتنے نوٹیفیکیشنز ہیں جناب سپیکر! وہ میرے پاس ہیں، اگر ان کو کسی پہ اعتراض ہے کہ یہ اس اتھارٹی کے ذریعے نہیں ہوئے ہیں اور خود انہوں نے کیئے ہیں تو پھر اس پہ بحث ہو سکتی ہے۔ دوسرا یہ ہے کہ وہ Already ٹرانسفر ہو چکا ہے، نیا ایم ڈی آیا ہے، اگر اس نے کوئی غیر قانونی نوٹیفیکیشن کیا ہے تو وہ بھی بتا دیں، باقی تو جتنے ہیں وہ تو رولز کے مطابق ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، آپ کے پاس کوئی نوٹیفیکیشن ہے کہ اگر آپ سمجھتی ہیں کہ اس میٹنگ میں نہیں ہوا ہے اور ایم ڈی نے ڈائریکٹ کیا ہے تو وہ آپ منسٹر صاحب کے نوٹس میں لے آئیں۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: سپیکر صاحب! اگر آپ مجھے ایک منٹ دے دیں تو میں اپنی وضاحت اس پر کر دوں۔

جناب سپیکر: جی جی، کریں۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: میری ریکویسٹ یہ ہے کہ جو یہ اتھارٹی بنائی گئی تھی، میں Appreciate کرتی ہوں، اچھی بات ہے کیونکہ اتھارٹی اس لئے بنائی گئی تھی کہ ایک فرد واحد کے پاس سارے فیصلوں کا وہ اختیار

نہ رہے، وہ اس اتھارٹی سے Approval لے کے کام کرے لیکن انہوں نے اس اتھارٹی کو Misuse کیا، ان کے پاس اختیارات نہیں تھے اور انہوں نے اتھارٹی کی منظوری کے بغیر فیصلے کئے، جتنے بھی پرائیویٹ سکولز ہیں، آپ تو مجھ سے بہتر جانتے ہیں کہ ان کی Renewal کے لئے یا نئے سکولوں کی رجسٹریشن کے لئے کم از کم 180 دن کا ٹائم دیا جاتا ہے لیکن انہوں نے اس کو بھی Violate کیا، انہوں نے سکولوں کی رجسٹریشن کیلئے لاکھوں کروڑوں روپے لئے لیکن وہ رجسٹرڈ نہیں ہوئے۔ تو میری عرض ہے، منسٹر صاحب بالکل صحیح کہہ رہے ہیں کہ نیا ایم ڈی آیا ہے، وہ چلا گیا لیکن انہوں نے جو کرپشن کی، اس کے خلاف کیا اقدامات ہوئے؟ اس کی بھی تو انکوائری ہونی چاہیئے، یہ تو نہیں ہے کہ بس وہ تو چلا گیا، نیا آگیا تو ہم اس کو

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب۔

وزیر اطلاعات: دیکھیں جی، اصل میں وہ تو یہ کہہ رہی ہیں کہ جو ایم ڈی تھا، اس نے اپنی پاور کا Misuse کیا، اس کے پاس اختیار نہیں تھا اور نوٹیفکیشنز جاری کئے ہیں۔ تو میں اپنے معزز ممبر صاحبہ سے گزارش کروں گا کیونکہ وہ Specific notification بتادیں کیونکہ جو نوٹیفیکیشنز کئے ہیں، وہ ڈیٹیل میں میرے پاس بھی ہیں، آپ کے پاس بھی ہیں، آپ اگر یہ بتادیں کہ کونسا نوٹیفکیشن غلط ہوا ہے تاکہ میں تحققیات کرا سکوں، جتنے بھی نوٹیفکیشنز ہوئے ہیں، ڈیپارٹمنٹ اس کو Own کر رہا ہے اور وہ کہہ رہا ہے کہ یہ جو پرائیویٹ سکولز ریگولیٹری اتھارٹی ہے، یہ اس کے اجلاسوں میں جو فیصلے ہوئے ہیں، وہی نوٹیفائی ہوئے ہیں لیکن اگر آپ کو کسی نوٹیفکیشن پر اعتراض ہے تو مجھے بتادیں کیونکہ وہ تو بہت سارے ہیں، اس میں کافی ڈیٹیل ہے۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: جناب سپیکر! اس میں تسلیم کیا گیا ہے کہ انہوں نے اپنے اختیارات سے تجاوز کیا، اس لئے ان کو ٹرانسفر کیا گیا کہ انہوں نے کرپشن کی، تو میں یہی پوچھ رہی ہوں کہ اس کرپشن کا کیوں نہیں پوچھا جا رہا ہے، ان سے کیوں تحققیات نہیں ہو رہی ہیں؟ اس لئے تو ان کو ٹرانسفر کیا گیا ہے، یہ تو نہیں ہے کہ ایک کو ٹرانسفر کریں، دوسرا آئے، بی آر ٹی بنے، ایک وزیر اعلیٰ جائے، دوسرا آئے۔

Mr. Speaker: Ji, last word, Minister Sahib.

وزیر اطلاعات: چونکہ یہ قومی اسمبلی میں بھی رہی ہیں، یہ ہاؤس تو ان کو بڑا چھوٹا لگ رہا ہے اور شاید ہمارے جو جوابات ہیں، وہ ان سے مطمئن نہیں ہو رہی ہیں، ورنہ اس میں بڑا کلیئر ہے کہ آپ کسی پہ انگلی اٹھا رہی ہیں، کہ اس کے پاس اختیار ہی نہیں ہے، تو بھئی کونسا نوٹیفکیشن کیا ہے، وہ تو بتادیں نا کہ جی یہ نوٹیفکیشن کیا

ہے جو غلط ہے، باقی جو انہوں نے کرپشن کی بات کی تو اگر ہے تو بالکل آپ لے کر آ جائیں، ہمیں تو کوئی اعتراض نہیں ہے،اس پہ ہم ان کو Defend نہیں کریں گے۔

جناب سپیکر: مجھے لگتا ہے کہ ان کے پاس کچھ میٹریل ہے،اگر آپ کے پاس ہے تو آپ ان کو In writing دے دیں کہ BoG میں کون کونسا آرڈر غلط ہے یا ان کی جو کمیٹی ہے،اس میں طے نہیں ہوا اور وہ ڈائریکٹ ہوا ہے یا کیا کیا کرپشن کی ہے؟ آگے انکوائری کریں گے۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: اس کو دے دوں گی اور یہ اس کا میرے خیال میں بہت بڑا ثبوت ہے کہ ان کا ٹرانسفر بھی اسی Basis پر کر چکے ہیں اور یہ مجھے بار بار کہہ رہے ہیں کہ آپ قومی اسمبلی سے ہیں اور پرسوں بھی کشمیر پہ کہہ رہے تھے تو جب قومی ایشو ہوں گے تو قومی بات کروں گی،جب صوبے کا ایشو ہو تو صوبے پہ بات کروں گی،تو اس کا بھی جواب نہیں دے رہے ہیں۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب سپیکر: آئٹم نمبر 7،کال اٹینشن نوٹس،صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب تو ہیں نہیں۔

Mr. Speaker: Sardar Aurangzeb Nalotha Sahib, MPA, to move his call attention notice No.532 in the House.

سردار اورنگزیب: شکریہ جناب سپیکر صاحب! میں وزیر برائے محکمہ صحت کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں،وہ یہ ہے کہ لیڈی ریڈنگ ہسپتال،خیبر ٹیچنگ ہسپتال اور حیات آباد میڈیکل کمپلیکس جو کہ سرکاری ہسپتال ہیں جن میں سرکاری ملازمین فری علاج کیلئے Entitled ہیں اور حال ہی میں حکومت نے ان ہسپتالوں کو ایم ٹی آئی کا درجہ دیا جس کی وجہ سے آئے روز سرکاری ملازمین کو مسائل پیدا ہو رہے ہیں اور اب ان میں سرکاری ملازمین کا فری علاج نہیں ہوتا اور نہ ہی ہسپتالوں کے ڈاکٹرز اور دیگر عملہ گورنمنٹ سرونٹ رولز 1959 کو مانتے ہیں، تو کیا یہ گورنمنٹ سرونٹ میڈیکل اٹینڈنٹس رولز کی خلاف ورزی نہیں ہے؟ جناب سپیکر صاحب! وہ سرکاری ملازمین کا ہسپتالوں میں فری علاج نہیں کرتے،جناب سپیکر صاحب! تحریک انصاف کی حکومت سے پہلے سرکاری ملازمین کا فری علاج ہوتا تھا،ان کے ٹیسٹ فری ہوتے تھے اور علاج فری ہوتا تھا،اب جب سرکاری ملازمین ہسپتالوں میں جاتے ہیں تو وہ ان کے Entitlement Certificate مانتے ہی نہیں اور نہ ان کے ٹیسٹ فری کئے جاتے ہیں اور نہ ان کو دوائیاں فری دی جاتی ہیں،آج چونکہ دوائیاں تین سو فیصد تک مہنگی ہو چکی ہیں، ڈاکٹروں کی فیسیں بڑھ چکی ہیں اور اگر دیکھا جائے تو سرکاری ملازمین کی تنخواہ مہنگائی کے Ratio سے

بہت کم بڑھی ہے، تو یہ سہولت جو موجودہ حکومت کے دور میں سرکاری ملازمین سے لی گئی ہے، میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ان کے ساتھ بہت بڑی زیادتی ہے اور سرکاری ملازمین کا جو علاج کا سابقہ طریقہ تھا، اس کو بحال کیا جائے اور ان سے یہ سہولت نہ چھینی جائے، ان کا علاج بھی فری کیا جائے اور ٹیسٹ بھی فری کئے جائیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> شوکت یوسفزئی صاحب۔

<u>وزیر اطلاعات:</u> جناب سپیکر! چونکہ سرکاری ملازمین کو میڈیکل الاؤنس ملتا ہے اور جن جن ایم ٹی آئی ہاسپٹل کا انہوں نے حوالہ دیا ہے، اس کے رولز ابھی چیلنج ہوئے ہیں، بالکل میں ان سے Agree کرتا ہوں کہ کچھ رولز ان کے چیلنج ہوئے ہیں لیکن ایسا نہیں ہے کہ وہ علاج سے انکار کرتے ہیں کیونکہ وہاں پر عام آدمی جب جاتا ہے تو اس کا علاج ہوتا ہے اور ان کا اپنا ایک طریقہ کار ہے، اس طریقہ کار سے گزرنا پڑتا ہے تو باقی حکومت نے Already صحت انصاف کارڈ سب کو دینے کا فیصلہ کیا ہے، وہ ان کو بھی ملے گا اور چونکہ ابھی اس وقت ہیلتھ منسٹر صاحب بھی نہیں ہیں اور نہ ڈیپارٹمنٹ نے کوئی اس پر تفصیلی جواب دیا ہے لیکن میں اپنی طرف سے ان سے گزارش کروں گا کہ اگر آپ کل تک اس کو پینڈنگ رکھیں کیونکہ میں اس طرح نہیں کرنا چاہتا کہ اس کو میں۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> پینڈنگ رکھ دیں۔

<u>وزیر اطلاعات:</u> یہ بڑا Important question ہے اور یہ ملازمین کا ایشو ہے تو میں۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> نلوٹھا صاحب، یہ آپ کی کال اٹینشن پینڈنگ کر لیتے ہیں، جس وقت ہیلتھ منسٹر ہوں گے تو دوبارہ لے لیں گے۔ تھینک یو۔

(ترمیمی) مسودہ قانون مجریہ 2019 کا متعارف کرایا جانا
(خیبر پختونخوا کوڈ آف سول پروسیجر)

<u>Mr. Speaker:</u> Item No. 8. Introduction of the Khyber Pakhtunkhwa, Code of Civil Procedure (Amendment) Bill, 2019, in the House.

<u>Minister for Law</u>: Mr. Speaker, I beg to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Code of Civil Procedure (Amendment) Bill, 2019, in the House.

<u>Mr. Speaker</u>: The Bill stands introduced. Item No.9

(مداخلت)

جناب وزیر قانون: سر، اس کے بعد دے دیں۔
جناب سپیکر: اس کے بعد ٹائم دے دیتا ہوں نا، جی۔
جناب منور خان: جناب سپیکر! بار بار میں یہ پوائنٹ اٹھا رہا ہوں کہ جب آپ کوئی بل لا رہے ہیں تو کم از کم ہمارے پاس تو اس کی کاپی ہونی چاہیئے، اب ہم بیٹھے ہیں بل آ رہے ہیں اور ہمیں کوئی پتہ نہیں ہوتا کہ کس چیز کے بل آ رہے ہیں اور یہ سارے اسی طرح بیٹھے ہیں کہ بل کیا ہے؟ اس کو کم از کم ہم نے پڑھنا ہے، ہم نے دیکھنا ہے، کم از کم بل کی ایک ایک کاپی تو ہمیں دیا کریں۔
جناب سپیکر: یہ آپ کے سسٹم میں موجود ہے۔
جناب منور خان: نہیں، سسٹم تو اپنی جگہ پہ ہے سر، یہ میں لے کر جاؤں گا اور اپنے ساتھ لاؤں گا۔
جناب سپیکر: یہ موبائل میں آپ لے سکتے ہیں۔
جناب منور خان: نہیں سر، کم از کم بل تو روزانہ تو نہیں آتے ہیں نا۔
جناب سپیکر: دیکھیں Introduction میں ویسے بھی ضرورت نہیں ہوتی اور اس کے بعد ضرورت ہوتی ہے۔
جناب منور خان: نہیں سر، مجھے Introduction سے سر، نہیں نہیں۔۔۔۔۔
جناب سپیکر: .This is introduction, this is introduction آئندہ کیلئے کوشش کریں کہ ان کو کاپیاں بھی دیا کریں۔ آئٹم نمبر 9، لاء منسٹر صاحب۔

ترمیمی مسودہ قانون مجریہ 2019 کا متعارف کرایا جانا
(خیبر پختونخوا کوڈ آف کریمینل پروسیجر)

Minister for Law: Thank you, Mr. Speaker, I beg to introduce the Code of Criminal Procedure (Khyber Pakhtunkhwa) (Amendment) Bill, 2019, in the House.
Mr. Speaker: The Bill stands introduced.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا خاصہ دار فورس مجریہ 2019 کا متعارف کرایا جانا

Mr. Speaker: Item No.10, the Minister for Law, to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Khasadar Force Bill, 2019, in the House.
Minister for Law: Sir, I beg to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Khasadar Force Bill, 2019, in the House
Mr. Speaker: The Bill stands introduced.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا لیویز فورس مجریہ 2019 کا متعارف کرایا جانا

Mr. Speaker: Item No.11; the Minister for Law, to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Levis Force Bill, 2019, in the House.
Minister for Law: Sir, I beg to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Levis Force Bill, 2019, in the House.
Mr. Speaker: The Bill stands introduced.

(عصر کی اذان)

جناب سپیکر: بابک صاحب! یہ بل لے لیتے ہیں، پھر اس کے بعد میں آپ کو موقع دے دیتا ہوں۔

جناب سردار حسین: سر، یہ بہت بڑا مسئلہ ہے، نئے اضلاع کے جتنے ممبران آئے ہیں، میں بڑی معذرت کے ساتھ، منسٹر صاحب! آپ مجھے ایک منٹ دے دیں۔

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا خاصہ دار فورس مجریہ 2019 کا زیر غور لایا جانا

Mr.Speaker: The Minister for Law, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Khasadar Force Bill, 2019 may be taken into consideration at once.
Minister for Law: Thank you, Mr. Speaker, I beg to move that Khyber Pakhtunkhwa, Khasadar Force Bill, 2019 may be taken into consideration at once.
Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Khasadar Force Bill, 2019 may be taken into consideration at onc? Those who are in favour of it may say 'Yes', those who are against it may say 'No'.

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, Clauses 1 to 14 of the Bill: Since no amendment has been proposed by any honorable Member in clauses 1 to 14 of the Bill, therefore, the question before the House is that clauses 1 to 14 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes', those who are against it may say 'No'.
Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; clauses 1 to 14 stand part of the Bill. Schedule stands part of the Bill. Preamble and Long Title also stand part of the Bill.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا خاصہ دار فورس مجریہ 2019 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: Passage Stage: Minister for Law, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Khasadar Force Bill, 2019 may be passed?

Minister for Law: Thank you Sir, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Khasadar Force Bill, 2019 may be passed?
Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Khasadar Force Bill, 2019 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes', those who are against it may say 'No'.
Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, the Bill is passed.

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے اراکین احتجاج کر رہے ہیں)

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا لیویز فورس مجریہ 2019 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Item No.14. Consideration Stage: The Minister for Law, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Levis Force Bill, 2019 may be taken into consideration at once.
Minister for Law: Sir, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Levis Force Bill, 2019 may be taken into consideration at once.
Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Levis Force Bill, 2019 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes', those who are against it may say 'No'.
Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, the Bill is passed.

قاعدہ کا معطل کیا جانا

Mr. Speaker: Listen please, in exercise of the powers conferred upon me under the proviso attached to rule 82 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, I hereby suspend the provison of the availability of the copies of the Khyber Pakhtunkhwa, Levis Force Bill, 2019 and allow the Honorable Member-in-charge to move the consideration of the Bill, clause 1 to 15 of the Bill. Since no amendment has been proposed by any honorable Member in clause 1 to 15 of the Bill, therefore question before the House is that clause 1 to 15 may be stands part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes', those who are against it may say 'No'.
Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, clause 1 to 15 may stand part of the Bill, Schedule, Preamble and Long Title also stands part of the Bill.

(Interruption)

جناب سپیکر: آپ قانون سے بالاتر ہیں، You are above the Law, if you are above the Law, then speak, what about the law, I have quoted the law, so nobody is above the law. No one above the law.No, No wrong. Why this wrong. You are remaining the parliamentarian. This is the Law. See rule 82, See rule 82

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا لیویز فورس مجریہ 2019 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: Passage Stage: Minister for Law, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Levis Force Bill, 2019 may be passed?.

Minister for Law: Sir, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa Levis Force Bill, 2019 may be passed?

Mr. Speaker : The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Levis Force Bill, 2019 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes', those who are against it may say 'No'.

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, the Bill is passed.

...(Applauses)...

جناب سردار حسین: جناب سپیکر! اس میں تو ہم Amendment لانا چاہتے تھے لیکن-----

جناب سپیکر: لے آئیں نا، آپ ابھی Amendment لے آئیں، اس کو بھی Consider کر لیں گے ----(شور)----لے آئیں، Amendment پر کوئی حرج نہیں ہے----(شور)----آپ Amendment لے آئیں۔ دیکھیں یا تو اس Rule کو چیلنج کر دیں----(شور)----

Mr. Speaker: As this rule is fraud? You people have passed it. Mean the Members of the Provincial Assembly are fraud? This august House is Fraud ? ….(Voices)..

اب بتائیں، آپ نے پوائنٹ آف آرڈر لینا یا نہیں لینا ہے؟ تشریف رکھیں، میں درانی صاحب کو موقع دیتا ہوں----(شور)----اب تو پاس ہو گیا۔

جناب محمود احمد خان: یہ ظلم ہے۔

جناب سپیکر: آپ بتائیں کہ کیا کرنا چاہیئے؟

Mr. Speaker: The sitting is adjourned for Asar prayer for fifteen minutes.

(اجلاس کی کارروائی نماز عصر کے لئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: جناب اکرم خان درانی صاحب۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر صاحب! آج یہاں پر لیویز اور خاصہ دار کیلئے Bills introduced ہوئے اور ہمیشہ طریقہ کار یہ ہوتا ہے کہ بل آجاتا ہے، پھر اس میں تین دن کا وقفہ ہوتا ہے اور پھر اس میں ممبران اسمبلی اپنی امنڈمنٹس دیتے ہیں، ہم نے پہلی بار دیکھا کہ بل پیش بھی ہوا اور اس کے بعد پھر پاس بھی ہوا، آپ کا جو اختیار ہے، وہ سر بہ چشم پر، آپ اور آپ کی اس اسمبلی کی جو کرسی ہے، وہ بڑی معزز ہے، آپ کا اختیار بھی ہم جانتے ہیں لیکن چونکہ ہمارے وہ ایریا جو صدیوں سے ایک الگ تھلگ زندگی میں رہ چکے ہیں اور ابھی وہ ہمارے سیٹلڈ ایریا کے نظام میں آچکے ہیں، اس کے نئے ممبران اسمبلی بھی یہاں پر آئے ہیں، جو وہاں پر لوگوں کے ساتھ وعدے کئے ہیں، تو ابھی اس میں کیا جلدی تھی؟ کل بھی اجلاس ہے، آپ کا ارادہ تو اس طرح تو نہیں ہے کہ کل کے بعد پھر آپ اجلاس کو ختم کروا رہے ہیں کیونکہ یہ اپوزیشن کا بہت بڑا وسیع ایجنڈا ہے، ابھی تو ہمارے ایجنڈے کے نمبر ون مہنگائی و بیروزگاری پر بحث بھی شروع نہیں ہوئی، تو سپیکر صاحب! اس اسمبلی کا اپنا ایک تقدس ہے اور آپ ہی اس کے نگہبان ہیں، اگر آرڈیننس آج ختم ہو رہا ہے اور یہاں پر ایک مجبوری تھی تو یہ حکومت سوئی ہوئی ہے، آپ اس سے یہ باز پرس نہیں کر سکتے کہ وہ آپ کو ہدایات دیتے ہیں کہ آج Lay کرو اور آج ہی پاس کرو؟ اس سے تو اس اسمبلی کا استحقاق مجروح ہوا ہے، ہمارے جو ادارے ہیں وہ اتنے خوابیدہ ہیں، وہ اتنے نااہل ہیں، وہ اتنے کمزور رہیں کہ ان کو یہ بھی پتہ نہیں کہ یہ قانون سازی کہاں تک ہم کر سکتے ہیں؟ ہمیں تو خوشی تھی کہ آپ آذربائیجان سے بڑے اچھے موڈ میں آئے ہیں اور وہاں پر موسم کو اور لوگوں کو بھی انجوائے کیا اور اس لئے 16 تاریخ سے پہلے آپ نے اجلاس کو بلا لیا لیکن ابھی پتہ چلا کہ یہ تو ایک مجبوری تھی، آرڈیننس ختم ہو رہا تھا اور یہ اس میں سے خلاء تھا، اس خلاء کو پر کرنا تھا، قبائلیوں کے ساتھ جو مذاق کیا گیا، جس طرح ریوڑ کی طرح ان کو باندھ کر کے پہلے ادھر لایا گیا اور جس طریقے سے پھر وہاں پر الیکشنز کروائے گئے، یہاں پر تو سپیکر صاحب! آپ کے اور ہمارے وزیر اعلیٰ نے میرے ممبران جو نئے آئے ہیں، ان کو بڑی تسلی دی کہ آپ کے ساتھ ہم وہ کریں گے، ابھی میرا وہ ایم پی اے جو نیا آیا ہے، جب وہ گھر جائے گا، تو وہاں پر خاصہ دار اس کے گھر کے سامنے دھرنا دیں گے، ابھی جو ہمارے نئے ایم پی ایز گھر جائیں گے، تو لیویز اس کے گھر کے سامنے دھرنا دیں گے کہ آپ اسمبلی میں بیٹھے تھے اور ہمارا فیصلہ ہو رہا تھا، آپ میں اتنی بھی طاقت نہیں تھی، آپ نے اتنا بھی نہیں کیا کہ آپ ہماری بات سمجھاتے اور جناب سپیکر! اس کے بعد اگر ہم آپ

سے پوچھ سکیں کہ امنڈمنٹ کیا لانی ہے؟ تو میرے خیال میں سپیکر صاحب! ہماری اپوزیشن کا تو اپنا ایک انداز ہے، یہاں پر آپ سے اپوزیشن ممبران نے بار بار کوشش کی کہ آپ ان کی بات کو سنیں لیکن اس طرح عجیب سا بلڈوز ہوا کہ سلطان صاحب میرے خیال میں اپنا کام مکمل کر کے چلے بھی گئے ہیں، یہاں پر جب آجاتے ہیں تو ہمیں تسلیاں دیتے ہیں، میٹھی میٹھی باتیں کرتے ہیں اور پھر ادھر سے چلا بھی جاتا ہے، تو جناب سپیکر صاحب! بڑے ادب کے ساتھ، یہ تو ساری ذمہ داری آپ کی چیئر کی ہے اور اس صوبائی اسمبلی کی سب سے زیادہ Responsibility ہے، ذمہ داری ہے کہ آپ ان کو بلاتے کہ مجھ پر اجلاس 16 تاریخ سے پہلے کیوں بلایا ہے، ان لوگوں سے باز پرس کیوں نہیں ہوئی جب آرڈیننس کی معیاد ختم ہو رہی تھی اور اس کو دس دن یا پانچ یا چھ دن بھی پہلے علم نہیں تھا؟ تو میری آپ سے گزارش ہوگی کہ چونکہ یہ بل متنازعہ ہو گیا، ابھی یہ بل یہاں پر آپ کے سامنے پوری اپوزیشن اور فاٹا کے وہ منتخب ممبران جن کا اے این پی کے ساتھ بھی تعلق نہیں ہے، جے یو آئی کے ساتھ بھی تعلق نہیں ہے، جماعت اسلامی کے ساتھ بھی تعلق نہیں ہے، وہ بھی آپ کے سامنے پہنچے، اس ریکارڈ کو درست کرنے کیلئے کہ امنڈمٹ کے بغیر اس کو پاس کرنا، یہ ہمارے ساتھ زیادتی ہے، تو پھر آپ جناب سپیکر صاحب! آپ اپنی زبردستی اختیار پر نظر ثانی کریں، آپ کا اختیار ہمارے لئے احترام کا ہے، یہ اختیار آپ کو اسی اسمبلی کے قواعد اور رولز سے ملا ہے اور اس لئے دیا ہے کہ جب آپ کی عزت ہوگی، آپ کی چیئر کی عزت ہوگی، آپ بااختیار ہوں گے، آپ کی چیئر بااختیار ہوگی، تو اس میں ہمارا تحفظ ہوگا، حقوق کا بھی، ہماری آواز کا بھی اور اپنے عوام تک پہنچانے کیلئے بھی یہی ایک ذریعہ ہے۔ تو ابھی اس کے علاوہ جو کچھ بھی لایا جا رہا ہے، مجھے اس پر بھی خدشات ہیں، کبھی خواتین کے لحاظ سے جو بل لایا جاتا ہے اور کبھی عمر کی حد پہ شادی کا جو بل لایا جاتا ہے یہ ہماری اچھی روایات ہیں، میری آپ سے بھی گزارش ہوگی اور اب یہاں پر میرے خیال میں واحد منسٹر صاحب بیٹھے ہیں اور ایک میرے خیال میں لیاقت خان بھی، دو تین مجھے نظر آ گئے، تو آپ ذرا اس پہ نظر ثانی کریں، چونکہ اپوزیشن کا اس پہ احتجاج ہے، اس میں کیا ہے دو تین دن میں؟ میں نے تو ظفر اعظم کی ڈیوٹی لگائی، میں نے منور خان کی ڈیوٹی لگائی، باقی ساتھیوں کو بھی کہا کہ اس بل کو آج آپ دیکھیں اور اس پر اپنی امنڈمنٹ تیار کر کے جمع کریں، ایک تو یہ ہے کہ جب بھی کوئی بل پیش کرنے کے لئے آتا تھا، تو پہلے کاپیاں بھیجی جاتی تھیں کہ آج فلاں بل پیش ہو رہا ہے، ابھی ہم تو اس کو زیادہ سمجھتے بھی نہیں، میں نے اس بیٹے کو بلایا، میں نے کہا کہ بیٹا آجاؤ تھوڑی سی میری مدد کرو، اس میں کچھ چیزیں میں نہیں ڈھونڈ سکتا، تو آخری بار میری آپ سے التجا ہے کہ اس بل کو

متنازعہ بنانے اور یہاں پر اس اسمبلی کو خوش اسلوبی سے چلانے کیلئے ہمیں آپ کی رولنگ کی ضرورت ہے کہ آپ ہمیں ان سب پہ ٹائم دے دیں کہ ہم تیاری کریں اور کل ہم اس قابل ہوں گے کہ وہاں پر میرا جو نیا ایم پی اے آیا ہے، ابھی خاصہ دار صرف اس ایریا میں نہیں ہیں، ہمارے ایف آر پشاور سے لیکر جس میں ایف آر پشاور ہے، جس میں ایف آر کوہاٹ ہے، جس میں ایف آر بنوں ہے، جس میں ایف آر ڈی آئی خان ہے، لکی مروت ہے، یہ سارے لیویز جو ہیں اس کا حصہ ہیں، تو اس کیلئے جب نئی کوئی چیز لا رہے ہیں تو وہ ہمارے علم میں ہونی چاہیئے۔ آپ کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں کہ بڑا ٹائم بھی دیا اور میری باتیں بھی سن لیں اور مجھے تو آپ کے انداز سے اس طرح لگتا ہے کہ آپ کچھ نظر ثانی کریں گے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: جی، بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: شکریہ جناب سپیکر! بل پیش ہونے، Consideration stage پہ آنے اور پھر Passage stage پہ آنے، آج تو ہم نے بڑا محسوس کیا جناب سپیکر! اور ہماری تو ہمیشہ سے آپ کی کرسی کے حوالے سے توقعات وابستہ ہیں اور پھر آپ کا اختیار بھی ہے، ظاہر ہے جناب سپیکر! رولز میں آپ کو یہ اختیار دیا ہے اور اس میں ہمیں کوئی شک بھی نہیں ہے اور نہ ہمیں کوئی اختلاف ہے، اگر ہمیں اختلاف ہے تو اس اختیار کو استعمال کرنے سے ہے جناب سپیکر! اور جناب سپیکر، آپ کسٹوڈین ہیں اور یہاں پہ لیجسلیشن کا ایک طریقہ موجود ہے، میں نہیں سمجھتا کہ یہ لیجسلیشن کا کونسا طریقہ ہے کہ Hurry میں Minister concerned نے ایک موشن دو دفعہ Present کی، پیش کی؟ جناب سپیکر! حکومت کو تو جلدی شاید ہو گی یا شاید نہیں ہو گی، اس پہ ظاہر ہے بات ہو سکتی ہے لیکن آج میں نے جو محسوس کیا، وہ یہ کہ جناب سپیکر، بڑی معذرت کے ساتھ، آپ کو بڑی جلدی تھی، مجھے اس چیز پر بڑی معذرت کے ساتھ اعتراض رہا ہے اور میں نے بار بار ریکویسٹ بھی کی کہ آپ مجھے موقع دیں، نئے اضلاع کے جتنے بھی پی ٹی آئی کے ممبران ہیں، جماعت اسلامی کے ہیں، جمعیت کے ہیں، اے این پی کے ہیں، آزاد ہمارے بلوچستان عوامی پارٹی (BAP) اس کے جو ممبران ہیں، میرا خیال نہیں کہ ان کو بھی سمجھ آئی ہو کہ یہ بل کیا ہے اور آج ہم نے کیا لیجسلیشن کی؟ تو ہونا تو یہ چاہیئے تھا جب میں اٹھا تو میں Consideration stage پہ وزیر قانون سے ڈیمانڈ کرنا چاہ رہا تھا کہ وہ ہاؤس کو Inform کریں، ہم نے تو یہ دیکھا ہے اور ہم نے تو یہ سنا ہے کہ وزیراعظم صاحب جب یہاں آئے تو انہوں نے خاصہ دار اور لیویز کی پولیس میں انضمام کا اعلان کیا ہے، بعد میں پھر نئے اضلاع کے ایک جرگہ نے وزیراعلیٰ کے ساتھ ملاقات کی اور وزیراعلیٰ نے اسی وعدے کو دہرایا کہ یہ جو لیویز

اور خاصہ دار ہیں، یہ پولیس میں ضم ہوں گے لیکن ابھی ہم دیکھ رہے ہیں، یہ تو ریکارڈ پر ہے، میں نہیں سمجھتا کہ نئے اضلاع کے کن کن ممبران نے اس بل کی مخالفت کی لیکن حمایت میں جو لوگ آئے، ظاہر ہے کل یہ لوگ جب اپنے حلقوں میں واپس جائیں گے، پی ٹی آئی سے ان کا تعلق ہو یا کسی بھی جماعت سے ہو، تو وہاں کے عوام ان سے مطالبہ کریں گے کہ وعدہ تو ہمارے ساتھ انضمام کا ہوا ہے لیکن آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ نوشہرہ میں ڈی پی او ہو گا اور وہاں ڈپٹی ڈائریکٹر جنرل ہو گا اور ڈی جی ہو گا، یہاں پر ڈی آئی جی ہو گا، وہاں پہ ڈی جی ہو گا، تو یہ ایف سی آر کا جو دہرا نظام تھا یا جناب سپیکر! وہاں پہ پاکستان کے آئین قانون لاگو نہیں تھا، تو پچیس ویں آئینی ترمیم کی روسے تو نئے قبائلی اضلاع صوبے میں ضم ہو گئے ہیں، اب وہاں پر انضمام کے بعد بھی دہرا قانون چلے گا، تو میں نہیں سمجھتا ہوں کہ جن ممبران نے اس بل کی مخالفت نہیں کی تو وہ اپنے علاقوں میں کیا جواب دیں گے؟ جناب سپیکر! ہم نے مخالفت اس لئے کی کہ ہم جاننا چاہ رہے تھے کہ اب یہ قانون سازی کا کونسا طریقہ ہے کہ 16 تاریخ کو اجلاس ہے اور کل شام کو سارے ممبران کو میسجز ہوتے ہیں کہ آج آپ سارے حاضر ہو جائیں، اب یہ ڈیکٹیٹر شپ ہے یا مارشل لاء ہے یا یہ جمہوریت ہے؟ یہاں تو ایک طرح سے منتخب اسمبلی ہے، ایک بندہ کے لئے کس طرح ممکن ہے کہ وہ ڈی آئی خان سے، اپر دیر سے اور چترال سے آئے گا کہ شام کو آپ اطلاع کرتے ہو کہ جناب حکومت سو رہی ہے، آرڈیننس آیا ہے، ان کو معلوم ہی نہیں ہے، ان کو کوئی گائیڈ ہی نہیں کر رہا، ان کو کوئی بتا ہی نہیں رہا ہے کہ اس آرڈیننس کا ٹائم کب ختم ہونے جا رہا ہے، الٹی سیدھی بات آ جاتی ہے، سارے ممبران پر آ جاتی ہے جناب سپیکر! وزیر قانون صاحب ہمیں بتائیں کہ آپ کے لیڈر نے، وزیر اعظم نے اور اس صوبے کے چیف ایگزیکٹیو نے نئے قبائلی اضلاع کے لوگوں کے ساتھ وعدہ کیا ہے لیکن آج آپ لوگوں نے ان کے ساتھ دھوکہ کیا، آپ لوگوں نے مذاق کیا، یعنی یہ پھر کس طرح Justify کرو گے؟ خدانخواستہ باقی صوبے سے نئے اضلاع کو ہم مائنس کرتے ہیں تو باقی صوبے میں آپ مجھے بتائیں کہ اس صوبے کی جو پولیس یا جو سیکورٹی فورس ہے، اس میں کونسا دہرا نظام ہے کہ نئے اضلاع کے ساتھ اس طرح کا رویہ آج انضمام کے بعد بھی آپ روا رکھو گے، وہاں کے جو فنڈز ہوں گے، وہ الیکٹیڈ ممبران کے ہاتھوں استعمال نہیں ہوں گے، کل تو سویلین جو ہمارے ملازمین ہیں، ان کے لئے بھی صوبے سے ہٹ کر آپ دوسری لیجسلیشن کریں گے اور ان کے ساتھ یہ رویہ روا رکھیں گے، تو سمجھ نہیں آ رہی ہے کہ یہ چیزیں کس کے کہنے پر ہو رہی ہیں، ڈیویلپمنٹ کے جو فنڈز ہیں، گورنر ہاؤس میں اجلاس ہو رہے ہیں، ان کے لئے کمیٹیاں بن رہی ہیں، کور کمانڈر ممبر ہے بھئی، سیکٹر

کمانڈر ممبر ہے، فلاں ممبر ہے، فلاں ممبر ہے، یہ جو نئے منتخب ممبران ہیں، پھر ان کا کیا کام ہوگا، آیا ترقیاتی کاموں کے لیے، دوسرے قوانین بنانے کے لیے، باقی صوبے میں بھی یہی طریقہ روا رکھا جائے گا یا روا رکھا جارہا ہے یا یہ سوتیلی ماں جیسا سلوک انضمام کے بعد بھی نئے اضلاع کے ساتھ کیا جائے گا؟ تو میں نہیں سمجھتا ہوں کہ حکومت کے Spokes Person کس طرح اس چیز کو Justify کریں گے، کیوں ان کو اتنی جلدی تھی؟ جناب سپیکر! دوبارہ آپ سے ریکویسٹ کروں گا کہ آپ اگر صرف حکومت کو دیکھیں گے، حکومت کی ترجیحات کو دیکھیں گے، حکومت کی مجبوریوں کو دیکھیں گے تو جناب سپیکر! پھر ہم یہ بات کہنے میں حق بجانب ہوں گے کہ ہم آپ کے طریقہ کار پر اعتراض کریں، میں نہیں سمجھتا کہ اس طرح کا طریقہ کسٹوڈین آف دی ہاؤس کو کرنا چاہیئے کہ ان کا جھکاؤ اسی طرح حکومت کی طرف ہو۔ ایک بل یہاں سے پیش ہوا جناب سپیکر! زیر غور لانے کے لئے موشن آئی جناب سپیکر! کیا ہمارا حق نہیں بنتا تھا، میں تو اٹھا، بار بار اٹھا، آج مجھے وہ کام کرنا پڑا جو میں نہیں چاہ رہا تھا کہ اس کو پھاڑوں اور ادھر آکر آپ کے سامنے میں نعرے لگاؤں، یہ میری خواہش نہیں تھی جناب سپیکر! لیکن آپ کے طریقے نے ہمیں مجبور کیا۔ میں دوبارہ یہ ریکویسٹ کروں گا کہ جناب سپیکر! آپ کسٹوڈین ہیں، انہوں نے پیش کی، مجھے حق تھا، سارے ہاؤس کو حق تھا کہ وہ پوچھے، وہ Input ڈالے، وہ ترمیم ڈالے۔ ابھی اگر آپ مجھے موقع دیتے تو میں اس ترمیم کے لئے اٹھا تھا اور اس ترمیم کے لئے کہ اسی حکومت کے وزیر اعظم اور وزیر اعلیٰ نے وعدہ کیا ہے، لہذا لیویز اور خاصہ دار کو ضم کیا جائے، Absorbed کیا جائے، جناب سپیکر! ان کی سروسز کو Consider کیا جائے جو سروس سٹرکچر پولیس ایکٹ 2017 میں اسی صوبے کے لئے آیا ہے، اسی ایکٹ کے تحت ان کو ضم ہونا چاہیئے تھا جناب سپیکر! اب آپ نے ہمیں موقع نہیں دیا تو ہم نئے قبائلی اضلاع کے جتنے بھی لوگ ہیں، ان کو بتانا چاہتے ہیں، ان تمام نئے ممبران کو بتانا چاہتے ہیں کہ آج بڑی معذرت کے ساتھ اسی بل کو پاس کرنے کے لئے سپیکر گردی کا مظاہرہ ہوا اور میرے یہ الفاظ ریکارڈ پر آنے چاہئیں جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر</u>: مجھے تو ایک یہ بات سمجھ نہیں آئی کہ حکومتی بینچز کہتے ہیں کہ آپ کا جھکاؤ اپوزیشن کی طرف ہے اور اپوزیشن کہتی ہے کہ آپ کا جھکاؤ حکومت کی طرف ہے، حالانکہ میری یہ بھرپور کوشش ہوتی ہے کہ میں نیوٹرل رہوں اور میں نے پہلے دن یہاں بیٹھ کر کہا تھا کہ میں اس کتاب کے مطابق چلوں گا، اب میں نے آپ کو Rule پڑھ کر بھی سنایا اور اگر میں نے غلط کیا تو You can

challenge it کہ اس کے مطابق ہے، باقی حکومت جانے اور آپ جانے۔ شوکت یوسفزئی صاحب، آپ کی بات کو ریسپانڈ کر رہے ہیں، شوکت یوسفزئی صاحب۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر! میں بات کروں گی۔

----(مداخلت)-----

جناب سپیکر: ابھی فلور ان کے پاس ہے، آپ تشریف رکھیں، ان کے پاس فلور ہے، ایک ہی بات آپ سارے Repeat کریں گے۔ درانی صاحب نے اتنی ڈیٹیل میں بات کر لی، میرے خیال میں انہوں نے صحیح تفصیلی بات کی اور کوئی بات نہیں چھوڑی ہے، بابک صاحب نے پوری تفصیل کر لی، آپ حاضریاں نہ لگائیں، جواب لیں، میں آپ کو ٹائم نہیں دے رہا، بیٹھیں۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر اطلاعات): سپیکر صاحب! کوئی طریقہ ہوتا ہے، ہم تو آپ سے Genuinely عرض کرتے ہیں اور ہم آپ سے جو گلہ کرتے ہیں وہ Genuinely کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: وہ کہتے ہیں---

وزیر اطلاعات: اپوزیشن لیڈر نے ٹھیک ٹھاک بات کی، اس کے بعد بابک صاحب نے تفصیلی بات کی جو کل اخباروں میں آئے گی اور ایسا ہے جیسا کہ ہم کوئی بولتے ہی نہیں اور نہ جواب دیتے ہیں، تو میرے خیال سے انہوں نے جتنا بولنا تھا وہ سب کچھ میڈیا پر آ چکا ہے، انہوں نے، میرے بھائیوں نے نوٹ کر لیا ہوگا، ان کے جو Grievances ہیں، دیکھیں، پہلی بات یہ ہے کہ جناب سپیکر! یہ آرڈیننس تھا اور یہ آرڈیننس اس لئے تھا کہ یہ فیڈرل فورس تھی، فیڈرل فورسز سے پہلے بات ہوئی ہے کہ جب ان کو صوبائی فورس بنانی ہے تو وہ جو آرڈیننس تھا وہ Lapse ہو رہا تھا، اس لئے آج اس کو مجبوراً ہمیں بل کی صورت میں لانا پڑا اور اس سے یہ ہوا جناب سپیکر! میں اپنے بھائیوں کو بتانا چاہتا ہوں کہ اس سے کیا فائدہ ہوا ہے؟ اس سے فائدہ یہ ہوا کہ یہ پراونشل فورس بن گئی، جب پراونشل فورس بن گئی تو اس کا کمانڈ پولیس کے حوالے کرنا ہے، اس کے بعد اس کو پولیس کے اندر Merge کرنا ہے، تو اگر یہ اس سے اختلاف کرتے ہیں تو یہ ہمیں بتا دیں کہ ہم ان کو پولیس میں کس طرح Merge کریں؟ تو اگر Merged کرنا ہے تو جناب سپیکر! اسی قانون کے تحت یہ Merge کرنا ہوگا، تو جب قانون ہی نہیں تھا تو ہم کیسے Merge کریں گے؟ اس لئے میں یہ ریکویسٹ کروں گا کہ اس میں کوئی غیر چیز نہیں تھی، اس میں ان کو فائدہ ہو رہا ہے اور یہ اس کو پہلی مرتبہ ایک لائن پر لایا گیا، جو چیختے تھے کہ پولیس میں ان کو Merge کیا جائے، تو قانون تھا ہی نہیں،

اب تو قانون آچکا ہے،ان کو اب ان شاءاللہ تعالیٰ فیڈرل فورس سے، پولیس فورس ان کا کمانڈ پولیس کے حوالے ہو جائے گا(مداخلت) ہو گیا ہے، میرے بھائی جب قانون Genuinely, legaly پاس ہوتا ہے تو وہ ہو جاتا ہے لیکن اگر آپ کو تقریر کا شوق ہے تو آپ کریں، آپ کے پاس جتنے الفاظ ہیں، میرے پاس اتنے الفاظ نہیں ہوتے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: بابک صاحب! ایک منٹ آپ بعد میں بات کرلیں،ان کا جواب سن لیں۔

<u>وزیر اطلاعات</u>: لیکن میں Genuine بات کرتا ہوں، دیکھیں، آپ نے جو بات کی بڑی تفصیلی بات کی، آپ نے اشارہ کیا کہ منتخب لوگ آئے ہیں اور فیصلے کہیں اور ہو رہے ہیں، تو میرے خیال سے اشاروں کنایوں میں ہمیں اپنی فورسز کو بدنام نہیں کرنا چاہیئے، ہماری فورسز وہ فورسز ہیں جہاں سے یہ لوگ آئے ہیں اور یہ جو پرامن الیکشنز ہوئے ہیں، یہ انہی فورسز کی بدولت ہوئے ہیں، آج اگر فاٹا کے اضلاع کے اندر امن آچکا ہے تو اس میں ان کا بہت بڑا Role ہے، اس Role کو ہمیں یہاں پر Deny نہیں کرنا چاہیئے بلکہ خراج تحسین پیش کرنا چاہیئے، لوگوں نے اپنی زندگیاں دی ہیں، امن قائم ہو چکا ہے، میں نئے ممبران کو ویلکم کرتا ہوں اور میں امید رکھتا ہوں کہ جتنی اچھی قانون سازی ہو سکتی ہے وہ لائیں اور کریں، یہ ان کا حق بنتا ہے، ہم ان کا ساتھ دیں گے، اس لئے کہ جتنی پسماندگی یا جتنی زیادتیاں قبائلی عوام کے ساتھ ہوئی ہیں یا جتنی قربانیاں قبائلی عوام نے دی ہیں، میرے خیال میں اس کی کوئی مثال نہیں ہے، میں قبائلی عوام کو سلوٹ پیش کرتا ہوں جناب سپیکر! ان کی قربانیوں کی بدولت پاکستان محفوظ رہا، پاکستان کی سرحدیں محفوظ رہیں، آج وہ اس اسمبلی کا حصہ بنے ہیں ان شاءاللہ تعالیٰ ان کی ہر بات سنی جائیگی، وہ کوئی بھی ایسی قانون سازی لے کر آئیں جس سے قبائلی عوام کو فائدہ ہو گا، ان شاءاللہ تعالیٰ حکومت ان کو سپورٹ کرے گی۔ جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر</u>: تھینک یو۔ اکرم درانی صاحب۔

<u>جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف)</u>: جناب سپیکر صاحب! جو باتیں ہمارے محترم شوکت یوسفزئی صاحب نے کیں، یہ یہاں پر جو اس نے حالات پیدا کئے، میں نے کہا کہ آپ کا اختیار ہو گا، آپ نے سپیشل اختیار استعمال کیا، جو روٹین کا نہیں ہے، مجھے آپ یہ بھی بتادیں کہ کونسا ایسا طوفان آیا تھا جس میں آپ کو سپیشل اختیار کا استعمال کرنا پڑا، کیوں یہ حکومت آپ کی کرسی کو بدنام کر رہی ہے؟ آج میں ایک بات کہہ رہا ہوں کہ صوبائی حکومت مکمل طور پر بیٹھ گئی ہے، اس لئے آج بریگیڈیئر ٹانک کا ہسپتال ٹھیک کر رہا

ہے، اخبار کی سرخی ہے کہ ہمارا صوبائی وزیر ہسپتال کو ٹھیک نہیں کر سکتا، ہم چاہتے ہیں کہ اگر وہاں پر لوگوں کو ضرورت ہے تو وہ ٹھیک کرلیں، آج کی اخبار کی سرخی ہے اور چیف جسٹس آف پاکستان کہہ رہا ہے کہ جمہوریت کے لئے خطرے کی گھنٹی بج رہی ہے اور آج چیف جسٹس آف پاکستان کہہ رہا ہے کہ زبان پر تالہ بندی اس ملک کے لیے انتہائی نقصان دہ ہے، کدھر جارہے ہیں یہ؟ (تالیاں) میرا یہاں پر پشاور کا چیف جسٹس کہہ رہا ہے کہ محکمہ تعلیم تباہی کے دہانے پر ہے، چیف جسٹس خیبر پختونخوا، چیف جسٹس آف پاکستان وہ وفاقی حکومت کو تنبیہہ کر رہا ہے کہ خدارا اس ملک سے، عوام سے نہ کھیلیں اور جو اقدامات آپ کر رہے ہیں، جس طریقے سے وہاں پر سیاسی لوگوں کو Arrest کروا رہے ہیں، یہ ملک کے لئے ٹھیک نہیں ہے اور میرے صحافی بھائیوں اور ان لوگوں کی زبان پر جس طرح آپ تالا بندی کر رہے ہیں اور وہاں پر جب میرا صحافی نکلتا ہے تو اخبار کا مالک اس کو اخبار سے نکال دیتا ہے، یہاں پر تو میرے خیال میں پی ٹی آئی کے لئے سب سے زیادہ کام میڈیا نے کیا ہے، جن لوگوں نے پی ٹی آئی کے لئے کام کیا، آج وہ آپ کی شر سے محفوظ نہیں ہیں، آپ کے اختیارات بے جا استعمال کرنے سے، ہم تو یہ نہیں کہہ رہے ہیں کہ آپ کا سپیشل اختیار نہیں ہے، ہم رولز کو جانتے ہیں، ہم اسمبلی چلانا جانتے ہیں کہ آپ کس طریقے سے چلائیں گے، آپ اس سے پوچھیں کہ آپ کو آرڈیننس کا ابھی تک پتہ نہیں تھا، آیا جب آذربائیجان سے آپ کو اور شوکت یوسفزئی صاحب کو بلایا گیا کہ جلدی پہنچو، تاریخ ختم ہو رہی ہے اور وہاں پر کچھ میڈیا پر بھی چیزیں آئی ہیں لیکن وہ بزنس فورم کی تھی، میرے خیال میں آپ لوگ اس میں نہیں تھے، کے پی کے کا بزنس فورم تھا یا پتہ نہیں کوئی اور لیکن ایک عجیب سی ویڈیو چل رہی ہے، جو یہاں سے ہمارے لوگ ادھر گئے ہیں، تو خدارا ہمیں اس عمر میں سبق نہ سکھائیں، مجھے تو شوکت یوسفزئی صاحب سے بڑا پیارا ہے اور سلطان صاحب بھی بڑا پیارا ہے، کم از کم وہ جھوٹی تسلیاں اس عمر میں ہمیں نہ دیں، یہاں پر میرے جو فاٹا کے ممبران، فاٹا میری زبان پر آتا ہے، میرے خیال میں کتنے بیٹھے ہیں، مجھے تو پتہ بھی نہیں ہے، دو چار بیٹھے ہیں، دو ہیں، یہ تو ہمارے تین ہیں یہ تو آپ کے سامنے آگئے (مداخلت) آپ آئے تھے ناں ادھر سپیکر صاحب کے سامنے کہ ہمیں اعتماد میں لے لو، باقی بیچارے پی ٹی آئی کے وہ باہر بھاگ گئے ہیں کہ ہم کوئی ڈسپلن کی خلاف ورزی نہ کریں، وہ ابھی ادھر بیٹھے بھی نہیں، آپ کے فاٹا کے ممبران اتنے خوفزدہ ہیں کہ وہ جب اپنے حلقے میں جائیں گے تو لیویز کو کیا بتائیں گے کہ اس آرڈیننس میں کیا تھا؟ ابھی فاٹا کا کوئی ایک ممبر مجھے بتادے کہ اس آرڈیننس میں کیا ہے؟ مجھے بھی پتہ نہیں ہے، آج جب آپ نے پیش کیا تو یہ اس

لئے تھا کہ ہم اس کو پڑھ لیں،اس کے بعد میں نے اپنے ممبران اسمبلی کی ڈیوٹی لگائی کہ آپ اس میں امنڈمنٹ دے دیں، جو بھی اختلاف ہے، توآپ تو سب کچھ کر سکتے ہیں،آج حکومت نہ چلنے سے فوجی مداخلت ہر ایک ضلع میں اس لئے ہو رہی ہے کہ نظام نہیں چل رہا ہے،وفاقی کابینہ بھی بالکل بے بس ہے، وہاں پر بھی ضرورت پڑ جاتی ہے اور ہماری آرمی کا چیف کہتا ہے کہ معیشت کو ابھی ہم ٹھیک کرینگے اور جب وہاں پر ہمارے وزیر خارجہ بیٹھے ہوتے ہیں تو اس کے ساتھ آئی ایس پی آر کا ہمارا بڑا قابل قدر جنرل بھی بیٹھا ہوا ہوتا ہے،تاریخ میں پہلی بار اور پھر ہمیں میسج دیا جاتا ہے کہ یہ یہ نہیں کر وارہے، ہم کروا رہے ہیں، ان کا تو ہمیں احترام ہے، ہم جانتے ہیں کہ ایک ضرورت ہے،اس ملک کے لیے،ڈیفنس کے لیے،اس ملک کو بچانے کے لئے ہمارا بالکل اپنی آرمی پر اعتماد بھی ہے اور اس کے ساتھ اتفاق بھی ہے لیکن ابھی جو ٹانک میں جس طریقے سے لوگ نکلے ہیں اور صوبائی گورنمنٹ بے بس ہے تو اب وہاں پر بریگیڈیئر صاحب کو مجبوراً ہسپتال جانا پڑا،آج وہاں پر چیف جسٹس کی جو Statement آرہی ہے،اس سے بھی وہ سبق نہیں لے رہے ہیں،تو میرے خیال میں اس طرح قانون سازی آپ کر سکتے ہیں،یہ کہہ رہا ہے کہ اس میں قبائل کے لئے اچھائی ہے، ہم بھی چاہتے ہیں، ہمیں اعتماد میں کیوں نہیں لیتے ہو، ہم پر زبردستی کیوں مسلط کر رہے ہو، ہم آپ کا حصہ ہیں، ہم آپ کے بھائی ہیں، کل آپ ادھر نہیں ہوں گے،ادھر ہوں گے اور یہ ادھر ہوں گے، یہ سسٹم تو اسی طریقے سے چلے گا لیکن خدارا اس سسٹم کو آپ لوگ بچائیں اور بچانے کے لئے یہ ہے کہ یہاں پر ممبران اسمبلی کا احترام ہو،آج میرا عارف خان یہاں پر اٹھتا ہے اور کہتا ہے کی ڈی ایچ او نہ وزیر کی بات مان رہا ہے اور نہ وہ ڈی ایچ او ڈیڈیک چیئرمین کی بات مان رہا ہے اور آج میرے ایم پی ایز کو کوئی گھاس بھی نہیں ڈال رہا ہے، ہم کدھر جائیں گے اگر یہ میرے پی ٹی آئی کے ممبر کا حال ہے تو ہم سے تو آپ نہ پوچھیں کہ میرے ایم پی ایز کا کیا حال ہو گا؟

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو درانی صاحب۔

<u>قائد حزب اختلاف:</u> تو آپ تھوڑا سا سیریس لیں اور آپ اپنی عزت کے لئے،اپنی اسمبلی کی عزت کے لئے اس سے باز پرس کریں کہ آپ کو اتنی کیا جلدی تھی کہ آج لایا بھی اور باقی آپ کا جو اختیار ہے، میں تو ابھی آپ کو ہاتھ جوڑ کے کہتا ہوں کہ جناب سپیکر صاحب،ان روایات کو خراب نہ کریں۔

<u>Mr. Speaerk:</u> Thank you very much.

<u>قائد حزب اختلاف:</u> آپ ان روایات پہ چلیں،آپ ہماری باتوں کو سنیں،پھر وہاں پر میرا ایجوکیشن کا ایڈوائزر اٹھتا ہے کہ سپیکر صاحب،آپ کی وجہ سے میں انکوائری مقرر کرتا ہوں لیکن اپوزیشن کو میں

گھاس بھی نہیں ڈالتا، آج یہاں پر اخبار کی سرخی ہے، آپ دیکھیں کہ اس مشیر کے بارے میں سرخی کیا ہے اور وہ سرخی، وہ خود کہہ رہا ہے کہ سیکرٹری میری بات نہیں مان رہے اور بیوروکریسی میرے کنٹرول میں نہیں ہے، میں اس محکمے کو چھوڑ رہا ہوں اور میں اس کی مدد کے لئے کھڑا تھا کہ ہم اس کو مضبوط کریں اور وہ کہہ رہا ہے کہ یہ اپنی غرض کے لئے کھڑے ہیں۔ شوکت یوسفزئی صاحب صبح اخبارات کا مطالعہ کریں، آپ انفارمیشن کے وزیر ہیں، آپ اپنے وزیر کی کلاس لے لیں کہ آپ کے بارے میں آپ نے باتیں کیں یا کیا کیا ہے؟ آپ سلطان صاحب سے نہ پوچھیں کہ آیا یہ واقعی اخبار میں آئی ہے، یہ بات آج کی سرخی ہے، اگر ایجوکیشن کا یہ حال ہو، میرے ایجوکیشن منسٹر کی بیوروکریسی بات نہیں مان رہی ہے، آرڈر وہ کہہ رہا ہے، بورڈ کے چیئرمینوں کے نام، بورڈ کے چیئرمینوں کے نام زبردستی ڈالے جا رہے ہیں، جن چیئرمینوں نے بورڈ کے لئے اپلائی کیا ہے اور جو ٹاپ پہ تھے ان کو نکالا جا رہا ہے اور اپنی مرضی کے چیئرمینوں کو وہاں پر ڈالا جا رہا ہے، اس کی رپورٹ بھی آپ دیکھ لیں، اگر آپ میری بات پہ یقین نہیں کرتے تو ایجوکیشن کی رپورٹ آپ سپیشل برانچ سے نکالیں، آپ وہاں پر آئی بی کو کہہ دیں، آپ آئی ایس آئی کی رپورٹ دیکھیں کہ وہاں پر کیا ہو رہا ہے؟ میں نے آپ کے گھر میں، شیر اعظم خان بھی تھے، آپ کے وزیر اعلیٰ صاحب کو ساری باتیں بتادیں کہ یہ ہو رہا ہے، میں نے ایک لیٹر سیکرٹری انڈسٹریز کو بھیجا جس پہ ایک آدمی ہے صرف ایمپلائمنٹ ایکسچینج سے اپنے نام کی رجسٹریشن کے لئے قرآن پہ آپ کے سامنے ہاتھ رکھے گا کہ اسی ہزار، پانچ دفعہ مجھ سے بیس بیس ہزار لیا ہے، ایک دفعہ پندرہ، پندرہ ہزار اور بیس، وہ لیٹر میں کل لا کے آپ کو دوں گا، میں نے سیکرٹری کو بھی بھیجا ہے، ٹرانسفرز بھی اسی طرح ہو رہے ہیں، پانچ ہزار دس ہزار پہ، تو ہم تو بڑی عزت اور وقار سے بات کر رہے ہیں، سلطان صاحب، میں نے آپ کو بھی یہ ساری باتیں بتائی ہیں، میں نے ایک ایک بات آپ کو بتائی کہ گورنمنٹ کی طرف سے میرے پاس آتے ہیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: تھینک یو، درانی صاحب۔

<u>قائد حزب اختلاف</u>: میں نے آپ کو ایک ایک بات کی نشاندہی کی ہے، میں اس لئے کہہ رہا ہوں، تو پلیز ہماری اپوزیشن کے ساتھ اس طرح نہ کریں، پھر آپ ہوں گے اور ہم نہیں بیٹھیں گے، تو پھر اس اسمبلی کا حسن کیا ہو گا، ہمیں اس پہ مجبور نہ کریں، خدارا سلطان صاحب، ہمیں اس پہ مجبور نہ کریں کہ ہم یہاں پر آپ کی بات بھی نہ سنیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: تھینک یو جی۔

قائد حزب اختلاف: اس کے لئے آپ کو کوشش کرنی پڑے گی کہ آپ کے جو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ جو ایجنڈا ہے، وہ پورا کروائیں گے اور آپ کیلئے ہم اجلاس چلائیں گے ان شاء اللہ، ویسے درانی صاحب، میں نے یہ جو Rule 82 کو Use کیا، یہ اس سے پہلے بھی ایک دفعہ آپ کے دور میں Use ہوا تھا، ظفر اعظم صاحب، میری طرف دیکھ کے ہنس رہے ہیں، انہوں نے یہ Rule اسمبلی میں پڑھا تھا اور یہ لاء منسٹر تھے، تو یہ سیکنڈ ٹائم Use ہوا ہے۔

قائد حزب اختلاف: وہ کیا بات تھی، آپ کو کچھ یاد ہے۔

جناب سپیکر: بات تو مجھے یاد نہیں ہے لیکن ایسے ہی کوئی چیز ہو گئی تھی، میں نے یہ In lighter mood کہا، جی منسٹر صاحب! ویسے میں نے Lighter mood میں بات کی، میں درانی صاحب کے ساتھ گپ لگا رہا تھا۔

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): سپیکر صاحب! میری ریکویسٹ یہ ہے کہ میں صرف دو منٹ، میں لمبی بات نہیں کر رہا ہوں، چونکہ ہمارے آنریبل اپوزیشن لیڈر نے، بابک صاحب نے اور دیگر اپوزیشن کے رہنماؤں نے کوئی دو تین ایشوز Raise کیے ہیں تو میں صرف اس کو تھوڑا سا کلیئر کرنا چاہ رہا ہوں۔ پہلی بات تو سر، یہ ہے کہ بالکل لیڈر آف اپوزیشن جو کہہ رہے ہیں کہ ہاؤس اپوزیشن کے بغیر نامکمل ہے، میں بالکل ان کے ساتھ اتفاق کرتا ہوں، اس میں تو کوئی دو رائے نہیں ہے، خدانخواستہ اپوزیشن اگر ہاؤس میں نہیں بیٹھے گی، اپوزیشن کے ممبرز ہاؤس میں نہیں بیٹھیں گے تو یہ ہاؤس نامکمل ہوگا، اگر ہم ادھر کوئی قانونی کوئی کارروائی چلا بھی لیں گے تو میرے خیال میں نہ مجھے اچھا لگے گا، نہ ہمارے دیگر منسٹرز کو اور نہ حکومت کو اچھا لگے گا، تو آپ ہمارے اس ہاؤس کا حسن ہیں، اگر آپ ہیں تو آپ ہماری طاقت ہیں اور ہم آپ کی طاقت ہیں، اپوزیشن اور ٹریژری ایک ساتھ چل کے ہی یہ ہاؤس چلا سکتی ہیں اور ہاؤس اگر ٹھیک چلے گا تو صوبے کا نظام ٹھیک ٹھاک چلے گا، یہ بات تو کلیئر ہے سر، دوسری بات یہ ہے کہ جب یہ آرڈیننسز تھے، میں ذرا آج کلیئر کرنا چاہ رہا ہوں، خاصہ دار اور لیویز، بابک صاحب نے ٹھیک ٹھاک پوائنٹس اٹھائے ہیں، میرے خیال میں اس کے اوپر آگے جا کر بحث بھی ہونی چاہیئے، آج اگر ٹائم کم تھا یا نہیں ہوا لیکن آج جو قوانین پاس ہوئے ہیں، یہ دونوں Already آرڈیننس کی شکل میں دو مرتبہ Promulgate ہوئے ہیں اور یہ 12 تاریخ ہے یہ جو آرڈیننسز تھے، آج بھی یہ نافذ تھے، اس میں آج کوئی نئی بات نہیں آئی ہے، نئی بات یہ ہوئی ہے کہ حکومت نے اپنی ایک کمٹمنٹ Show کی ہے کہ قبائلی علاقہ جات ابھی Merged

ہوئے ہیں اور ماشاء اللہ ہمارے ہاؤس میں جو ابھی نئے ممبرز ہمارے ساتھ شامل ہوئے ہیں تو یہ کمٹمنٹ حکومت نے دکھائی ہے سر، چونکہ آئین میں یہ ہے کہ آرڈیننس کی زندگی نوے دن ہوتی ہے، نوے دن کے بعد آرڈیننس ختم ہو جاتا ہے، تو آج تو صوبائی حکومت نے یہ کمٹمنٹ Show کی ہے کہ بل کی شکل میں صوبائی کابینہ سے پاس ہونے کے بعد آج صوبائی اسمبلی میں آیا ہے، ٹھیک ہے میں یہ ایک بات کر رہا ہوں کہ تھوڑی بہت کنفیوژن اس لئے آئی ہے کہ چونکہ آج یہ بل پیش ہوا، آج کے دن یہ بل Considered ہوا، آج کے دن یہ بل پاس ہو کے ایکٹ بن گیا ہے سر، آپ نے جو پندرہ منٹ کی بریک دی تھی تو میڈیا کے بھی بہت سے دوستوں نے مجھ سے پوچھا، کیونکہ ابھی تک انہوں نے اس کو پڑھا نہیں تھا تو میرے خیال میں چونکہ آج پیش ہوا، آج پاس ہوا، تو اپوزیشن کے جو رہنما ہیں، انہوں نے بھی دیکھا نہیں ہوگا۔ اگر اس بل کے اندر آپ دیکھیں، دو تین چیزیں میں بتاتا ہوں پھر میں بیٹھ جاتا ہوں، اس بل میں سب سے اہم بات یہ ہے کہ خاصہ دار اور لیویز کا جو کمانڈ ہے، وہ ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر کو دیا گیا ہے، یعنی کہ پولیس کی Hierarchy میں وہ آ گئے ہیں۔ دوسری اس میں جو اہم بات ہے، پولیس کا جو ڈی آئی جی ہوتا ہے، وہ ان کیلئے ان کا Superior مقرر کر دیا گیا ہے، آئی جی پولیس کو ان کا Overall کمانڈر مقرر کر دیا گیا ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ پولیس کے نیچے آ گئے ہیں سر، جب لیویز آرڈیننس ابھی ایکٹ بن گیا ہے تو لیویز ایکٹ کی جو سیکشن فائیو ہے، اگر وہ پڑھیں گے یا خاصہ دار ایکٹ کا سیکشن سیکس پڑھیں گے، تو اس میں بہت واضح ہے کہ خیبر پختونخوا پولیس ایکٹ 2017 کی جو Powers ہیں، وہ لیویز اور خاصہ دار کو دی گئی ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ پولیس کی Hierarchy میں آ گئے ہی۔ اب کچھ سوالات یہ جنم لے رہے ہیں کہ ان کی یونیفارم الگ ہے، پولیس کی الگ ہے، ان کے جو نام ہیں، یعنی صوبیدار میجر وہاں پہ ڈی ایس پی ہوتا ہے یہاں پہ صوبیدار، یہ کیا ہوگا، ان کی یونیفارم کا کیا ہوگا، ان کا کیڈر کا کیا ہوگا، ان کی تنخواہوں کا کیا ہوگا؟ سر، اسمبلی کے لئے، آپ کے لئے، اپوزیشن کے لئے اور میڈیا کی انفارمیشن کے لئے میں یہ بتانا چاہ رہا ہوں کہ جب ایک ایکٹ نافذ ہو جاتا ہے تو اس کے نیچے اس طرح کی جو ڈیٹیل ہوتی ہے، وہ Rules میں آتی ہیں، Rules ان کے فریم ہو چکے ہیں، میں آپ کو ذمہ داری کے ساتھ بتا رہا ہوں، میں نے اپنے ڈیپارٹمنٹ سے اس کو دیکھا ہوا ہے، وہ Rules frame ہو چکے ہیں، ہم صرف آج انتظار کر رہے تھے کہ یہ ایکٹ آج نافذ ہو جائے تو Rules ان شاء اللہ کیبنٹ نوٹیفائی کر لے گی تو ان کے جو کیڈر کے مسئلے ہیں، ان کے جو پروموشن کے مسئلے ہیں، ان کی جو یونیفارم کے مسئلے ہیں، وہ سارے ان Rules میں آ جائیں گے

لیکن یہ ایکٹ آج پاس کرنا بڑا ضروری تھا۔ آخری بات سر، آخری بات میں یہ کہنے جا رہا ہوں کہ یہ ایسا کوئی قانون نہیں ہے، انسانی قانون میں کوئی یہ نہیں ہوتا کہ اس میں کوئی ترمیم نہیں ہو سکتی ہے، بالکل درانی صاحب کہہ رہے ہیں کہ کیا ایسی بہت زیادہ ضرورت تھی کہ آج اس کو اتنی جلدی کے ساتھ اور ہم نے آپ سے ریکویسٹ کرکے آپ نے یہ Rule آج نافذ کیا ہے، سر، ضرورت یہ تھی کہ آج یہ دونوں آرڈیننسز 12 تاریخ کو Lapse ہو رہے تھے، تو ہمیں ان لوگوں کا خیال رکھنا ہے، ٹھیک ہے آپ ہمارے اوپر جو بھی الزام لگائیں کہ آپ Competent نہیں ہیں، آپ نے پہلے کیوں اس کو پاس نہیں کیا، آپ نے کیوں انتظار کیا کہ یہ Lapse ہو رہے تھے؟ محرم کی چھٹیاں تھیں سر، اور ہم نے ان لوگوں کو جو قبائلی میرے آنریبل ممبرز بیٹھے ہیں، آپ کے تو اضلاع کے لوگ ہیں، تو ہم نے آج اس لئے یہ کیا کہ ہمارے اوپر کوئی الزام نہ آئے، اس پر ہم ادھر دس دن ڈیبیٹ کریں گے لیکن وہاں پر جو لوگ ہیں، ان سے قانونی کور ہٹ جائے گی، تو یہ تو ان لوگوں کے ساتھ زیادتی تھی۔ تو میری ریکویسٹ یہ ہے کہ ہم آج انکو ایمرجنسی یا Urgently اس لئے لائے ہیں اور ہم نے اس کو پاس کروائے ہیں۔ ترمیم کی بات میں کر رہا تھا جو بھی اپوزیشن، جو بھی یہاں پر ممبر بیٹھے ہیں، میں آپ کو کھلا ایک آفر کر رہا ہوں، آپ اس ایکٹ کو آج جا کے پڑھ لیں، دیکھ لیں، اگر آپ کو اس میں کوئی کمی نظر آئے تو میں آپ سے کمٹمنٹ کرتا ہوں کہ آپ اس میں امنڈمنٹ لے آئیں، یہاں پر اس اسمبلی میں ہم بیٹھ کے اس پر ڈیبیٹ کر لیں گے اور زیادہ تر امنڈمنٹس جو لاتے ہیں وہ صلاح الدین صاحب، عنایت صاحب لاتے ہیں تو جو اچھی امنڈمنٹ ہوتی ہے، اس کو ہم شامل کر لیتے ہیں لیکن خدارا میری ریکویسٹ یہی ہے سر، کہ ان لوگوں کے Future کا سوال تھا، ان سے Legal cover ہٹ رہا تھا، ان کے روزگار کا بھی سوال تھا، ان کے Future کا سوال تھا، آج ہم نے اس لئے پاس کئے ہیں۔ اب وہ پولیس کے کمانڈ کے نیچے آگئے ہیں، Rules ایک دو دن میں نوٹیفائی ہو جائیں گے، میرے خیال میں آج اس کو ہمیں Celebrate کرنا چاہیئے، آج ہمیں ایک دوسرے کو مبارک باد دینی چاہیئے کہ وہ وعدہ جس پر ہم نے ایک سال محنت کی ہے سر، بہت محنت کی ہے جناب سپیکر، یہاں اسمبلی میں پہلے قبائلی اضلاع کے بارے میں یہ ڈیبیٹ ہو رہی تھی کہ کس طرح یہ قبائلی اضلاع ضم ہوں گے؟ کس طرح یہ ڈیپارٹمنٹس ضم ہوں گے، ہم نے سارے ڈیپارٹمنٹس کو بھی ضم کر لئے ہیں، صوبے میں بھی شامل ہو گئے ہیں، آنریبل ممبرز بھی اس اسمبلی تک پہنچ گئے ہیں اور آج یہ وعدہ بھی پاکستان تحریک انصاف کی حکومت نے پورا کر دیا کہ ہم نے خاصہ دار اور لیویز کو پولیس کے نیچے اور پولیس کی

Hierarchy میں لے آئے ہیں اور آج جو ایکٹ پاس ہو گیا ہے، میرے خیال میں آج ہم ایک دوسرے کو مبارک باد دیتے ہیں کہ ہم نے صوبے کے لئے ایک اچھا کام کیا ہے۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ سردار رنجیت سنگھ صاحب کا بڑا اہم پوائنٹ آف آرڈر ہے، That is very very important سردار رنجیت سنگھ صاحب کا مائیک کھولیں (مداخلت) پھر دے دیتا ہوں، آپ کو بھی ٹائم دوں گا، میں نے تو ابھی تک کسی کو ٹائم نہیں دیا، آپ کو دوں گا، یہ بڑا اہم پوائنٹ ہے۔

رسمی کارروائی

سردار رنجیت سنگھ: شکریہ جناب سپیکر! میں آپ کا بہت مشکور ہوں، میں نے آپ سے ریکویسٹ بھی کی کہ مجھے پوائنٹ آف آرڈر دیا جائے اور آپ نے اسی ٹائم یقین دہانی کرائی اور میں آپ کا ایک دفعہ پھر سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جناب سپیکر! کل سے لے کر ابھی تک سوشل میڈیا پر ایک خبر گاہے بگاہے چل رہی ہے اور اس کو میڈیا بہت زیادہ کوریج بھی دے رہا ہے، بلدیو، بلدیو، بلدیو، بلدیو کا ہر طرف ذکر جاری ہے، میں تو اس کو نہ کمار اور نہ سنگھ، کسی نام کے ساتھ نہیں لینا چاہوں گا کیونکہ بلدیو کو اگر میں کمار کہتا ہوں تو وہ میری ہندوؑ کمیونٹی کے اوپر ایک دھبہ بنتا ہے اور اگر میں سنگھ کہتا ہوں تو وہ میری سکھ کمیونٹی کے لئے ایک دھبہ بن جاتا ہے، اس لئے میں صرف اس کو بلدیو یا ملک دشمن کے نام سے ہی مخاطب کروں گا۔ جناب سپیکر! بلدیو کمار نے ہندوستان جا کر ایک سیاسی پناہ لینے کے لئے بہت سارے پروپیگنڈے کئے اور خاص طور پر انہوں نے وہاں ایک بیان دیا کہ پاکستان میں بسنے والی ینارٹیز Safe نہیں ہیں، وہاں پر انہیں مذہبی آزادی حاصل نہیں ہے جو کہ میرے خیال میں یہاں میڈیا بھی ہے اور دیکھ رہا ہے اور پوری دنیا ہمیں دیکھ رہی ہے کہ ہمیں اس پاکستان کے اندر کتنی مذہبی آزادی حاصل ہے، اگر ہمیں مذہبی آزادی حاصل نہ ہوتی تو کیا آج ہم اس اسمبلی کا حصہ ہوتے، میرا تعلق جمعیت علماء اسلام سے ہے (تالیاں) میں جمعیت علماء اسلام کا ایک ورکر رہا ہوں، میں نے ایک عرصہ ان کے ساتھ کام کیا، ایسی پارٹی جس میں تمام مولانا حضرات ہیں، میں سب سے پہلے ذکر اس لئے کر رہا ہوں جس میں تمام مولانا حضرات ہیں جن کے لئے شاید کہیں کہیں ایک نیگیٹیو پیغام چلا جاتا ہے کہ یار یہاں پر Force conversion ہے، انہیں Convert کیا جاتا ہے، ایک عرصہ گزر گیا ہے مجھے مولانا فضل الرحمن صاحب کی پارٹی میں، آج تک کسی ایک بندے نے تبلیغ نہیں کی کہ رنجیت سنگھ اب ہماری طرف آ جاؤ، جناب سپیکر، ہم پڑھتے رہے ہیں، ہم گورنمنٹ سکولوں میں پڑھے ہیں، ہم نے اسلامیات پڑھی ہے، ہم نے عربی پڑھی ہے، میرا بھائی ٹیچر ہے، گورنمنٹ سروس کر رہے

ہیں، اس وقت وہ بچوں کو پڑھاتے ہیں، ہم نے ان کو چھ کلمے سکھائے ہیں، جب خود سیکھے ہیں، تب ہم نے ان کو بھی سکھائے ہیں، آج تک ہمیں اس ملک کے اندر کسی قسم کی کوئی ممانعت نہیں آئی، انہوں نے کہا کہ ہندو، کرسچین اور سکھ جتنے بھی لوگ ہیں، انہیں آزادی نہیں دی جاتی۔ میں خاص طور پہ ہندوستان کو یہ بتا دینا چاہتا ہوں، ہمارے یہاں پہ گوردوارے آزاد ہیں، ہم صبح شام اپنی نماز پڑھتے ہیں، اپنے گوردوارے جاتے ہیں، عبادت کرتے ہیں، یہاں پر ہمارے مندر کھلے ہیں، یہاں پر ہمارے Churches safe ہیں، کھلے ہیں، کسی کے اوپر کسی قسم کی کوئی بھی پابندی نہیں ہے، بلدیو کمار یہاں سے اٹھتا ہے اور جا کے میری تمام کمیونٹی، میرے تمام پاکستانیوں کی دل آزاری کرتا ہے، مجھے تو ایسا لگتا ہے کہ ہندوستان یا کوئی اور ملک ایسا کہا کرتے تھے کہ پاکستان میں فلاں دہشت گردی ہے، یہاں دہشت گرد ہیں، مجھے تو آج ہندوستان قاتلوں کی پناہ گاہ لگ رہا ہے کہ ہندوستان وہاں پہ قاتلوں کو پناہ دے رہا ہے جبکہ وہ بہت اچھے طریقے سے جانتے ہیں کہ بلدیو کمار اس اسمبلی کے ممبر کا قاتل تھا، اس اسمبلی کے لوگوں نے، اس گورنمنٹ کے لوگوں نے ان کو یہاں پہ جوتیاں بھی ماری ہیں اور میں ان کو بھی سلام پیش کرتا ہوں جنہوں نے اسے جوتیاں ماری ہیں، میں آپ کو کہتا ہوں کہ وہ تھا ہی جوتوں کے قابل، اس کو جوتے مارنے ہی چاہیئے تھے اور اس ملک سے بھی ہم نے اسے جوتی مار دی ہے، اگر آج وہ اس غلط فہمی کا شکار ہے کہ ہندوستان میں اسے سیاسی پناہ مل جائے گی، یاد رکھیں بلدیو کمار اور مودی سرکاری بھی کہ جس دھرتی ماں میں وہ پیدا ہوا، چالیس پچاس سال جتنی بھی اس کی عمر ہوگی جہاں اس نے کھایا پیا، جس جگہ وہ رہ گئے ہیں، اسے کوئی خطرہ لاحق نہیں ہوا، اب وہ ہندوستان جا کے بول رہا ہے کہ پاکستان کے جو عوام ہیں، پاکستان کی جو مینارٹیز ہیں، ان کے لئے خطرہ ہیں، جناب سپیکر! وہ کیسا شخص، وہ کیسی حکومت جو اس کو وہ پناہ دینے کی سوچ رہی ہے، جس ماں سے وہ پیدا ہوا، اس ماں کو چھوڑ گیا، جو اس کی بہن تھی جس سے وہ راکھی بنواتا رہا، اس کو وہ چھوڑ گیا، جو اس کے ساتھ جو کھڑا ہوا جو اس کا بھائی تھا، اس کو وہ چھوڑ گیا، جو شخص اس وقت اپنی ماں، بہن، بیٹی کسی کا نہیں بنا، وہ اس ہندوستانی مودی کا کیا بنے گا، وہ اس ہندوستان کے لوگوں کی کیا آواز بنے گا؟ وہ وہاں پہ جا کے ہمارے لئے بولتا ہے، ہماری پاکستان کی مینارٹیز کے لئے بولتا ہے کہ میں ان کی آواز بننے آیا ہوں، اس بیوقوف شخص کو یہ نہیں پتہ کہ آپ مینارٹیز کے حقوق کی بات کرتے ہو اور مودی سرکار کے پاس کرتے ہو جو وہاں پہ ہمارے رہنے والے کشمیری بھائی، وہ بھی ایک طرح کی آج کل مینارٹیز ہی ہیں، اگر آپ کو اتنا شوق ہے بلدیو صاحب کہ آپ وہاں پہ حق کیلئے لڑنا چاہتے ہیں، سردار رنجیت سنگھ اسے یہ مشورہ دیتا ہے، کشمیر کے بھائیوں

کے لئے لڑو، وہ مظلوم ہیں، ان کے اوپر ظلم ہو رہا ہے، آپ ان کی آواز بنیں وہاں پر (تالیاں) یہاں پر ہم جتنی بھی ینارٹیز ہیں، خوشحال ہیں، ہمیں کوئی تکلیف نہیں ہیں، اگر آزادی کی بات کرتا ہے اور مذہبی آزادی کی بات کرتا ہے تو بھارت میں بسنے والی تمام ینارٹیز کو آزادی وہاں پہ دلوانے کی کوشش کریں، اس ملک کے اندر جہاں پہ ایک مسلمان بھائی کو جئے شیری رام نہ بولنے پر تشدد کا نشانہ بنایا جاتا ہے، وہاں جاکے اس کو بولے کہ یار اسے حق حاصل نہیں ہے۔ جناب سپیکر! میں اس پارلیمنٹ کا حصہ ہوں، میں یہاں سے ایک واضح پیغام جاری کرتا ہوں کہ ہمارے پاکستان میں تمام بسنے والی جتنی بھی ینارٹیز ہیں، چاہے وہ کیلاش سے ہیں، چاہے وہ بھائی کمیونٹی سے ہیں، چاہے وہ ہمارے مسیح بھائی ہیں، چاہے وہ ہماری ہندو کمیونٹی ہے، سکھ کمیونٹی ہے، ہم سب یہاں پہ خوش ہیں، دائیں بائیں دیکھنے والے جتنے بھی لوگ ہیں، وہ ہمارے لئے نہ سوچیں، ہم پاکستان میں بہت خوشحال زندگی گزار رہے ہیں۔ بات آگئی، جہاں ملک کے اندر رہتے ہیں تو چھوٹی چھوٹی مشکلات آجاتی ہیں، ہمیں پتہ ہے گھر میں رہتے ہوئے جو ماں باپ ہمیں پیدا کرتے ہیں، وہاں پہ بھی ہمیں مشکلات آجاتی ہیں، اس کا مطلب یہ نہیں کہ ہم گھر سے باغی ہو جائیں، اس لئے خاص طور پہ میں بلدیو سے کہوں گا، اگر میری آواز اس تک پہنچ جائے تو خدارا اپنا یہ گندا منہ لے کے دوبارہ پاکستان آنے کی کوشش بھی نہ کریں، تم آج ہندوستان میں بھی جوتیاں کھاؤ گے، پاکستان سے بھی تم جوتیاں کھاکے گئے ہو، اس لئے دوبارہ پاکستان کا منہ نہ دیکھیں اور ایک دفعہ پھر میں سپیکر صاحب! آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے اس ایوان میں موقع دیا کہ میں اپنا یہ پوائنٹ ان تک پہنچا سکوں۔ بہت شکریہ جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو، لائق خان صاحب، آپ کا پوائنٹ آف آرڈر ہے۔

<u>جناب محمد لائق خان:</u> جناب سپیکر! اچھا ہے کہ وزیر قانون صاحب تشریف فرما ہیں، دو روز قبل تورغر سے ایکسئین سی اینڈ ڈبلیو کو تبدیل کر دیا گیا جس کے صرف چار ماہ گزرے تھے، میرا خیال ہے تبدیلی کے لئے بھی ایک قانون ہے یا تو اس کا Tenure یا اس کے خلاف کوئی ایم این اے، ایم پی اے یا عوامی شکایت ہو تو اس کو تبدیل کیا جاتا ہے یا وہ کوئی کرپشن کرے، ہاں اس نے ایک کرپشن کی، کرپشن اس نے یہ کی کہ سینئیر موسٹ آدمی تھا، چار مہینے کے بعد اس کو تبدیل کیا گیا، اس نے کیا کرپشن کی، وہ یہ کہ جو گزشتہ چھ سالوں میں ایم اینڈ آر کے پیسوں میں ایک پائی بھی میرے تورغر میں نہیں لگی، جب یہ گیا تو اس نے ایم اینڈ آر کے پیسوں سے مجھے نوروڈ کھول کے دیئے جو چھ سال سے بند تھے۔ کمشنر صاحب صوبائی حکومت اور وزیر اعلیٰ کی ہدایت پر وہاں کھلی کچہری میں گئے، تین کھلی کچہریاں کیں اور تین کھلی کچہریوں میں

جناب کمشنر صاحب اور لوگوں نے ان کی تعریف کی کہ ہمارے روڈز چھ سال سے بند تھے، پہلی دفعہ ایم اینڈ آر کے پیسے جاکر اس میں لگے، اب مجھے یہ سمجھ نہیں آرہی ہے کہ ایک آدمی اچھا کام کرے، Senior most بھی ہو، غیر جانبداری سے کام بھی کرے اور اس کو چار مہینے بعد Tenure کے بغیر اس کو تبدیل کر دیا جائے تو شاید یہ وزیر قانون صاحب ہی مجھے بتا سکتے ہیں کہ یہ ظلم، یہ زیادتی کیوں ہوئی؟ شکریہ جی۔

<u>جناب سپیکر</u>: شفیق شیر آفریدی صاحب۔

<u>وزیر قانون</u>: سر، مجھے تھوڑا ایک منٹ دیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: اچھا، لاء منسٹر صاحب۔

<u>وزیر قانون</u>: تھینک یو جناب سپیکر! لائق محمد خان صاحب ہمارے اسمبلی کے بڑے معزز رکن ہیں اور پہلے بھی پارلیمنٹ میں، قومی اسمبلی میں رہ چکے ہیں اور بہت اچھے پارلیمنٹرین بھی ہیں، یہ ابھی انہوں نے جو بات کی اور ان کا جو گلہ ہے کہ وہاں تورغر میں سی اینڈ ڈبلیو کا ایکسئین ٹرانسفر ہوا ہے اور ان کے بارے میں انہوں نے تھوڑا سا گلہ بھی کیا ہے تو آج چونکہ اکبر ایوب صاحب نہیں ہیں تو میں ابھی ان سے بات کرتا ہوں اور میں اکبر ایوب صاحب کو اور ہمارے لائق محمد خان صاحب دونوں کو میں Co-ordinate کر کے بٹھادوں گا اور ابھی اس کی Facts کا مجھے پتہ نہیں ہے، سینیئر ہے، ہو سکتا ہے ان کو کوئی اچھی جگہ دے رہے ہیں یا ان کو کوئی ترقی دے رہے ہیں، ہو سکتا ہے ان کی کسی اور جگہ ضرورت ہو تو جو بھی ہو گا تو سر، لائق محمد خان صاحب کے ساتھ بیٹھ کے، ان شاء اللہ وہ جو بھی باتیں ہوں، ان کو کلیئر کر دیں گے۔

<u>جناب سپیکر</u>: آپ کو ایشورنس دے رہے ہیں۔

<u>وزیر قانون</u>: میری ایشورنس ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: تھینک یو۔ شفیق آفریدی صاحب، دے رہا ہوں، پوائنٹ آف آرڈر، آپ لے لیں اس کے بعد۔

<u>جناب شفیق آفریدی</u>: تھینک یو جناب سپیکر صاحب! سب سے پہلے تو میں رنجیت سنگھ بھائی کا بھی بہت شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں اور میں اس کو Appreciate کرتا ہوں کہ جو باتیں انہوں نے کی ہیں بینارٹی کی حیثیت سے، تو میں اس کا بہت شکر گزار ہوں۔ دوسری بات یہ ہے جناب سپیکر! ابھی ہمارے اسمبلی فلور کے باہر ہمارے خاصہ دار بھائی کھڑے ہیں اور Protest کر رہے ہیں جناب سپیکر! ہمیں اس چیز کا پتہ نہیں ہے کہ جو بل، جو ایکٹ آپ لوگوں نے پاس کیا، ابھی تو ہمیں پتہ بھی نہیں ہے کہ اس میں کیا لکھا ہوا ہے،

اس میں ہمارے لئے کیا Benefits ہیں؟(تالیاں) ابھی تک ہمیں یہ پتہ نہیں ہے، جناب سپیکر! آپ لوگوں کو چاہیئے تھا کہ جس طرح ہم Early stages پہ ہیں، ہم سب جتنے بھی ایکس فاٹا والے Merged districts کے ممبران ہیں، ہمیں Approximately ہفتہ دس دن پہلے ہمارے ساتھ اس کے اوپر بیٹھک کرنا چاہیئے تھی، ہمیں اعتماد میں لینا چاہیئے تھا، ٹھیک ہے میں منسٹر آف لاء سے بھی گزارش کرتا ہوں کہ شاید یہ ہمارے لئے بہتری کے لئے ہو، میں ان کو وہ نہیں کر رہا ہوں کہ میں اس کو وہ کر رہا ہوں لیکن ہمارا یہ حق بنتا تھا سپیکر صاحب! کہ ہمیں یہ اعتماد میں لیتے۔ ابھی ہمارا Fifteen minutes کا جو بریک جو پیریڈ تھا تو ہم سب اکٹھے ہو کر لاء منسٹر کے پیچھے گئے اور ہم نے کہا کہ ہمارے پاس تو ابھی کچھ نہیں ہے، ہم ابھی ان لوگوں کو کیا بتائیں؟ لوگ ہمارے پیچھے آ رہے ہیں کہ باہر ڈسٹرکٹ خاصہ دار فورس کے لوگ آپ لوگوں کے انتظار میں کھڑے ہیں اور ان کیلئے ابھی ہمارے ساتھ جواب نہیں ہے کہ ہم ان کو کیا جواب دیں، کس Behalf پہ ہمیں یہ چیز آپ لوگوں نے دی ہوئی ہے، تو برائے کرم میں زیادہ ٹائم نہیں لوں گا جناب سپیکر صاحب! صرف دو تین چیزوں کے اوپر میں ذرا ڈسکشن کرنا چاہتا ہوں، ایک تو یہ ہے کہ ہمیں یہ پتہ نہیں ہے کہ ہمارے خاصہ دار بھائی پولیس میں Convert ہو گئے ہیں یا نہیں؟ یا ان کی جو پنشن ہے، وہ پولیس والوں کے برابر ہو گئی ہے کہ نہیں؟ اس کے علاوہ میں نے ایک بات اور بھی کی تھی کہ اس میں ہمیں امنڈمنٹ کیلئے موقع دیں گے کہ نہیں کہ وہاں پہ جا کے ہم ایک سوچ پہ ان کے ساتھ بات کریں، ایسا نہ ہو کہ ہماری چیز کے درمیان میں کوئی اور چیز ہو گی تو kindly مہربانی کر لیں سپیکر صاحب، اس پر ذرا نظر ثانی کر لیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> آفریدی صاحب، لاء منسٹر نے آپ سب کو ہاؤس میں ایشورنس دے دی اور انہوں نے آپ کو Explanation دے دی کہ یہ آرڈیننس کی شکل میں پچھلے چھ مہینوں سے نافذ ہے، آج وہ بل کی شکل میں ایکٹ بن گیا، اس میں وہی کچھ ہے اور اب اگر امنڈمنٹ کی کوئی ضرورت ہو تو کسی وقت بھی اسی کے اندر امنڈمنٹ لائی جا سکتی ہے۔ باقی انہوں نے آپ کو یہ بتا دیا کہ یہ پولیس میں ہو گئے ہیں، انچارج ڈی پی او ہو گا، ساری چیزیں اس میں آ گئی ہیں لیکن کسی بھی وقت آپ لوگ امنڈمنٹ لا سکتے ہیں، اس لئے اس میں کوئی رکاوٹ، کوئی حرج کی بات نہیں ہے ان شاء اللہ اور یہ کل سے ویب سائٹ پہ لگا ہو گا، تو ذرا سب سے میری گزارش ہے کہ یا تو ہم اس Desktop کو اتار دیں اور یہ سسٹم ختم کر دیں کیونکہ اب ڈبل سسٹمز چل رہے ہیں، اس میں موجود ہوتا ہے One day before you can check

it، نصیر اللہ خان صاحب (مداخلت) میں کر رہا ہوں، میں باری باری ٹائم دے رہا ہوں، نصر اللہ، جن کی چٹھی میرے پاس پڑی ہے، میں دے رہا ہوں، نصیر اللہ صاحب، سوری سوری۔

جناب نصیر اللہ خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ تھینک یو، سپیکر صاحب! بڑی دیر کے بعد مجھے موقع ملا۔ لیکن موقع ملا، سب سے پہلے تو میں یہ کلئیر کرنا چاہتا ہوں کہ میرا نام نصیر اللہ خان ہے، میرے والد صاحب کا نام نصر اللہ خان ہیں، تو ذرا پلیز نیکسٹ ٹائم پہ یاد رکھیئے سر۔

جناب سپیکر: میرے والد صاحب کا نام بھی غنی صاحب ہیں لیکن سارے لوگ مجھے غنی کہتے ہیں، میں کیا کروں (قہقہہ) میں کہتا ہوں۔۔۔۔

جناب نصیر اللہ خان: سر، آپ غنی ہیں ماشاء اللہ۔ پہلے تو سر، میں حکومت کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کیونکہ میں آج ایک چینج محسوس کر رہا ہوں، ان خاصہ داروں کی فیمیلیز کے لئے، ان کی Jobs انہوں نے ابھی ماشاء اللہ، ان کو پولیس میں Merged کر دیئے گئے (تالیاں) شفیق شیر صاحب نے وہ ساری باتیں تب کیں جبکہ ہمارے منسٹر صاحب نے بھی سارا بیان کر دیا، دیکھیں گے سر، دیکھیں گے، آگے دیکھتے رہیں گے۔

(قطعی کلامیاں)

Mr. Speaker: No cross talk, please; no cross talk, no cross talk please. جب ایک ممبر بات کر رہا ہوں تو سارے ممبر۔۔۔۔

جناب نصیر اللہ خان: سر، پوائنٹ آف آرڈر پہ آتے ہیں، ہم سے سارے ناراض ہو جائیں گے۔ سر، بات یہ ہے کہ کل تقریباً دن گیارہ بارہ بجے کے ٹائم پر ایکس ایم این اے مولانا نور محمد صاحب کے بیٹے ڈاکٹر نور خنان وزیر کو ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال جہاں پہ ٹی بی ہاسپٹل بھی ہے، جہاں پہ گورنمنٹ ڈگری کالج بھی ہے، جہاں پہ اس لائن میں موسیٰ نیکہ سکول بھی ہے، وہاں سے دن دیہاڑے انہیں اغواء کیا گیا اور ابھی تک اس کا پتہ نہیں چلا۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں سر، کہ ہماری جو لوکل ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن ہے، پولیس ہے، ایف سی ہے، آرمی ہے، سب ماشاء اللہ کل رات سے بہت محنت کر رہے ہیں لیکن سر، بات یہ ہے کہ اگر لوکل ڈاکٹر جو وہاں پہ رہائش پذیر ہے، جو وہاں پہ Already رہتا ہے، اگر وہاں پہ لوکل ڈاکٹر بھی Safe and Secured نہیں ہے تو ہم لوگ اپنے ہسپتال کو بہتر کرنے کیلئے ایسے حالات میں نئے ڈاکٹرز کس طرح لیکر آئیں گے؟ میری یہ ریکویسٹ ہے کہ جتنے بھی ادارے ہیں، چاہے وہ ہسپتال ہو، چاہے وہ سکول کالج ہو، جس طریقے سے خیبر پختونخوا میں ان کی سیکورٹی کے لئے پولیس تعینات ہوئی ہے، تو ہر ادارے

کے اوپر ہمیں پولیس تعینات کرنی چاہیئے اور افسوس کی بات یہ ہے کہ وانا بازار ایک بہت ہی زیادہ آباد بازار ہے اور وہاں سے بندہ اٹھا کے Within few hours وہ پورے علاقے میں سے غائب ہوا ہے، تو سر، اس کے اوپر نوٹس لینا چاہیئے کیونکہ ہمارا جو سیکورٹی سسٹم ہے، وہ ہمارے سیکورٹی کے خاصہ دار بھی ناراض ہیں، لیویز بھی ناراض ہے، پولیس بھی وہاں پر اتنی زیادہ نہیں ہے، تو ان حالات کو دیکھ کر میں یہ کہتا ہوں کہ سر، ایک ڈائریکٹ آرڈر ہونا چاہیئے کہ ہر ادارے پہ پولیس تعینات ہو جائے کیونکہ اگر ہم اپنے ڈاکٹرز کو محفوظ یا ان کے تحفظ کیلئے کچھ نہیں کر سکتے، ہم اپنے ٹیچرز کے تحفظ کیلئے کچھ نہیں کر سکتے، وہ علاقہ آج تک 'علاقہ غیر' سمجھا جاتا تھا لیکن آج وہ 'علاقہ غیر' نہیں ہے، میں چاہتا ہوں کہ جی ہمارے بازار کو Secure بنایا جائے۔

<u>Mr. Speaker:</u> Law Minister, to respond please, it is very important, آپ شوکت یوسفزئی صاحب، ان کا پوائنٹ جو ہے۔

<u>جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر اطلاعات):</u> جی سر، پہلی بات تو یہ ہے جنہوں نے ڈاکٹر کے اغواء کی بات کی، بالکل اس کی تفتیش شروع ہے اور Already ناکہ بندیاں بھی ہو چکی ہیں، اس کی تلاش جاری ہے کیونکہ یہ علاقہ تو کافی عرصہ تک جس طریقے سے رہا ہے لیکن اب تو کافی امن آ چکا ہے، کوششیں ہو رہی ہیں، Police extand ہو چکی ہے، ان کے خاصہ دار، ان کی لیویز ماشاء اللہ بڑا اچھا کام کر رہے ہیں۔ جناب سپیکر! اغواء ایسی چیز ہے کہ آپ کو بھی پتہ ہے کہ سیٹلڈ ایریا سے بھی ہوتے رہے ہیں، کافی زیادہ ہوتے رہے ہیں، اب تو کافی تقریباً ختم ہو رہے ہیں، ان شاء اللہ یقین دلاتے ہیں کیونکہ اس ایشو پر میری ابھی سیکرٹری ہوم صاحب سے بھی بات ہوئی جب انہوں نے یہ ایشو اٹھایا تو میں نے ان سے بات کی اور انہوں نے یقین دلایا کہ کافی Systematic طریقے سے، جس طرح کا وہاں ایریا ہے، اس پورے ایریا کو Cordon off کر دیا گیا ہے، وہاں پر تلاشیاں ہو رہی ہیں، تو ان شاء اللہ جلدی ان کو برآمد کر لیا جائے گا۔

<u>Mr. Speaker:</u> ان شاء اللہ Ms. Asia Khattak Sahiba, please mover your resolution.

قاعدہ کا معطل کیا جانا

<u>Ms. Asia Khattak:</u> Thank you, Speaker Sahib. Rule 124 may be suspended under rule 240 and I may be allowed to move a resolution.

Mr. Speaker: Rule 124 may be suspended under rule 240 to allow the Member, to move the resolution. Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The'Ayes' have it, rule suspended.Ji, Khattak Sahiba.

محترمہ آسیہ صالح خٹک: یہ جوائنٹ قرار دادیں ہے، جسے میں آسیہ صالح خٹک، جناب محمود جان صاحب، ڈپٹی سپیکر، جناب کامران خان بنگش، سپیشل اسسٹنٹ برائے وزیر اعلیٰ، محترمہ آسیہ اسد صاحبہ اور محترمہ عائشہ نعیم صاحبہ نے سائن کی ہے۔

ہر گاہ کہ انسانی حقوق کیلئے کام کرنے والی تنظیمیں اور افراد اجتماعی اور انفرادی طور پر آئین پاکستان میں دیئے گئے بنیادی حقوق، آزادی، انسانی حقوق کو یقینی بنانے کے حوالے سے اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ اقوام متحدہ کے اعلامیہ برائے قانون انسانی حقوق کے کارکنان کو آرٹیکل ون کے مطابق ہر شخص کو انفرادی اور اجتماعی طور پر یہ حق حاصل ہے کہ وہ کیلے یا دوسرے کے ساتھ مل کر انسانی حقوق کی صورت حال اور بنیادی حقوق کو صوبائی، ملکی اور عالمی طور پر بہتر بنا سکے، خیبر پختونخوا اسمبلی انسانی حقوق کیلئے کام کرنے والے افراد اور تنظیموں بشمول وکلاء، اساتذہ اور صحافیوں کے کام کی قدر کرتی ہے، خیبر پختونخوا حکومت اس عزم کا اعادہ کرتی ہے کہ پاکستانی شہری کی بنیادی حقوق کی حفاظت کی جائے گی۔ لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ انسانی حقوق کے کارکنان کی حفاظت کے حوالے سے قانون سازی کی جائے جس کا وعدہ حکومت خیبر پختونخوا کی انسانی حقوق کی پالیسی 2018 میں کیا گیا تھا۔ تھینک یو۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution, moved by the honourable MPA, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, the resolution is passed.

جناب بہادر خان: جناب سپیکر! میری بھی ایک قرار داد ہے۔

جناب سپیکر: ایک منٹ صبر، قرار داد ہے آپ کی؟

جناب بہادر خان: جی۔

جناب سپیکر: چلیں پیش کریں Rule relaxed ہے، آپ پیش کر لیں، ذرا ریزولیوشن دکھا دیں، ایک منٹ ادھر دیں، بھیج دیں ذرا ایک منٹ کیلئے، ادھر کاپی لے آؤ ناں۔

جناب بہادر خان: پہلے سے جمع ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، کریں۔

جناب بہادر خان: جناب سپیکر!

"ہر گاہ کہ دیر لوئر میں جندول گریڈ سٹیشن منظور ہو چکا ہے اور زمین کی خریداری کیلئے فنڈز جاری ہونے کے بعد زمین بھی خریدی گئی لیکن مذکورہ گریڈ سٹیشن پر تاحال کام شروع نہیں ہو سکا، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ جندول گریڈ سٹیشن پر جلد سے جلد کام شروع کیا جائے۔ جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: موشن ہو گئی، پاس کرتے ہیں۔

The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, the resolution is passed.

حافظ عصام الدین کی، عائشہ بانو کی بھی ریزولیوشن ہے۔ جی سردار یوسف صاحب، ریزولیوشن کی کاپی ذرا ادھر بھیج دیں ناں۔

سردار محمد یوسف زمان: بس بھیجتے ہیں، ابھی میرے پاس ایک ہی کاپی ہے، دوسری بھیجی ہے، میں نے پہلے بھی جمع کرادی ہے۔ اجازت ہے؟

جناب سپیکر: ایک منٹ آپ دے دیں، ان کی فوٹو کاپی کر کے لے آتے ہیں، پھر آپ کو میں موقع دیتا ہوں، آپ دے دیں، یہ فوٹو کاپی کر کے لے آتا ہے۔

سردار محمد یوسف زمان: آپ یہ دے دیں، اجازت ہے؟

جناب سپیکر: سردار صاحب سے ریزولیوشن لے کر اس کی فوٹو کاپی لے آؤ، سردار صاحب! آپ دو منٹ تشریف رکھیں، میں آپ کو دوبارہ موقع دیتا ہوں، محترمہ عائشہ بانو صاحبہ۔

Ms: Aisha Bano: بہت بہت شکریہ جناب سپیکر۔ It has been noticed that like adults, children also struggle with psychological pressure. Too many commitments, conflict in their families and problems with peers are all stressess that overwhelm children.

It is observed with concern that due to domestic issues, social pressures and due to lack of awareness, children are prone to

use drugs and attempt suicide. Moreover, child abuse incidents are repeatedly reported, and are on the rise in our society.

This house demands that;

1. Schools those are charging Rs.5000 or more fee per month should have a psychologist as a part of the faculty.
2. Whereas schools charging less than Rs.5000 fee should arrange at least one session per week for the students with a psychologist.
3. All colleges should have a psychologist as a part of the faculty.

جناب سپیکر صاحب! سائیکالوجسٹ کی ضرورت کی وجہ یہ بھی بنی کہ بہت سارے بچے اگر آپ نے سنا ہو گا، یونیورسٹی کے لیول میں، کالج کے لیول میں، سکول کے لیول میں پریشر میں آکر Suicide attempt کرلیتے ہیں، Child abuse کے Incidents سیشن بھی بہت ہو رہے ہیں اور ڈرگ کے بڑھتے ہوئے رجحان کی وجہ سے، تو یہ سائیکالوجسٹ Identify کریں گے۔ تھینک یو۔

Mr. Speaker: It’s a very good resolution; I put it before the House. The motion before the House is that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it, the resolution is passed.

یہ سائیکاٹرسٹ کی بہت اچھی ریزولیوشن ہے وہ کالجوں میں اور دوسرے اداروں میں ہوں، تاکہ وہ بچوں کی وہ کرتے رہیں۔ حافظ عصام الدین صاحب۔

حافظ عصام الدین: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر! ٹائم دینے کا شکریہ۔ جناب سپیکر، وزیر قانون صاحب نے امن کی بات کی کہ قبائل میں آرمی نے امن کی خاطر قربانیاں دی، میں ساتھ ساتھ یہ بھی کہوں گا کہ قبائل میں صرف آرمی نے امن کی خاطر قربانیاں نہیں دی بلکہ قبائلی عوام کے بچے بچے، جوانوں، بوڑھوں، ہماری عورتوں اور سب عوام نے قربانیاں دی ہیں۔ میرے والد صاحب قومی اسمبلی کے ایکس ایم این اے تھے، اس نے بھی امن کی خاطر اپنی جان کا نذرانہ پیش کیا اور ساتھ ساتھ میں مزید یہ کہوں کہ ابھی فاٹا میں Ten year کا جو پلان ہے، جو منصوبہ ہے، سی ایم صاحب نے بھی اعلان کیا تھا، حکومت کی جانب سے، خیبر پختونخوا حکومت کی جانب سے سارے ڈیپارٹمنٹس کو لیٹرز بھی جاری ہوئے

کہ اس میں ایم پی ایز کو اعتماد میں لینا ہے، ان کے مشورے کے بغیر کچھ بھی نہیں کرنا، میں یہ کہوں گا کہ ابھی تک ہمیں کسی بھی ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے مشورے کیلئے کوئی پیغام نہیں آیا، جب ہم خود ایک ڈیپارٹمنٹ جاتے ہیں جناب سپیکر صاحب! ایک ڈیپارٹمنٹ کے پاس میں جاتا ہوں تو میں کچھ اپنے پروگرام پیش کرتا ہوں، وہ مجھے کہتے ہیں کہ فیز ون مکمل ہو چکا ہے، یہ فیز ٹو میں ہم ڈالیں گے، یہ ایم پی ایز کے ساتھ کیا ہو رہا ہے؟ یہ تو ایم پی اے کے Through یہ سارا پروگرام ہونا چاہیئے تھا، ایک طرف یہ اعلان ہوتا ہے کہ یہ سب کچھ ایم پی اے کے Through ہوگا، دوسری طرف ہمارے ساتھ یہ معاملہ ہوتا ہے کہ فیز ون مکمل ہوتا ہے اور ایم پی اے کو کچھ پتہ تک بھی نہیں ہوتا ہے، تو اس موقع پر میں پھر یہ درخواست کرتا ہوں اس ذمہ دار فورم سے، یہاں جتنے بھی ذمہ دار بیٹھے ہیں، سب کو کہ وہ سارے ڈیپارٹمنٹس کو سختی سے یہ آرڈر جاری کریں کہ-----

(مغرب کی اذان)

<u>جناب سپیکر:</u> درانی صاحب، میں نے اس دن بھی بابک صاحب سے عرض کیا تھا کہ جب تک آپ کی ریکوزیشن کا اجلاس چل رہا ہے کو ئسچنز آور کو سسپنڈ کرادیں تاکہ اصل ایجنڈے کی طرف آسکیں کیونکہ اصل ایجنڈے کیلئے ٹائم ہی نہیں بچتا اور ابھی تک وہ آپ والی بات ہے کہ ہم نہیں کر سکے، تو جب گورنمنٹ اجلاس بلاتی ہے تو اس میں تو Already کوئسچنز آورز ہوتے ہیں، پھر اس میں آپ کا ایجنڈا نہیں ہوتا تو اب اس میں چونکہ آپ کا ایجنڈا ہے، اس لئے کوئسچنز آورز اگر آپ آپس میں صلاح مشورہ کریں، اگر ہو سکے تو ہم اس کو پھر آگے ختم کر دیں گے اور آپ کا پوائنٹ آگیا ناں، اب نماز کا ٹائم ہے، The session is adjourned till 2:30 pm

<u>سردار محمد یوسف زمان:</u> جناب سپیکر! میری وہ قرارداد-----

<u>جناب سپیکر:</u> سردار صاحب! نماز کا ٹائم ہے، یہ لوگ بھی نہیں ہیں اب-----

<u>سردار محمد یوسف زمان:</u> جناب سپیکر!

<u>جناب سپیکر:</u> چلو سردار یوسف صاحب! پیش کرلیں-----

(مداخلت)

<u>جناب سپیکر:</u> آپ کی بات آگئی ہے ناں، ہم سمجھ گئے سارے۔ سردار یوسف صاحب!

<u>سردار محمد یوسف زمان:</u> شکریہ جناب سپیکر! یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ ضلع مانسہرہ میں شاہراہ قراقرم پر دوبارہ ٹول پلازہ تعمیر کیا

جارہاہے جبکہ پندرہ سال پہلے بھی اسی ٹول پلازے کی تعمیر کے وقت ایک انسپکٹر سفیر خان شہید ہو گیا تھا،اس کے علاوہ بھی انسانی جانوں کا ضیاع ہوا تھا اور اس وقت کی حکومت نے اس ٹول پلازے کی تعمیر کو روکنے کا حکم دیا تھا جبکہ نو سال بعد اب اسی ٹول پلازے کو دوبارہ کھولنے کی کوشش کی جارہی ہے جس کی وجہ سے ہزارہ کے عوام میں بالعموم اور ضلع مانسرہ کے عوام میں بالخصوص انتہائی بے چینی پائی جاتی ہے،اس کی وجہ سے ایک بار پھر خون خرابے کا اندیشہ ہے، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ مذکورہ ٹول پلازے کی تعمیر کو روکنے کے لئے اقدامات کئے جائیں تاکہ امن وامان کا مسئلہ پیدا نہ ہو۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, the resolution is passed.

ایک نعیمہ کشور کی ہے،ان کی ریزولیوشن کرلیں،چھوٹی سی جی،مائیک کھولیں نعیمہ صاحبہ کا۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: وہ قرارداد کی کاپی آپ کے پاس ہے،اگر مجھے مل جائے یا میں ایسے ہی پڑھ لوں دونوں کو،جناب سپیکر صاحب، میں ایسے ہی پڑھ لیتی ہوں کہ:

یہ صوبائی اسمبلی مرکزی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ صوبہ خیبر پختونخوا کی بجلی رائیلٹی اور نئے ضم شدہ اضلاع کے این ایف سی میں تین فیصد کوٹہ کی فوری ادائیگی کیلئے اقدامات کرے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, the resolution is passed.

اب وقار خان کہتے ہیں کہ میری ابھی ایک ریزولیوشن ہے،تو پیش کریں،وقار خان۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: آپ بھی ریزولیوشن پیش کرتے ہیں،آپ کی ریزولیوشن ہے؟

جناب وقار احمد خان: شکریہ،جناب سپیکر صاحب! یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ سوات ایکسپریس وے کا توسیعی منصوبہ جو کہ چکدرہ سے فتح

پورتک کا ہے، کو عملی جامہ پہنانے سے پہلے وہاں کے مقامی لوگوں کے خدشات کو دور کیا جائے، نیز اس منصوبے میں دریائے سوات کے کنارے غیر زرعی زمین کو زیادہ سے زیادہ بروئے کار لایا جائے اور مزید یہ کہ اس منصوبے میں متوقع طور پر شامل زمین کے مالکان کو بہتر سے بہتر معاوضہ دیا جائے کیونکہ سوات کے لوگ پہلے ہی سے سیلاب اور دہشت گردی کے شکار ہو چکے ہیں اور موجودہ حکومت سے بہت زیادہ توقعات رکھتے ہیں کہ ان کی مشکلات کا ازالہ کیا جا سکے۔ شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, the resolution is passed.

اب شاہ محمد خان صاحب آپ پوائنٹ آف آرڈر پر جلدی جلدی بات کر لیں، سارے چلے گئے ہیں، اب کسی کو بات کرنے کا فائدہ نہیں ہے لیکن شاہ محمد خان صاحب۔

جناب شاہ محمد خان: سر، زما خبره دا ده جي چې دلته زما آنريبل منسټر صاحب هم دا خبره اوکړه چې يو ډير ښه صفتونه او تعريفونه زمونږ د دې اوشوچې دا ډير ښه ايکټ پاس شو او دا چې دے نو د خاصه دارو، نو که دا دومره ښه ايکټ دے او دا دومره ښه ايکټ راغلے دے نو بيا ولې نه په خيبر پختونخوا کښې د ډی پی او نوم کمانډنټ شي او دغسې زمونږ د آئی جی پی پورې دې نومونه بدل شي۔ ترڅو چې دا خبره ده جی، مونږ سره په Merged کښې داوعده شوې وه چې ستاسو فورس، ستاسو خاصه دار او ليويز به مونږ په پوليس کښې ضم کوؤ، په دوئ باندې به چې دے دپوليس2017 ايکټ نافذ کوؤ، نو اوس دلته بهر خلق هم راغلی دی، ناست دی، چې خپلو کلو ته دا ايم پی ايز واپس لاړ شی نو دوئ هيڅ نشې کولے، چې د دوئ کورونو ته به خلق راځی، هلته به احتجاجونه کوی ځکه چې زمونږ نه هيڅ پښتنه نه ده شوې، ګنی تاسو د دې خپل موجوده ايکټ کښې د ايکس فاټا د ټولو ممبرانو نه پښتنه اوکړئ چې آيا په ديکښې تاسو څه تبديلی راولئ، تاسو بعيد چې مونږ سره مشوره کړې وے، دومره په تيزئ کښې چې دا څومره(قطع کلامی) جی، جی خبره واؤرئ۔

جناب سپیکر: دیکھیں، بات ہو چکی ہے، امنڈمنٹ لے آئیں اور اس میں امنڈمنٹ لائی جا سکتی ہے، چونکہ اس پہ تفصیل سے بات ہو گئی ہے۔

جناب شاہ محمد خان: ھس جی، جی خبرہ---

جناب سپیکر: تفصیل سے بات ہو گئی ہے، اب ہاؤس خالی ہے، کوئی نہیں ہے اور میڈیا بھی چلا گیا ہے۔

The sitting is adjourned till 02:30 pm, the 23rd September, 2019.

(اجلاس بروز سوموار مورخہ 23 ستمبر 2019ء بعداز دوپہر دو بجکر تیس منٹ تک کیلئے ملتوی ہو گیا)